اللہ کی رحمت کا خزانہ

# مجموعۂ وظائف

مع

# یازدہ سورہ

مترجم عربی اردو

قرآنِ حکیم کی منتخب سورتیں اور اُن کے فضائل، نفل نمازوں کے فضائل اور ان کا طریقہ
حج و عمرہ کے فضائل و مسائل، درود شریف اور مسنون دعاؤں پر مشتمل اذکار و وظائف

ترتیب

جناب مولانا نذیر احمد صاحب نقشبندی مجددی

ادارہ اسلامیات

لاہور کراچی

طبع اوّل : ۱۴۰۹ھ

باہتمام : اشرف برادرز، لاہور

پریس : ارشد سلمان وہاب پرنٹرز لاہور

قیمت :

ادارہ اسلامیات

پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

# فہرست مندرجات

## ابتدائیہ!

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضور علیہ السلام تشریف لائے میں نے آپ کے چہرۂ مبارک سے پہچان لیا کہ آپ کو کوئی اہم چیز درپیش ہے۔ آپ نے وضو فرمایا اور کسی سے بات نہ کی میں حجرے سے چمٹ کر کھڑی ہو گئی کہ میں سُنوں آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف فرمائی اور فرمایا اے لوگو۔ اللہ پاک تم سے فرماتا ہے بھلی بات کا لوگوں کو حکم دو، اور بُری بات سے روکو اس سے پہلے کہ تم دُعا کرو اور میں تمہاری دُعا قبول نہ کروں۔ تم مجھ سے مانگو اور میں تم کو نہ دُوں۔ تم مجھ سے امداد طلب کرو اور میں تمہاری امداد نہ کروں۔ ان کلمات سے زیادہ آپ نے کچھ نہ فرمایا اور ممبر سے اُتر آئے (مسلم شریف)

**ف** ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ عالی کا مطلب بالکل واضح ہے کہ اگر ہم لوگوں کو دین کی طرف ترغیب نہ دیں اور برائی سے نہ روکیں جن میں سب سے پہلے ہمارے گھر والے، بیوی، بچے والدین، عزیز و اقارب، پڑوسی اور بعد میں تمام مسلمان شامل ہیں کہ اسی طرح حضور علیہ السلام

نے دعوتِ دین پہلے اپنے گھر سے شروع فرمائی اور بعد میں تمام دُنیا کو دعوت دی اور برائی سے روکا۔ ہمارے بچے تمام بے حیائی کے کام کرتے ہیں۔ ہماری مائیں، بہنیں، بیوی، بچیاں بے پردہ بازاروں میں پھرتی ہیں۔ کوئی نماز نہیں پڑھتا جس کے متعلق اللہ کریم نے بار بار قرآن شریف میں تاکید فرمائی اور حضور علیہ السلام ساری زندگی حتیٰ کہ جب حضور علیہ السلام دُنیا سے تشریف لے جا رہے تھے تو آپ کے آخری الفاظ مبارک یہ تھے کہ اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ نماز، نماز، آخری سانس تک نماز کی پابندی کی تاکید فرماتے رہے۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اُس شخص کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں جس نے نماز نہ پڑھی۔ اللہ کریم نے قرآن شریف میں ارشاد فرمایا۔ "اے ایمان والو بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے" حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ دُنیا کی آگ سے ستر گنا تیز ہے ——— تو برائیوں سے نہ روکنے اور نیکی کی طرف نہ بلانے کی نحوست یہ ہوگی کہ نہ ہماری دُعائیں قبول ہوں گی اور نہ ہی ہماری مرادیں پوری ہوں گی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے گا۔

ہماری اِس بد اعمالی کی وجہ سے بالکل اسی طرح ہمارے ساتھ ہو رہا ہے، ہر جگہ مسلمان مصیبتوں پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور ہر شخص اسی بات کا رونا روتا ہے کہ ہماری دُعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اللہ ہماری پریشانیاں دُور نہیں کرتا۔ اللہ ہماری امداد نہیں کرتا، لیکن جس وجہ سے ہم پریشانیوں میں مبتلا ہیں اُس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے ہمیں چاہیئے کہ ہم فوراً اللہ کریم کے حضور اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کریں اور آئندہ اللہ کریم کے احکام پر عمل کرنے کا پکا ارادہ کریں پھر دیکھیے کہ اللہ کریم ہماری تمام دُعائیں قبول فرماویں گے، ہماری سب مرادیں پوری ہوں گی۔ اور اللہ کریم ہماری ہر طرح امداد فرماویں گے۔ اُن کا وعدہ ہے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ (ترجمہ: اگر تم اللہ کے

دین کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد فرمائے گا) اسی غرض سے یہ قرآن شریف کی گیارہ سورتیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک دعائیں ترتیب دی ہیں۔ کہ ہم سب مسلمان اس کو پڑھ کر اللہ کریم کے احکام عالیہ پر عمل کر کے اللہ کریم کو راضی کریں اللہ کریم ہمارے حال پر اپنا خاص فضل فرمائیں۔ ہم سے درگذر فرمائیں اور ہمیں اپنی رضامندی والے کاموں کی توفیق عطا فرمائیں۔ اور ناراضگی والے کاموں سے بچائیں۔ آمین ثم آمین۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
وَ هُوَ حَسْبُنَا وَ نِعْمَ الْوَكِيْلِ :

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق کے بغیر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طاقت نہیں وہی ہمارے لیے کافی ہیں اور وہی ہمارے کارساز ہیں :

○

## دین کا درد رکھنے والے مخیر حضرات کی خدمت میں عرض

یہ کتاب جس میں یازدہ سورہ شریف کے ساتھ حضور علیہ السلام کی پیاری دعائیں، مسنون طریقہ حج، فضائل درود شریف، فضائل نماز وغیرہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے خزانے ہیں کہ اس کا ہر گھر میں ہونا بیحد ضروری ہے۔ اور حج کرنے والے حضرات بھی اس سے پورا نفع حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کتاب کی عام اشاعت کی اجازت ہے۔ اس کو زیادہ سے زیادہ چھپوا کر مفت تقسیم کریں، یہ صدقہ جاریہ ہے اپنے والدین، عزیز و اقارب کے ایصال ثواب کے لیے اس کی اشاعت کریں انشاء اللہ بہت نفع ہوگا۔ لوگ نیکی میں حصہ لیں، ان سب لوگوں کی کوشش کو اللہ تعالیٰ قبول فرماویں۔ آمین

# فضائلِ سُورتِ فاتحہ

سُورۃ فاتحہ کو قرآن کریم میں بہت سی خصوصیات حاصل ہیں :

اوّل یہ کہ قرآنِ کریم اسی سے شروع ہوتا ہے۔ نماز اسی سے شروع ہوتی ہے، اور نزول کے اعتبار سے بھی سب سے پہلی سُورت جو مکمل نازل ہُوئی، یہی سُورت ہے۔ سُورۃ اِقرأ، مزمل، اور مدثر کی چند آیات ضرور اس سے پہلے نازل ہو چکی تھیں، مگر مکمل سُورت سب سے پہلے یہی نازل ہُوئی۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ سُورۃ فاتحہ کی نظیر نہ تورات میں نازل ہوئی نہ انجیل اور زبُور میں اور نہ خود قرآن کریم میں کوئی دُوسری سُورت اس کی مثل ہے (رواہ ترمذی شریف)

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سُورۃ فاتحہ ہر بیماری کی شفا ہے۔

**ف** : ہر مرض کے لیے سورۃ فاتحہ سات بار پڑھ کر پانی دم کرکے پلا دیں، اللہ کریم انشاء اللہ شفا عطا فرما دیں گے۔

# فضائلِ سُورتِ کہف

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد مُبارک فرمایا کہ جس شخص نے سُورت کہف کی پہلی دس آیات حفظ کرلیں، وُہ دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (مُسلم شریف)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورت کہف پڑھے اس کے قدم سے لے کر آسمان کی بلندی تک نور ہو جائے گا جو قیامت کے دن روشنی دے گا۔ اور پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے سب گناہ معاف ہو جاویں گے۔ (ابن کثیر)

## فضائل سورت یٰسین

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یٰسین قلب القرآن ہے یعنی قرآن کا دل ہے اور فرمایا کہ جو شخص سورت یٰسین کو خالص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے لیے پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس کو اپنے مردوں پر پڑھا کرو۔ (نسائی شریف)

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس مرنے والے کے پاس سورت یٰسین پڑھی جائے اس کی موت آسان ہو جاتی ہے۔ اور یحییٰ بن کثیر نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورت یٰسین پڑھے وہ شام تک خوشی اور آرام سے رہے گا اور جو شخص شام کو پڑھے وہ صبح تک خوشی میں رہے گا۔

## فضائل سورت الرحمٰن

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے کہ ہر شے کے لیے زینت ہے قرآن کی زینت سورت اَلرَّحْمٰن ہے (بیہقی شریف)
ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورت اَلرَّحْمٰن سورت واقعہ
اور سورت حدید کے پڑھنے والے کو ایک فرشتہ آسمان و زمین کے رہنے والوں میں
جنّت الفردوس کا رہنے والا کہہ کر پکارتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص سورۃ اَلرَّحْمٰن پڑھتا ہے
گویا وہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے :

## فضائلِ سورتِ واقعہ

ابن کثیر نے بحوالہ ابن عساکر ابوظبیہ سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مرضِ وفات میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیادت کے
لیے تشریف لے گئے۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا مَا تَشْتَكِي (تمہیں کیا تکلیف ہے)
تو فرمایا ذُنُوبِي (یعنی اپنے گناہوں کی تکلیف ہے۔ (اللہ اللہ یہ ہے صحابۂ کرامؓ کا خوفِ خدا) پھر پوچھا
مَا تَشْتَهِي (یعنی آپ کیا چاہتے ہیں) تو فرمایا رَحْمَةَ رَبِّي (میں اپنے رب کی رحمت
چاہتا ہوں) پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ کہ میں آپ کے لیے کسی طبیب کو بلاتا ہوں،
تو فرمایا اَلطَّبِيبُ اَمْرَضَنِي (یعنی مجھے طبیب ہی نے بیمار کیا ہے) پھر حضرت عثمان نے
فرمایا کہ میں آپ کے لیے بیت المال سے کوئی عطیہ بھیج دوں تو فرمایا۔ لَا حَاجَةَ
لِي فِيهَا (مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں) حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ عطیہ لے لیجئے وہ آپ
کے بعد آپ کی لڑکیوں کے کام آئے گا۔ تو فرمایا کہ کیا آپ کو میری لڑکیوں کے بارے
میں یہ فکر ہے کہ وہ فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائیں گی۔ مگر مجھے یہ فکر اس لیے نہیں کہ میں نے
اپنی لڑکیوں کو تاکید کر رکھی ہے کہ ہر رات سورت واقعہ پڑھا کریں کیونکہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے:

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا

جو شخص ہر رات میں سورت واقعہ پڑھا کرے گا وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہیں ہوگا ..... بیہقی

# فضائلِ سورتِ ملک

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا ھی المانعة المنجیة تنجیه من عذاب القبر ترجمہ: یہ سورت عذاب کو روکنے والی اور عذاب سے نجات دینے والی ہے یعنی پڑھنے والے کو عذاب قبر سے بچاتی ہے۔ ترمذی شریف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ سورۃ ملک ہر مؤمن کے دل میں ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کتاب اللہ میں ایک سورت ہے جس کی آیتیں تو صرف تیس ہیں قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کی اتنی شفاعت کرتی ہیں کہ اس کی مغفرت کروا کے چھوڑتی ہے۔ ہر رات کو عشاء کی نماز کے بعد اس سورت کو پڑھنا چاہئے:

# فضائلِ سورتِ الزلزال

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے قرآن کی کوئی جامع سورت پڑھا دیجئے جسے پڑھا کروں آپ نے اس کو سورت اذا زلزلت پڑھا دی اس سے فارغ ہو کر اس شخص نے عرض کیا قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھوں گا چلا گیا آپ نے دو مرتبہ فرمایا اس چلا ہے

آدمی نے فلاح پائی اس بیچارے آدمی نے فلاح پائی۔ اور ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ سورت الزلزال نصف قرآن کے برابر ہے: (ترمذی شریف)

# فضائلِ سورت کافرون

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی سنتوں میں پڑھنے کے لیے دو سورتیں بہترین ہیں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص (قل ہو اللہ) مظہری
بعض صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں کوئی دعا بتلا دیجئے جو ہم سونے سے پہلے پڑھا کریں۔ آپ نے قل یاایھا الکٰفرون پڑھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ سورت شرک سے برائت ہے: (ترمذی شریف)

# فضائلِ سورت اخلاص

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا۔ کہ سب جمع ہو جاؤ میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا۔ جب صحابہ کرام جمع ہو گئے تو آپ تشریف لائے اور قل ہو اللہ احد پڑھی اور ارشاد فرمایا کہ یہ سورت ایک تہائی (یعنی تیسرا حصہ) قرآن کے برابر ہے (مسلم شریف) ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ مجھے اس سورۃ سے بڑی محبت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی محبت نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا۔ اور فرمایا کہ جو شخص سونے کے ارادہ سے بستر پہ لیٹے اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن پروردگار عالم فرمائے گا اے میرے

ے تو اپنی دائیں جانب کی جنت میں چلا جا۔ (ابن کثیر)

# فضائلِ سورت فلق و سورۃ النّاس

سورۂ فلق اور سورۃ ناس دونوں سورتیں ایک ساتھ ایک ہی واقعہ میں نازل ہوئیں حافظ ابن قیم نے ان دونوں سورتوں کی تفسیر ایک جا لکھی ہے اس میں فرمایا ہے کہ ان دونوں سورتوں کے منافع و برکات اور سب لوگوں کو ان کی حاجت و ضرورت ایسی ہے کہ کوئی انسان ان سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ ان دونوں سورتوں کو سحر نظر بد اور تمام آفات جسمانی و روحانی کے دور کرنے میں تاثیر عظیم ہے اور حقیقت کو سمجھا جائے تو انسان کو اس کی ضرورت اپنے سانس اور کھانے پینے اور لباس سب چیزوں سے زیادہ ہے اس کا واقعہ مسند احمد میں اس طرح ہے کہ :۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا جس کے اثر سے آپ بیمار ہو گئے جبرائیل امین نے آپ کو آکر اطلاع دی کہ آپ پر ایک یہودی نے جادو کیا ہے اور جادو کا عمل جس چیز میں کیا گیا ہے وہ فلاں کنوئیں کے اندر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں آدمی بھیجے وہ جادو کی چیز کنوئیں سے نکال لائے۔ اس میں گرہیں لگی ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ نے یہ دو سورتیں نازل فرمائیں۔ آپ ہر گرہ پر ایک ایک آیت پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے گئے یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور آپ سے اچانک ایک بوجھ سا اتر گیا (ابن کثیر)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کبھی بیماری پیش آتی تو دونوں سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے سارے بدن پر پھیر لیتے تھے۔ (ابن کثیر)

حضرت عبداللہ بن حبیبؓ سے روایت ہے کہ ایک رات بارش اور سخت اندھیری تھی۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرنے نکلے جب آپ کو پالیا تو آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں

آپ نے فرمایا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد اور معوذتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھو جب صبح ہو اور جب شام ہو تین مرتبہ یہ پڑھنا تمہارے لیے ہر تکلیف سے امان ہوگا (ترمذی شریف)

حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب سفر میں جاؤ تو وہاں تم اپنے سب رفقا سے زیادہ خوش حال بامراد ہو اور تمہارا سامان زیادہ ہو جائے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بے شک میں ایسا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کہ آخر قرآن کی پانچ سورتیں سورۃ کافرون، سورۃ نصر، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق، سورۃ ناس پڑھا کرو اور ہر سورت کو بسم اللہ سے شروع کرو اور بسم اللہ ہی پر ختم کرو حضرت جبیرؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت میرا حال یہ تھا کہ سفر میں اپنے دوسرے ساتھیوں کے بالمقابل قلیل الزاد خستہ حال ہوتا تھا جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس تعلیم پر عمل کیا میں سب سے بہتر حالت میں رہنے لگا (مظہری)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بچھو نے کاٹ لیا تو آپ نے پانی اور نمک منگوایا اور یہ پانی کاٹنے کی جگہ پر لگاتے جاتے تھے اور قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھتے جاتے تھے (مظہری)

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

رُكُوْعُهَا ١

سورۂ فاتحہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں سات آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے ف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں ف جو پالنے والا سارے جہان کا ف بے حد مہربان

الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

نہایت رحم والا مالک روز جزا کا ف تیری ہی ہم بندگی کرتے ہیں

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ف بتلا ہم کو راہ

الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

سیدھی راہ اُن لوگوں کی جن پر تو نے فضل فرمایا ف

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے ف

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ وَّفِيْهَا اثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا
سورۂ کہف مکہ میں اتری اور اس کی ایک سو شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے دس آیتیں ہیں اور بارہ رکوع
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ
سب تعریف اللہ کو جس نے اتاری اپنے بندہ پر کتاب اور نہ رکھی اس میں
عِوَجًا ۝١ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
کچھ کجی ف۱ ٹھیک اتاری تاکہ ڈر سنائے ایک سخت آفت کا اللہ کی طرف سے ف۲ اور خوشخبری دے ایمان لانے والوں کو
الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝٢ مَّاكِثِيْنَ
جو کرتے ہیں نیکیاں کہ ان کے لئے اچھا بدلہ ہے جس میں
فِيْهِ اَبَدًا ۝٣ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝٤ مَا لَهُمْ
رہا کریں ہمیشہ ف۳ اور ڈر سنائے ان کو جو کہتے ہیں اللہ رکھتا ہے اولاد ف۴ کچھ خبر نہیں
بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ
ان کو اس بات کی اور نہ ان کے باپ دادوں کو کیا بڑی بات نکلتی ہے ان کے منہ سے
اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝٥ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ
سب جھوٹ ہے جو کہتے ہیں ف۵ سو کہیں تو گھونٹ ڈالے گا اپنی جان کو ان کے پیچھے
اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝٦ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى
اگر وہ نہ مانیں گے اس بات کو پچھتا پچھتا کر ف۶ ہم نے بنایا ہے جو کچھ
الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَاِنَّا
زمین پر ہے اس کی رونق تاکہ جانچیں لوگوں کو کون ان میں اچھا کرتا ہے کام ف۷ اور ہم کو
لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝٨ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ
کرنا ہے جو کچھ اس پر ہے میدان چھانٹ کر ف۸ کیا تو خیال کرتا ہے کہ غار اور
الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝٩ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ
کھوہ کے رہنے والے ہماری قدرتوں میں عجب اچنبھا تھے ف۹ جب جا بیٹھے وہ جوان

إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ

پہاڑ کی کھوہ میں پھر بولے اے رب دے ہم کو اپنے پاس سے بخشش اور پوری کر دے

لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ

ہمارے کام کی درستی پھر تھپک دیئے ہم نے ان کے کان اس کھوہ میں چند برس

عَدَدًا ﴿١١﴾ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا

گنتی کے ف ۱ پھر ہم نے ان کو اٹھایا کہ معلوم کریں دو فرقوں میں کس نے یاد رکھی ہے جتنی

أَمَدًا ﴿١٢﴾ نَّحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا

مدت وہ رہے ف ۲ ہم سنا دیں تجھ کو ان کا حال تحقیق وہ کئی جوان ہیں کہ یقین لائے

بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾ وَرَبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا

اپنے رب پر اور زیادہ دی ہم نے ان کو سوجھ ف ۳ اور گرہ دی ان کے دل پر ف ۴ جب کھڑے ہوئے

فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَن نَّدْعُوَ مِن دُونِهِ إِلَٰهًا

پھر بولے ہمارا رب ہے رب آسمان اور زمین کا نہ پکاریں گے ہم اس کے سوائے کسی کو معبود

لَّقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾ هَٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً ۖ

نہیں تو کہی ہم نے بات عقل سے دور ف ۵ یہ ہماری قوم ہے ٹھہرا لئے انہوں نے اللہ کے سوائے اور معبود

لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ ۖ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ

کیوں نہیں لاتے ان پر کوئی سند کھلی پھر اس سے بڑا گنہگار کون جس نے باندھا

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ﴿١٥﴾ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا

اللہ پر جھوٹ ف اور جب تم نے کنارہ کر لیا ان سے اور جن کو وہ پوجتے ہیں اللہ کے سوائے تو اب

إِلَى الْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم

جا بیٹھو اس کھوہ میں پھیلا دے تم پر رب تمہارا کچھ اپنی رحمت سے اور بنا دیوے تمہارے واسطے تمہارے کام

مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ

میں آرام ف اور تو دیکھے دھوپ جب نکلتی ہے بچ کر جاتی ہے ان کی کھوہ سے

الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ

داہنے کو — اور جب ڈوبتی ہے — کترا جاتی ہے ان سے — بائیں کو — اور وہ میدان میں ہیں

مِّنْهُ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ

اس کے — یہ ہے — اللہ کی قدرتوں سے ف — جس کو راہ دیوے اللہ وہی — آئے راہ پر — اور جس کو

يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ

وہ بچلاوے — پھر تو نہ پاوے — اس کا کوئی رفیق راہ پر لانے والا ف — اور تو سمجھے وہ جاگتے ہیں — اور وہ

رُقُوْدٌ ڰ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ڰ وَكَلْبُهُمْ

سو رہے ہیں — اور کروٹیں دلاتے ہیں ہم ان کو — داہنے — اور — بائیں — اور کتا ان کا

بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ

پسار رہا ہے — اپنی باہیں چوکھٹ پر — اگر تو جھانک کر دیکھے ان کو — تو پیٹھ دے کر — بھاگے

فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا

ان سے — اور بھر جائے تجھ میں — ان کی دہشت ف — اور اسی طرح — ان کو جگا دیا ہم نے — کہ آپس میں پوچھنے

بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ

لگے — ایک بولا — ان میں — کتنی دیر ٹھہرے تم — بولے ہم ٹھہرے ایک دن یا ایک دن

يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ

سے کم — بولے — تمہارا رب ہی خوب جانے جتنی دیر تم رہے ہو — اب بھیجو اپنے میں سے ایک کو یہ روپیہ دے کر

هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ

اپنا — اس شہر میں — پھر دیکھے — کونسا کھانا — ستھرا ہے — سو لائے تمہارے پاس اس میں

مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا

سے کھانا — اور نرمی سے جائے — اور جتا نہ دے تمہاری خبر کسی کو — وہ لوگ — اگر خبر پائیں

عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا

تمہاری — پتھراؤ سے مار ڈالیں تم کو — یا لوٹا لیں تم کو — اپنے دین میں — اور تب تو بھلا نہ ہو گا تمہارا

اَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ
کبھی ف۳ اور اسی طرح خبر ظاہر کر دی ہم نے ان کی تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے اور
اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا
قیامت کے آنے میں دھوکا نہیں جب جھگڑ رہے تھے آپس میں اپنی بات پر ف۴ پھر کہنے لگے
ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا
بناؤ ان پر ایک عمارت ان کا رب خوب جانتا ہے ان کا حال بولے وہ لوگ جن کا
عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ
کام غالب تھا ہم بنائیں گے ان کی جگہ پر عبادت خانہ ف۱ اب یہی کہیں گے وہ تین ہیں
رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا
چوتھا ان کا کتا اور یہ بھی کہیں گے وہ پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا بدون نشانہ دیکھے
بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ
پتھر چلانا ف۲ اور یہ بھی کہیں گے وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا تو کہہ میرا رب خوب جانتا ہے
بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۵ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً
ان کی گنتی ان کی خبر نہیں رکھتے مگر تھوڑے سے لوگ سو مت جھگڑ ان کی بات میں مگر سرسری
ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ
جھگڑا اور مت تحقیق کر ان کا حال ان میں کسی سے ف۳ اور نہ کہنا کسی کام کو
اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا
کہ میں یہ کروں گا کل کو مگر یہ کہ اللہ چاہے اور یاد کر لے اپنے رب کو جب
نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾
بھول جائے اور کہہ امید ہے کہ میرا رب مجھ کو دکھلائے اس سے زیادہ نزدیک راہ نیکی کی ف۴
وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ
اور مدت گزری ان پر اپنی کھوہ میں تین سو برس اور ان کے اوپر نو ف۵ تو کہہ

اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ
اللہ خوب جانتا ہے جتنی مدت ان پر گذری اسی کے پاس ہیں چھپے بھید آسمان اور زمین کے کیا عجیب دیکھتا
وَأَسْمِعْ مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾
اور سنتا ہے ف۶ کوئی نہیں بندوں پر اس کے سوائے مختار اور نہیں شریک کرتا اپنے حکم میں کسی کو ف
وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهِ وَ
اور پڑھ جو وحی ہوئی تجھ کو تیرے رب کی کتاب سے کوئی بدلنے والا نہیں اسکی باتیں اور
لَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ
کہیں نہ پائے گا تو اسکے سوائے چھپنے کو جگہ ف اور روکے رکھ اپنے آپ کو ان کے ساتھ جو
يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ
پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام طالب ہیں اس کے منہ کے ف اور نہ دوڑیں
عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا
تیری آنکھیں انکو چھوڑ کر تلاش میں رونق زندگانی دنیا کی ف۳ اور نہ کہا مان اسکا جس کا دل غافل کیا
قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ﴿٢٨﴾ وَقُلِ
ہم نے اپنی یاد سے اور پیچھے پڑا ہوا ہے اپنی خوشی کے اور اس کا کام ہے حد پر نہ رہنا ف۴ اور کہہ
الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا
سچی بات ہے تمہارے رب کی طرف سے پھر جو کوئی چاہے مانے اور جو کوئی چاہے نہ مانے ف۵ ہم نے
أَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا
تیار کر رکھی ہے گنہگاروں کے واسطے آگ کہ گھیر رہی ہیں ان کو اس کی قناتیں ف۶ اور اگر فریاد کریں گے
يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ
تو ملے گا پانی جیسے پیپ بھون ڈالے منہ کو کیا برا پینا ہے اور کیا برا
مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ
آرام ف بیشک جو لوگ یقین لائے اور کیں نیکیاں ہم نہیں کھوتے

أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ

اس کا جس نے بھلا کیا کام ف۸ ایسوں کے واسطے باغ ہیں بسنے کے بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ

ان کے نیچے نہریں پہنائے جائیں گے انکو وہاں کنگن سونے کے ف۹ اور

يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ

پہنیں گے کپڑے سبز باریک اور گاڑھے ریشم کے ف۱ تکیہ لگائے ہوئے

فِيْهَا عَلَى الْأَرَآئِكِ ۭ نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ وَاضْرِبْ

ان میں تختوں پر کیا خوب بدلہ ہے اور کیا خوب آرام ف۲ اور بتلا

لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَّ

ان کو مثل دو مردوں کی ف۳ کر دیئے ہم نے ان میں سے ایک کیلئے دو باغ انگور کے اور

حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ

گرد ان کے کھجوریں اور رکھی دونوں کے بیچ میں کھیتی ف۴ دونوں باغ

اٰتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ وَّ

لاتے ہیں اپنا میوہ اور نہیں گھٹاتے اس میں سے کچھ ف۵ اور بہادی ہم نے ان دونوں کے بیچ نہر ف۶ اور

كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ

ملا اس کو پھل ف۷ پھر بولا اپنے ساتھی سے جب باتیں کرنے لگا اس سے میرے پاس زیادہ ہے تجھ سے

مَالًا وَّأَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ

مال اور آبرو کے لوگ ف۸ اور گیا اپنے باغ میں اور وہ برا کر رہا تھا اپنی جان پر ف۹ بولا نہیں آتا

أَظُنُّ أَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ أَبَدًا ﴿٣٥﴾ وَّمَآ أَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ

کہ خراب ہووے یہ باغ کبھی اور نہیں خیال کرتا ہوں میں کہ قیامت ہونے والی ہے اور

لَئِنْ رُّدِدْتُّ إِلٰى رَبِّيْ لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ

گیا میں اپنے رب کے پاس پاؤں گا بہتر اس سے وہاں پہنچ کر ف۱ کہا

لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ

اس کو دوسرے نے جب بات کرنے لگا کیا تو منکر ہو گیا اس سے جس نے پیدا کیا تجھ کو

مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۭ﴿٣٧﴾ لٰكِنَّا۟ هُوَ اللّٰهُ

مٹی سے پھر قطرہ سے پھر پورا کر دیا تجھ کو مرد پھر میں تو یہی کہتا ہوں وہی اللہ ہے

رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٣٨﴾ وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ

میرا رب اور نہیں مانتا شریک اپنے رب کا کسی کو ف اور جب تو آیا تھا اپنے باغ میں کیوں نہ کہا تو نے

مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ

جو چاہے اللہ سو ہو طاقت نہیں مگر جو دے اللہ ف اگر تو دیکھتا ہے مجھ کو کہ میں کم ہوں تجھ سے مال اور

وَلَدًا ﴿٣٩﴾ۚ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ

اولاد میں تو امید ہے کہ میرا رب دیوے مجھ کو تیرے باغ سے بہتر ف اور بھیجے

عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ۙ اَوْ يُصْبِحَ

اس پر لوکا ایک جھونکا آسمان سے پھر صبح کو رہ جائے میدان صاف یا صبح کو

مَاۗؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ

ہو رہے اسکا پانی خشک پھر نہ لا سکے تو اس کو ڈھونڈ کر ف اور سمیٹ لیا گیا اسکا سارا پھل پھر صبح کو

يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰي مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا

رہ گیا ہاتھ نچاتا ف اس مال پر جو اس میں لگایا تھا اور وہ گرا پڑا تھا اپنی چھتریوں پر ف

وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ

اور کہنے لگا کیا خوب ہوتا اگر میں شریک نہ بناتا اپنے رب کا کسی کو ف اور نہ ہوئی اس کی جماعت

يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿٤٣﴾ۭ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ

کہ مدد کریں اس کی اللہ کے سوائے اور نہ ہوا وہ کہ خود بدلہ لے سکے ف یہاں سب اختیار ہے

لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾ۧ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ

اللہ سچے کا اسی کا انعام بہتر ہے اور اچھا ہے اسی کا دیا ہوا بدلہ ف اور بتلا دے ان کو مثل

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ

دنیا کی زندگی کی جیسے پانی اتارا ہم نے آسمان سے پھر رلا ملا نکلا اسکی وجہ سے زمین کا

الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

سبزہ پھر کل کو ہوگیا چورا چورا ہوا میں اڑتا ہوا ف ۱ اور اللہ کو ہے ہر

شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ

چیز پر قدرت ف ۱ مال اور بیٹے رونق ہیں دنیا کی زندگی میں اور

الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَ

باقی رہنے والی نیکیوں کا بہتر ہے تیرے رب کے یہاں بدلہ اور بہتر ہے توقع ف ۲ اور

يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ

جس دن ہم چلائیں پہاڑ اور تو دیکھے زمین کو کھلی ہوئی ف ۳ اور گھیر بلائیں ہم ان کو پھر نہ

نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿٤٧﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۗ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

چھوڑیں ان میں سے ایک کو ف ۴ اور سامنے آئیں تیرے رب کے صف باندھ کر آپہنچے تم ہمارے پاس

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾

جیسا ہم نے بنایا تھا تم کو پہلی بار نہیں تم تو کہتے تھے کہ نہ مقرر کرینگے ہم تمہارے لئے کوئی وعدہ ف ۵

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ

اور رکھا جائیگا حساب کا کاغذ پھر تو دیکھے گنہگاروں کو ڈرتے ہیں اس سے جو اس میں لکھا ہے ف ۶ اور کہتے ہیں

يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ

اے خرابی کیسا ہے یہ کاغذ نہیں چھوٹی اس سے چھوٹی بات اور نہ بڑی بات جو

اَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٤٩﴾

اس میں نہیں آگئی اور پائیں گے جو کچھ کیا ہے سامنے ف اور تیرا رب ظلم نہ کرے گا کسی پر ف

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ

اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ میں گر پڑے مگر ابلیس تھا

مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ

جن کی قسم سے سو نکل بھاگا اپنے رب کے حکم سے سو کیا اب تم ٹھیراتے ہو اسکو اور اسکی اولاد کو رفیق

مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝۵۰ مَآ

میرے سوائے اور وہ تمہارے دشمن ہیں برا ہاتھ لگا بے انصافوں کے بدلہ ف۹ دکھلا نہیں

اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪

لیا تھا میں نے ان کو بنانا آسمان اور زمین کا اور نہ بنانا خود ان کا

وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۝۵۱ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا

اور میں وہ نہیں کہ بناؤں بہکانے والوں کو اپنا مددگار ف اور جس دن فرمائے گا پکارو

شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ

میرے شریکوں کو ف جن کو تم مانتے تھے پھر پکاریں گے سو وہ جواب نہ دیں گے ان کو

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝۵۲ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

اور کر دیں گے ہم ان کے اور ان کے بیچ مرنے کی جگہ ف اور دیکھیں گے گنہگار آگ کو پھر سمجھ لیں گے کہ ان کو

مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝۵۳ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا

پڑنا ہے اس میں اور نہ بدل سکیں گے اس سے رستہ ف اور بیشک پھیر پھیر کر سمجھائی ہم نے

الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ

اس قرآن میں لوگوں کو ہر ایک مثل اور ہے انسان سب چیز سے زیادہ

جَدَلًا ۝۵۴ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ

جھگڑالو ف اور لوگوں کو جو روکا اس بات سے کہ یقین لے آئیں جب پہنچی ان کو ہدایت اور

يَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ

گناہ بخشوائیں اپنے رب سے سو اسی انتظار نے کہ پہنچے ان پر رسم پہلوں کی یا آ کھڑا ہو ان پر

الْعَذَابُ قُبُلًا ۝۵۵ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

عذاب سامنے کا ف اور ہم جو رسول بھیجتے ہیں سو خوشخبری اور ڈر سنانے کو ف

وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَ
اور جھگڑا کرتے ہیں کافر جھوٹا جھگڑا کہ ٹلا دیں اس سے سچی بات کو ف اور
اتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنْذِرُوا هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ
ٹھہرا لیا انہوں نے میرے کلام کو اور جو ڈر سنائے گئے ٹھٹھا ف۹ اور اس سے زیادہ ظالم کون جس کو سمجھایا اسکے رب کے
رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ
کلام سے پھر منہ پھیر لیا اسکی طرف سے اور بھول گیا جو کچھ آگے بھیج چکے ہیں اسکے ہاتھ ف ہم نے ڈال دیئے ہیں انکے
قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى
دلوں پر پردے کہ اس کو نہ سمجھیں اور انکے کانوں میں ہے بوجھ اور اگر تو ان کو بلائے
الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٥٧﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ
راہ پر تو ہرگز نہ آئیں راہ پر اس وقت کبھی ف۱ اور تیرا رب بڑا بخشنے والا ہے رحمت والا اگر
يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَنْ
ان کو پکڑے ان کے کیے پر تو جلد ڈالے ان پر عذاب ف۲ پر ان کے لئے ایک وعدہ ہے کہیں
يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا
نہ پائیں گے اس سے ورے سرک جانے کو جگہ ف۳ اور یہ سب بستیاں ہیں جن کو ہم نے غارت کیا جب وہ ظالم ہو گئے
وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا ﴿٥٩﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ
اور مقرر کیا تھا ہم نے ان کی ہلاکت کا ایک وعدہ ف۵ اور جب کہا موسیٰ نے اپنے جوان کو میں نہ ہٹوں گا
حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ
جب تک نہ پہنچ جاؤں جہاں ملتے ہیں دو دریا یا چلا جاؤں قرنوں ف۶ پھر جب پہنچے دونوں دریا
بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا
کے ملاپ تک بھول گئے اپنی مچھلی پھر اس نے اپنی راہ کر لی دریا میں سرنگ بنا کر ف پھر جب
جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا
آگے چلے کہا اپنے جوان کو لا ہمارے پاس ہمارا کھانا ہم نے پائی اپنے اس سفر میں

نَصَبًا ۝٦٢ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ

تکلیف ف بولا وہ دیکھا تو نے جب ہم نے جگہ پکڑی اس پتھر کے پاس سو میں بھول گیا مچھلی

وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ ۖ

اور یہ مجھ کو بھلا دیا شیطان ہی نے کہ اس کا ذکر کروں ف ۹ اور اس نے کر لیا اپنا رستہ دریا میں

عَجَبًا ۝٦٣ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝٦٤

عجیب طرح کہا یہی ہے جو ہم چاہتے تھے پھر الٹے پھرے اپنے پیر پہچانتے ف

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ

پھر پایا ایک بندہ ہمارے بندوں میں کا جس کو دی تھی ہم نے رحمت اپنے پاس سے اور سکھلایا تھا اپنے

لَّدُنَّا عِلْمًا ۝٦٥ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا

پاس سے ایک علم ف کہا اس کو موسیٰ نے کہے تو تیرے ساتھ رہوں اس بات پر کہ مجھ کو سکھلا دے کچھ جو

عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝٦٦ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ۝٦٧ وَكَيْفَ تَصْبِرُ

تجھ کو سکھلائی ہے بھلی راہ ف بولا تو نہ ٹھہر سکے گا میرے ساتھ اور کیونکر ٹھہرے گا

عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝٦٨ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ

دیکھ کر ایسی چیز کو کہ تیرے قابو میں نہیں اس کا سمجھنا ف کہا تو پائے گا اگر اللہ نے چاہا مجھ کو ٹھہرنے والا اور

لَآ اَعْصِىْ لَكَ اَمْرًا ۝٦٩ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى

نہ ٹالوں گا تیرا کوئی حکم ف بولا پھر اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو مت پوچھیو مجھ سے کوئی چیز جب تک

اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝٧٠ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ

میں شروع نہ کروں تیرے آگے اس کا ذکر ف پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب چڑھے کشتی میں اس کو پھاڑ ڈالا

قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ۝٧١ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ

موسیٰ بولا کیا تو نے اس کو پھاڑ ڈالا کہ ڈبا دے اس کے لوگوں کو البتہ تو نے کی ایک چیز بھاری ف بولا میں نے نہ کہا تھا

اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ۝٧٢ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَ

تو نہ ٹھہر سکے گا میرے ساتھ کہا مجھ کو نہ پکڑ میری بھول پر اور

لَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ

مت ڈال مجھ پر میرا کام مشکل ف پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ملے ایک لڑکے سے تو اس کو مار ڈالا

قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ﴿۷۴﴾

موسیٰ بولا کیا تو نے مار ڈالی ایک جان ستھری ف بغیر عوض کسی جان کے بیشک تو نے کی ایک چیز نامعقول ف

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ

بولا میں نے تجھ کو نہ کہا تھا کہ تو نہ ٹھہر سکے گا میرے ساتھ ف کہا

إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ

اگر تجھ سے پوچھوں کوئی چیز اس کے بعد تو مجھ کو ساتھ نہ رکھیو تو اتار چکا میری

لَدُنِّي عُذْرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا

طرف سے الزام ف پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب پہنچے ایک گاؤں کے لوگوں تک کھانا چاہا وہاں کے لوگوں سے

فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ

انہوں نے نہ مانا کہ ان کو مہمان رکھیں پھر پائی وہاں ایک دیوار جو گرا چاہتی تھی اس کو سیدھا کر دیا ف

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ

بولا موسیٰ اگر تو چاہتا تو لے لیتا اس پر مزدوری ف کہا اب جدائی ہے میرے اور تیرے بیچ

سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ

اب جتلائے دیتا ہوں تجھ کو پھیر ان باتوں کا جن پر تو صبر نہ کر سکا ف وہ جو کشتی تھی سو چند محتاجوں کی

لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ

جو محنت کرتے تھے دریا میں ف سو میں نے چاہا کہ اس میں عیب ڈال دوں اور ان کے پرے تھا

يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ

ایک بادشاہ جو لے لیتا تھا ہر کشتی کو چھین کر ف اور وہ جو لڑکا تھا سو اس کے ماں باپ تھے ایمان والے

فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ﴿۸۰﴾ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا

پھر ہم کو اندیشہ ہوا کہ ان کو عاجز کر دے زبردستی اور کفر کر کر ف پھر ہم نے چاہا کہ بدلہ دے ان کو ان کا رب

خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿۸۱﴾ وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ

بہتر اس سے پاکیزگی میں اور نزدیک تر شفقت میں ف۹ اور وہ جو دیوار تھی سو وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی

يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ

اس شہر میں اور اس کے نیچے مال گڑا تھا ان کا اور ان کا باپ تھا نیک

فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَ

پھر چاہا تیرے رب نے کہ وہ پہنچ جاویں اپنی جوانی کو اور نکالیں اپنا مال گڑا ہوا ف مہربانی سے تیرے رب کی اور

مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۸۲﴾ وَ

میں نے یہ نہیں کیا اپنے حکم سے ف۱ یہ ہے پھیر ان چیزوں کا جن پر تو صبر نہ کر سکا اور

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿۸۳﴾ اِنَّا

تجھ سے پوچھتے ہیں ذوالقرنین کو کہہ اب پڑھتا ہوں تمہارے آگے اس کا کچھ احوال ہم نے

مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾

اس کو جمایا تھا ملک میں اور دیا تھا ہم نے اس کو ہر چیز کا سامان ف۲ پھر پیچھے پڑا ایک سامان کے ف

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ

یہاں تک کہ جب پہنچا سورج ڈوبنے کی جگہ پایا کہ وہ ڈوبتا ہے ایک دلدل کی ندی میں ف اور پایا

عِنْدَهَا قَوْمًا ڛ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ

اس کے پاس لوگوں کو ہم نے کہا اے ذوالقرنین یا تو تو لوگوں کو تکلیف دے اور یا رکھ ان میں

حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ

خوبی ف بولا جو کوئی ہوگا بے انصاف سو ہم اس کو سزا دیں گے پھر لوٹ جانے کا اپنے رب کے پاس وہ عذاب دیگا

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨ الْحُسْنٰى ۚ وَ

اس کو برا عذاب اور جو کوئی یقین لایا اور کیا اس نے بھلا کام سو اس کا بدلہ بھلائی ہے اور

سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ

ہم حکم دیں گے اس کو اپنے کام میں آسانی ف پھر لگا ایک سامان کے پیچھے ف۵ یہاں تک کہ جب پہنچا سورج نکلنے

الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾

کی جگہ پایا اس کو کہ نکلتا ہے ایک قوم پر کہ نہیں بنا دیا ہم نے ان کے لئے آفتاب سے ورے کوئی حجاب ف۹

كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ

یوں ہی ہے اور ہمارے قابو میں آچکی ہے اس کے پاس کی خبر ف۱ پھر لگا ایک سامان کے پیچھے ف۱۱ یہاں تک کہ جب پہنچا

بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾

دو پہاڑوں کے بیچ پایا ان سے ورے ایسے لوگ جو لگتے نہیں کہ سمجھیں ایک بات ف۱

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ

بولے اے ذوالقرنین یہ یاجوج و ماجوج دھوم اٹھاتے ہیں ملک میں

فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓي اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ

سو تو کہے تو ہم مقرر کر دیں تیرے واسطے کچھ محصول اس شرط پر کہ بنا دے تو ہم میں ان میں ایک آڑ ف۲ بولا

مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾

جو مقدور دیا مجھ کو میرے رب نے وہ بہتر ہے سو مدد کرو میری محنت میں بنا دوں تمہارے ان کے بیچ ایک دیوار موٹی ف۳

اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ

لا دو مجھ کو تختے لوہے کے یہاں تک کہ جب برابر کر دیا دونوں پھانکوں تک پہاڑ کی کہا دھونکو

حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْٓا

یہاں تک کہ جب کر دیا اس کو آگ کہا لاؤ میرے پاس کہ ڈالوں اس پر پگھلا ہوا تانبا ف۴ پھر نہ چڑھ سکیں

اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ

اس پر اور نہ کر سکیں اس میں سوراخ ف۵ بولا یہ ایک مہربانی ہے میرے رب کی

فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿۹۸﴾ وَتَرَكْنَا

پھر جب آئے وعدہ میرے رب کا گرا دے اس کو ڈھا کر اور ہے وعدہ میرے رب کا سچا ف۶ اور چھوڑ دیں گے

بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾

ہم خلق کو اس دن ایک دوسرے میں گھستے اور پھونک ماریں گے صور میں پھر جمع کر لائیں گے ہم ان سب کو

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۝١٠٠ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ
اور دکھلادیں ہم دوزخ اس دن کافروں کو سامنے ف جن کی آنکھوں پر
فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝١٠١ اَفَحَسِبَ
پردہ پڑا تھا میری یاد سے اور نہ سن سکتے تھے ف اب کیا سمجھتے ہیں
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا
منکر کہ ٹھہرائیں میرے بندوں کو میرے سوا حمایتی ف ہم نے تیار کیا ہے
جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝١٠٢ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ؕ ۝١٠٣
دوزخ کو کافروں کی مہمانی ف تو کہہ ہم بتائیں تم کو کن کا کیا ہوا گیا بہت اکارت
اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ
وہ لوگ جن کی کوشش بھٹکتی رہی دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے رہے کہ خوب بناتے ہیں
صُنْعًا ۝١٠٤ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
کام ف وہی ہیں جو منکر ہوئے اپنے رب کی نشانیوں سے اور اس کے ملنے سے ف سو برباد گیا ان کا کیا ہوا
فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝١٠٥ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ
پھر نہ کھڑی کریں گے ہم ان کے واسطے قیامت کے دن تول ف یہ بدلہ ان کا ہے دوزخ اس پر کہ منکر ہوئے اور
اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِیْ وَرُسُلِیْ هُزُوًا ۝١٠٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
ٹھہرایا میری باتوں اور میرے رسولوں کو ٹھٹھا ف جو لوگ ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں بھلے کام
كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝١٠٧ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ
ان کے واسطے ہے ٹھنڈی چھاؤں کے باغ مہمانی رہا کریں ان میں نہ چاہیں
عَنْهَا حِوَلًا ۝١٠٨ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ
وہاں سے جگہ بدلنی ف تو کہہ اگر دریا سیاہی ہو کہ لکھے میرے رب کی باتیں بیشک دریا خرچ ہو چکے
قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝١٠٩ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا
ابھی نہ پوری ہوں میرے رب کی باتیں اور اگرچہ دوسرا بھی لائیں ہم ویسا ہی اس کی مدد کو ف تو کہہ میں بھی

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا

آدمی ہوں جیسے تم حکم آتا ہے مجھ کو کہ معبود تمہارا ایک معبود ہے سو پھر جس کو امید ہو

لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾

ملنے کی اپنے رب سے سو وہ کرے کچھ کام نیک اور شریک نہ کرے اپنے رب کی بندگی میں کسی کو ف۹

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمٰنُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ یٰس مکہ میں نازل ہوئی اس میں تراسی آیتیں ہیں اور پانچ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى

قسم ہے اس پکے قرآن کی تو تحقیق ہے بھیجے ہوؤں میں سے اوپر

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

سیدھی راہ کے ف۲ اتارا زبردست رحم والے نے ف۳ تاکہ تو ڈرائے ایک قوم کو

مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى

کہ ڈر نہیں سنا ان کے باپ دادوں نے سو ان کو خبر نہیں ثابت ہو چکی ہے بات ان میں

اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا

بہتوں پر سو وہ نہ مانیں گے ف۴ ہم نے ڈالے ہیں ان کی گردنوں میں طوق

فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ

سو وہ ہیں ٹھوڑیوں تک پھر ان کے سر الل رہے ہیں ف۵ اور بنائی ہم نے ان کے

اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾

آگے دیوار اور پیچھے دیوار پھر اوپر سے ڈھانک دیا سو ان کو کچھ نہیں سوجھتا ف۶

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا

اور برابر ہے ان کو تو ڈرائے یا نہ ڈرائے یقین نہیں کریں گے ف۷ تو تو

تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ

تو ڈر سنائے اُس کو جو چلے سمجھانے پر اور ڈرے رحمٰن سے بن دیکھے سو اُس کو خوشخبری دے

بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا

معافی کی اور عزت کے ثواب کی ف۱ ہم ہیں جو زندہ کرتے ہیں مُردوں کو ف۲ اور لکھتے ہیں جو آگے بھیج چکے

وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾ وَاضْرِبْ

اور جو نشان ان کے پیچھے رہے ف۳ اور ہر چیز گن لی ہے ہم نے ایک کھلی اصل میں ف۴ اور بیان کر

لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَاۗءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ

اُن کے واسطے ایک مثل اُس گاؤں کے لوگوں کی ف۵ جبکہ آئے اس میں بھیجے ہوئے ف۶ جب

اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا

بھیجے ہم نے اُن کی طرف دو تو اُن کو جھٹلایا پھر ہم نے قوت دی تیسرے سے تب کہا انہوں نے

اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ

ہم تمہاری طرف آئے ہیں بھیجے ہوئے ف۷ وہ بولے تم تو یہی انسان ہو جیسے ہم اور رحمٰن نے

الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ

کچھ نہیں اُتارا تم سارے جھوٹ کہتے ہو ف۸ کہا ہمارا رب جانتا ہے

اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾

ہم بیشک تمہاری طرف بھیجے ہوئے آئے ہیں ف۹ اور ہمارا ذمہ یہی ہے پیغام پہنچا دینا کھول کر ف

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ

بولے ہم نے نامبارک دیکھا تم کو اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تم کو سنگسار کریں گے اور تم کو پہنچے گا

مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَاۗىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ

ہمارے ہاتھ سے عذاب دردناک ف۱۰ کہنے لگے تمہاری نامبارکی تمہارے ساتھ ہے کیا اتنی بات پر کہ تم کو سمجھایا کوئی نہیں پر تم

قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَاۗءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ

لوگ ہو کہ حد پر نہیں رہتے ف۱۱ اور آیا شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا ہوا ف۱۲ بولا

يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾
اے قوم چلو راہ پر بھیجے ہوؤں کی چلو راہ پر ایسے شخص کی جو تم سے بدلہ نہیں مانگتے اور وہ ٹھیک راہ پر ہیں

وَمَا لِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ
اور مجھ کو کیا ہوا کہ نہیں بندگی کروں اس کی جس نے مجھ کو بنایا ف۱ اور اسی کی طرف سب پھر جاؤ گے ف۲ بھلا میں پکڑوں

مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ
اس کے سوا اوروں کو پوجنا کہ اگر مجھ پر چاہے رحمٰن تکلیف تو کچھ کام نہ آئے مجھ کو ان کی سفارش

شَیْـًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ
اور نہ وہ مجھ کو چھڑائیں تو تو میں بھٹکتا ہوں صریح ف۳ میں یقین لایا

بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾
تمہارے رب پر مجھ سے سن لو ف۴ حکم ہوا چلا جا بہشت میں ف۵ بولا کسی طرح میری قوم معلوم کرلیں

بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی
کہ بخشا مجھ کو میرے رب نے اور کیا مجھ کو عزت والوں میں ف۶ اور اتاری نہیں ہم نے

قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ
اس کی قوم پر اس کے پیچھے کوئی فوج آسمان سے اور ہم فوج نہیں اتارا کرتے بس

كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ مَا
ایک چنگھاڑ تھی پھر اسی دم وہ سب بجھ گئے ف۷ کیا افسوس ہے بندوں پر کوئی

یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ
رسول نہیں آیا ان کے پاس جس سے ٹھٹھا نہیں کرتے کیا نہیں دیکھتے

اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنْ
کتنی غارت کر چکے ہم ان سے پہلے جماعتیں کہ وہ ان کے پاس پھر کر نہیں آئیں گے ف۸ اور ان میں

كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ
سب میں کوئی نہیں جو اکٹھے ہو کر نہ آئیں ہمارے پاس پکڑے ہوئے ف۹ اور ایک نشانی ہے ان کے واسطے زمین مردہ

أَحْيَيْنٰهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا

اُس کو ہم نے زندہ کر دیا اور نکالا اُس میں سے اناج سو اُسی میں سے کھاتے ہیں اور بنائے ہم نے اُس میں

جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيلٍ وَّأَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِنْ

باغ کھجور کے اور انگور کے اور بہا دیے اُس میں بعضے چشمے کہ کھائیں اُسکے

ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحٰنَ الَّذِي خَلَقَ

میووں سے ف اور اُسکو بنایا نہیں اُنکے ہاتھوں نے پھر کیوں شکر نہیں کرتے ف۲ پاک ذات ہے جس نے بنائے

الْأَزْوٰجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا

جوڑے سب چیز کے اُس قسم سے جو اُگاتی ہے زمین اور خود اُن میں سے اور اُن چیزوں سے کہ

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُّظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾

جنکی اُنکو خبر نہیں ف۳ اور ایک نشانی ہے اُنکے واسطے رات کھینچ لیتے ہیں ہم اُس پر سے دن کو پھر تبھی یہ رہ جاتے ہیں اندھیرے میں

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ

اور سورج چلا جاتا ہے اپنے ٹھہرے ہوئے رستہ پر ف۴ یہ سادھا ہے اُس زبردست باخبر کا ف۵ اور چاند کو

قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ

ہم نے بانٹ دی ہیں منزلیں یہاں تک کہ پھر آ رہا جیسے ٹہنی پرانی ف۶ - سورج

يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي

سے ہو کہ پکڑ لے چاند کو اور نہ رات آگے بڑھے دن سے اور ہر کوئی

فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾

ایک چکر میں پھرتے ہیں ف اور ایک نشانی ہے اُنکے واسطے کہ ہم نے اُٹھا لیا اُنکی نسل کو اس بھری ہوئی کشتی میں

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِنْ نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ

اور بنا دیا ہم نے اُنکے واسطے کشتی جیسی چیزوں کو جس پر سوار ہوتے ہیں ف اور اگر ہم چاہیں تو اُنکو ڈبا دیں پھر کوئی نہ پہنچے

لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلٰى حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَ

اُنکی فریاد کو اور نہ وہ چھڑائے جائیں مگر ہم اپنی مہربانی سے اور اُن کا کام چلانے کو ایک وقت تک ف۹ اور

إِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾

اور جب کہئے اُن کو بچو اُس سے جو تمہارے سامنے آتا ہے اور جو پیچھے چھوڑتے ہو شاید تم پر رحم ہو

وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾

اور کوئی حکم نہیں پہنچتا اُنکو اپنے رب کے حکموں سے جس کو وہ ٹلاتے نہ ہوں ف

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور جب کہئے اُن کو خرچ کرو کچھ اللہ کا دیا کہتے ہیں منکر

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي

ایمان والوں کو ہم کیوں کھلائیں ایسے کو کہ اللہ چاہتا تو اُس کو کھلا دیتا ف تم لوگ تو بالکل

ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾

بہک رہے ہو صریح ف اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو ف

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾

یہ تو راہ دیکھتے ہیں ایک چنگھاڑ کی جو اُن کو آ پکڑیگی جب آپس میں جھگڑ رہے ہونگے

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ

پھر نہ کر سکیں گے کہ کچھ کہہ ہی مریں اور نہ اپنے گھر کو پھر کر جا سکیں گے ف اور پھونکی جائے

فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا

صور پھر تبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑینگے ف کہیں گے

يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ

اے خرابی ہماری کس نے اُٹھا دیا ہم کو ہماری نیند کی جگہ سے ف یہ وہ ہے جو وعدہ کیا تھا رحمٰن نے اور سچ کہا تھا

الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا

رسولوں نے ف بس ایک چنگھاڑ ہوگی پھر اُسی دم وہ سارے ہمارے پاس

مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا

پکڑے ہوئے آئیں ف پھر آج کے دن ظلم نہ ہوگا کسی جی پر ذرا اور وہی بدلہ پاؤ گے جو

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾

کرتے تھے ف۱ تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک شغل میں ہیں باتیں کرتے

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ

وہ اور اُن کی عورتیں سایوں میں تختوں پر بیٹھے ہیں تکیہ لگائے اُن کے لئے وہاں ہے میوہ

وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا

اور اُن کے لئے ہے جو کچھ مانگیں ف۱ سلام بولنا ہے رب مہربان سے ف۲ اور تم الگ ہو جاؤ

الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا

آج اے گنہگارو ف۳ میں نے نہ کہہ رکھا تھا تم کو اے آدم کی اولاد کہ نہ پوجیو

الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ

شیطان کو وہ کھلا دشمن ہے تمہارا اور یہ کہ پوجو مجھ کو یہ راہ ہے

مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا

سیدھی ف۴ اور وہ بہکا لے گیا تم میں سے بہت خلقت کو پھر کیا تم کو سمجھ

تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ

نہ تھی یہ دوزخ ہے جس کا تم کو وعدہ تھا جا پڑو اس میں آج کے دن

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ

بدلہ اپنے کفر کا ف۵ آج ہم مہر لگا دیں گے اُن کے منہ پر اور بولیں گے ہم سے اُن کے ہاتھ

وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى

اور بتلائیں گے اُن کے پاؤں جو کچھ وہ کماتے تھے ف۶ اور اگر ہم چاہیں مٹا دیں اُن کی

اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ

آنکھیں پھر دوڑیں رستہ پانے کو پھر کہاں سے سوجھے اور اگر ہم چاہیں

لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾

صورت مسخ کر دیں اُن کی جہاں کی تہاں پھر نہ آگے چل سکیں اور نہ وہ الٹے پھر سکیں ف۷

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ

اور جس کو ہم بوڑھا کریں اوندھا کریں اُس کی پیدائش میں پھر کیا اُن کو سمجھ نہیں ف اور ہم نے نہیں سکھلایا اُس کو شعر کہنا

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ

اور یہ اُس کے لائق نہیں یہ تو خالص نصیحت ہے اور قرآن ہے صاف ف تاکہ ڈر سنائے اُس کو

كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ

جس میں جان ہو اور ثابت ہو الزام منکروں پر ف کیا اور نہیں دیکھتے وہ کہ ہم نے بنا دیئے اُن کے واسطے

مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ

اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں سے چوپائے پھر وہ اُن کے مالک ہیں ف اور عاجز کر دیا اُن کو اُن کے آگے

فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ

سو اُن میں کوئی ہے اُن کی سواری اور کسی کو کھاتے ہیں اور اُن کے واسطے چوپایوں میں فائدے ہیں اور پینے کے گھاٹ

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ

پھر کیوں شکر نہیں کرتے ف اور پکڑتے ہیں اللہ کے سوائے اور حاکم کہ شاید اُن کی

يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾

مدد ہو نہ کر سکیں گے اُن کی مدد اور یہ اُن کی فوج ہو کر پکڑے آئیں گے ف

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ

اب تو غمگین مت ہو اُن کی بات سے ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں ف کیا دیکھتا نہیں

الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَ

آدمی کہ ہم نے اُس کو بنایا ایک قطرہ سے پھر تبھی وہ ہو گیا جھگڑنے بولنے والا ف اور

ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾

بٹھلاتا ہے ہم پر ایک مثل اور بھول گیا اپنی پیدائش کہنے لگا کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب کھوکھری ہو گئیں ف

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾

تو کہہ اُن کو زندہ کرے گا جس نے بنایا اُن کو پہلی بار اور وہ سب بنانا جانتا ہے ف

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

جس نے بنا دی تم کو سبز درخت سے آگ پھر اب تم اُس سے سُلگاتے ہو ف۱

اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ

کیا جس نے بنائے آسمان اور زمین نہیں بنا سکتا ان جیسے

بَلٰی ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ

کیوں نہیں اور وہی ہے اصل بنانیوالا سب کچھ جاننے والا اُس کا حکم یہی ہے کہ جب کرنا چاہے کسی چیز کو تو کہے اُس کو ہو

فَیَکُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

وہ اُسی وقت ہو جائے ف۲ سو پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ ہے حکومت ہر چیز کی اور اسی کی طرف پھر کر چلے جاؤ گے ف۳

## سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِیَّةٌ وَّهِیَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَةً وَّثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ

سورۃ الرحمٰن مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھتر آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ﴿۴﴾

رحمٰن نے سکھلایا قرآن ف۴ بنایا آدمی پھر سکھلایا اُس کو بات کرنا ف۶

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ

سورج اور چاند کے لئے ایک حساب ہے ف۷ اور جھاڑ اور درخت مشغول ہیں سجدہ میں ف۸ اور آسمان کو

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ

اونچا کیا اور رکھی ترازو کہ زیادتی نہ کرو ترازو میں اور سیدھی ترازو تولو

بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾

انصاف سے اور مت گھٹاؤ تول کو ف۹ اور زمین کو بچھایا واسطے خلق کے ف۱

فِیْهَا فَاکِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

اُس میں میوہ ہے اور کھجوریں جن کے میوہ پر غلاف اور اس میں اناج ہے جس کے ساتھ بھس ہے

وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الْإِنسَانَ

اور پھول خوشبودار ف۱۱ پھر کیا کیا نعمتیں رب اپنے کی جھٹلاؤ گے تم دونوں ف۱ بنایا آدمی کو

مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ ﴿۱۵﴾

کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو آگ کی لپیٹ سے ف

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں ف۲ مالک دو مشرق کا اور مالک دو مغرب کا ف۳

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے چلائے دو دریا مل کر چلنے والے اُن دونوں میں ہے ایک پردہ

لَّا يَبْغِيَانِ ﴿۲۰﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ

جو ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرے ف۴ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے نکلتا ہے اُن دونوں سے موتی

وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي

اور مونگا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور اُسی کے ہیں جہاز اونچے کھڑے

الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا

دریا میں جیسے پہاڑ ف۵ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جو کوئی ہے زمین پر

فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

فنا ہونے والا ہے اور باقی رہیگا منہ تیرے رب کا بزرگی اور عظمت والا ف۶ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبَانِ ﴿۲۸﴾ يَسْأَلُهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي

جھٹلاؤ گے اُس سے مانگتے ہیں جو کوئی ہیں آسمانوں میں اور زمین میں ہر روز اُس کو ایک

شَأْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ﴿۳۱﴾

دھندا ہے ف پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ہم جلد فارغ ہونے والے ہیں تمہاری طرف اے دو بھاری قافلو

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۳۲﴾ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ

ف۶ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے گروہ جنوں کے اور انسانوں کے اگر

اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا

تم سے ہو سکے کہ نکل بھاگو آسمانوں اور زمین کے کناروں سے تو نکل بھاگو

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾

نہیں نکل سکنے کے بدون سند کے ف۱ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ف۲

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾

چھوڑے جائیں تم پر شعلے آگ کے صاف اور دھواں ملے ہوئے پھر تم بدلہ نہیں لے سکتے ف۳

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ف۴ پھر جب پھٹ جائے آسمان تو ہو جائے گلابی

كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ

جیسے نری ف۵ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے پھر اس دن پوچھ نہیں

عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾

اس کے گناہ کی کسی آدمی سے اور نہ جن سے ف۶ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾

پہچانے پڑیں گے گنہگار اپنے چہرے سے ف۷ پھر پکڑا جائیگا پیشانی کے بال سے اور پاؤں سے ف۸

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے یہ دوزخ ہے جس کو جھوٹ بتاتے تھے

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

گنہگار ف۹ پھریں گے بیچ اس کے اور کھولتے پانی کے ف۱۰ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے اور جو کوئی ڈرا کھڑے ہونے سے اپنے رب کے آگے اس کے لئے ہیں دو باغ ف۱۱ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾ فِيْهِمَا

رب کی جھٹلاؤ گے جن میں بہت سی شاخیں ف۱۲ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان دونوں میں

عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۝٥٠ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥١ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ

دو چشمے بہتے ہیں ف۱۳ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان دونوں میں ہر

فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝٥٢ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٣ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ

میوہ قسم قسم کا ہوگا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تکیہ لگائے بیٹھے بچھونوں پر

بَطَاۤىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۗ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝٥٤ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا

جن کے استر تافتے کے ف اور میوہ ان باغوں کا جھک رہا ف پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ۝٥٥ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ

جھٹلاؤ گے ان میں عورتیں ہیں نیچی نگاہ والیاں نہیں قربت کی ان سے کسی آدمی نے ان کے پہلے

وَلَا جَاۤنٌّ ۝٥٦ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٧ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ

اور نہ کسی جن نے ف پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے وہ کیسی جیسے کہ لعل اور

الْمَرْجَانُ ۝٥٨ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٩ هَلْ جَزَاۤءُ الْاِحْسَانِ

مونگا ف پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور کیا بدلہ ہے نیکی کا

اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝٦٠ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦١ وَمِنْ دُوْنِهِمَا

مگر نیکی ف پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور ان دو کے سوائے اور

جَنَّتٰنِ ۝٦٢ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٣ مُدْهَاۤمَّتٰنِ ۝٦٤ فَبِاَيِّ

دو باغ ہیں ف پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے گہرے سبز جیسے سیاہ ف پھر کیا کیا

اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٥ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝٦٦ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ

نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے ہیں اُبلتے ہوئے پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٧ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝٦٨ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ

اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان میں میوے ہیں اور کھجوریں اور انار ف۸ پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٩ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۝٧٠ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا

اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان سب باغوں میں اچھی عورتیں ہیں خوبصورت ف۹ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ فِی الۡخِیَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾

جھٹلاؤ گے — حوریں ہیں رُکی رہنے والیاں خیموں میں ف۱ — پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

لَمۡ یَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾

نہیں ہاتھ لگایا اُن کو کسی آدمی نے اُن سے پہلے اور نہ کسی جن نے — پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

مُتَّكِـِٕیۡنَ عَلٰی رَفۡرَفٍ خُضۡرٍ وَّ عَبۡقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تکیہ لگائے بیٹھے سبز مسندوں پر اور قیمتی بچھونے نفیس پر — پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ اسۡمُ رَبِّكَ ذِی الۡجَلٰلِ وَ الۡاِكۡرَامِ ﴿۷۸﴾

جھٹلاؤ گے — بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کی جو بڑائی والا اور عظمت والا ہے ف۱

سُوۡرَةُ الۡوَاقِعَةِ مَكِّیَّةٌ وَّ هِیَ سِتٌّ وَّ تِسۡعُوۡنَ اٰیَةً وَّ ثَلٰثُ رُكُوۡعَاتٍ

سورۂ واقعہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھیانوے آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَیۡسَ لِوَقۡعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ

جب ہو پڑے ہو پڑنے والی — نہیں ہے اُس کے ہو پڑنے میں کچھ جھوٹ ف۲ — پست کرنے والی ہے

رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّ بُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾

بلند کرنے والی ف۳ — جب لرزے زمین کپکپا کر — اور ریزہ ریزہ ہوں پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر

فَكَانَتۡ هَبَآءً مُّنۡۢبَثًّا ﴿۶﴾ وَّ كُنۡتُمۡ اَزۡوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾ فَاَصۡحٰبُ

پھر ہو جائیں غبار اُڑتا ہوا ف۴ — اور تم ہو جاؤ تین قسم پر ف۵ — پھر داہنے

الۡمَیۡمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَةِ ﴿۸﴾ وَ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ

والے — کیا خوب ہیں داہنے والے ف۶ — اور بائیں والے — کیا بُرے لوگ ہیں

الۡمَشۡـَٔمَةِ ﴿۹﴾ وَ السّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿۱۱﴾ فِیۡ

بائیں والے ف۷ — اور اگاڑی والے تو اگاڑی والے — وہ لوگ ہیں مقرب — باغوں

جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾

نعمت کے وٹ انبوہ ہے پہلوں میں سے اور تھوڑے ہیں پچھلوں میں سے وف

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

بیٹھے ہیں جڑاؤ تختوں پر وٹ تکیہ لگائے اُن پر ایک دوسرے کے سامنے وٹ لئے پھرتے ہیں انکے پاس

وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾

لڑکے سدا رہنے والے وٹ آبخورے اور کوزے اور پیالہ نتھری شراب کا

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾

جس سے سر نہ دکھے اور نہ بکواس کرے وٹ اور میوہ جونسا پسند کر لیں

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ

اور گوشت اڑتے جانوروں کا جس قسم کو جی چاہے وٹ اور عورتیں گوری بڑی آنکھوں والیاں جیسے موتی کے دانے

الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ

چھپے غلاف کے اندر وٹ بدلہ اُن کاموں کا جو کرتے تھے نہیں سنیں گے وہاں بکواس اور

لَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ

نہ گناہ کی بات مگر ایک بولنا سلام سلام وٹ اور داہنے والے کیا خوب ہیں داہنے

الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾

والوں کے رہتے ہیں بیری کے درختوں میں جن میں کانٹا نہیں وٹ اور کیلے تہ بہ تہ اور سایہ لمبا وف

وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾

اور پانی بہتا ہوا اور میوہ بہت نہ کبھی ٹوٹا اور نہ روکا ہوا وٹ

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾

اور بچھونے اونچے وٹ ہم نے اٹھایا اُن عورتوں کو ایک اچھی اٹھان پر پھر کیا اُن کو کنواریاں

عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ

پیار دلانے والیاں ہم عمر واسطے داہنے والوں کے وٹ انبوہ ہے پہلوں میں سے اور انبوہ ہے

مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّ
پچھلوں میں سے ف۱۳ اور بائیں والے کیسے بائیں والے تیز بھاپ میں اور

حَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ
جلتے پانی میں اور سایہ میں دھوئیں کے نہ ٹھنڈا اور نہ عزت کا ف وہ لوگ تھے اس سے

ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوْا
پہلے خوش حال اور ضد کرتے تھے اس بڑے گناہ پر ف اور

يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ
کہا کرتے تھے کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں کیا ہم کو پھر اٹھانا ہوگا اور کیا

اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ
ہمارے اگلے باپ دادے بھی ف تو کہہ دے کہ اگلے اور پچھلے سب اکٹھے ہونے والے ہیں

اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾
ایک دن مقرر کے وقت پر ف پھر تم جو ہو اے بہکے ہوئے جھٹلانے والو

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ
البتہ کھاؤ گے ایک درخت سینڈھ کے سے پھر بھرو گے اس سے پیٹ ف۵ پھر پیو گے

عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾
اس پر ایک جلتا پانی پھر پیو گے جیسے پیئیں اونٹ ترسے ہوئے ف یہ مہمانی ہے ان کی انصاف کے دن ف

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ
ہم نے تم کو بنایا پھر کیوں نہیں سچ مانتے ف بھلا دیکھو تو جو پانی تم ٹپکاتے ہو اب تم

تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا
اس کو بناتے ہو یا ہم ہیں بنانے والے ف۹ ہم نے ٹھہرا دیا ہے تم میں مرنا ف اور

نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا
ہم عاجز نہیں اس بات سے کہ بدلے میں لے آئیں تمہاری طرح کے لوگ اور اٹھا کھڑا کریں تم کو

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

وہاں جہاں تم نہیں جانتے وال اور تم جان چکے ہو پہلا اٹھان پھر کیوں نہیں یاد کرتے ف١٣

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾

بھلا دیکھو تو جو تم بوتے ہو کیا تم اس کو کرتے ہو کھیتی یا ہم ہیں کھیتی کر دینے والے ف١

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ

اگر ہم چاہیں تو کر ڈالیں اس کو روندا ہوا گھاس پھر تم سارے دن رہو باتیں بناتے ہم تو قرضدار رہ گئے بلکہ

نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ

ہم بے نصیب ہو گئے ف٢ بھلا دیکھو تو پانی کو جو تم پیتے ہو کیا تم نے اتارا اس کو

مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ

بادل سے یا ہم ہیں اتارنے والے ف٣ اگر ہم چاہیں کر دیں اس کو کھاری پھر کیوں

لَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِىْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ

نہیں احسان مانتے ف٤ بھلا دیکھو تو آگ جس کو تم سلگاتے ہو کیا تم نے پیدا کیا

شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِــُٔوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا

اس کا درخت یا ہم ہیں پیدا کرنے والے ف٥ ہم نے ہی تو بنایا وہ درخت یاد دلانے کو ف٦ اور برتنے کو

لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾

جنگل والوں کے ف٧ سو بول پاکی اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا ف٨ سو میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے ڈوبنے کی ف٩

وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِىْ كِتٰبٍ

اور یہ قسم ہے اگر سمجھو تو بڑی قسم بیشک یہ قرآن ہے عزت والا لکھا ہوا ہے ایک

مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾

پوشیدہ کتاب میں اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک بنائے گئے ہیں ف١ اتارا ہوا ہے پروردگار عالم کی طرف سے ف١١

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ

اب کیا اس بات میں تم سستی کرتے ہو اور اپنا حصہ تم یہی لیتے ہو کہ

تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿٨٤﴾

اُس کو جھٹلاتے ہو ف۱۲ پھر کیوں نہیں جس وقت (۱۰) جان پہنچے حلق کو اور تم اُس وقت دیکھ رہے ہو

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ إِن كُنتُمْ

اور ہم اُس کے پاس ہیں تم سے زیادہ پر تم نہیں دیکھتے پھر کیوں نہیں اگر تم نہیں ہو

غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٨٧﴾ فَأَمَّآ إِن كَانَ

کسی کے حکم میں تو کیوں نہیں پھیر لیتے اُس روح کو، اگر ہو تم سچے ف۱ سو جو اگر وہ مُردہ ہوا

مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّآ إِن

مقرب لوگوں میں تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا اور جو اگر

كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ الْيَمِينِ ﴿٩٠﴾ فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ الْيَمِينِ ﴿٩١﴾ وَأَمَّآ

وہ ہوا داہنے والوں میں تو سلامتی پہنچے تجھ کو داہنے والوں سے ف۲ اور جو

إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّآلِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَتَصْلِيَةُ

اگر وہ ہوا جھٹلانے والوں بہکنے والوں میں سے تو مہمانی ہے جلتا پانی اور ڈالنا

جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾

آگ میں ف۳ بیشک یہ بات یہی ہے لائق یقین کے ف۴ سو بول پاکی اپنے رب کے نام سے جو سب سے بڑا ف۵

## سُورَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُونَ اٰيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ ملک مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبَٰرَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾

بڑی برکت ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں ہے راج اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۱

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَوٰةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ

جس نے بنایا مرنا اور جینا تاکہ تم کو جانچے کون تم میں اچھا کرتا ہے کام ف۲ اور وہ

الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝۲ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ

زبردست ہے بخشنے والا ف۳ جس نے بنائے سات آسمان تہ پر تہ ف۴ کیا دیکھتا ہے تو

خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳ ثُمَّ

رحمٰن کے بنانے میں کچھ فرق ف۵ پھر دوبارہ نگاہ کر کہیں نظر آتی ہے تجھ کو دراڑ ف۶ پھر

ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝۴ وَ

دوبارہ نگاہ کر دو دو بار لوٹ آئیگی تیرے پاس تیری نگاہ رد ہو کر تھک کر ف۷ اور

لَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ

ہم نے رونق دی سب سے ورلے آسمان کو چراغوں سے ف۸ اور اُن سے کر رکھی ہے ہم نے پھینک مار شیطانوں کے واسطے ف۹ اور

اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۵ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ

رکھا ہے اُن کے واسطے عذاب دہکتی آگ کا ف۱۰ اور جو لوگ منکر ہوئے اپنے رب سے اُن کے واسطے ہے عذاب دوزخ کا

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۶ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝۷ تَكَادُ

اور بری جگہ جا پہنچے ف۱۱ جب اُس میں ڈالے جائینگے سنیں گے اُس کا دھاڑنا اور وہ اچھل رہی ہوگی ایسا لگتا ہے

تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَأْتِكُمْ

کہ پھٹ پڑیگی جوش سے ف۱۲ جس وقت پڑے اُس میں ایک گروہ پوچھیں اُن سے دوزخ کے داروغہ کیا نہ پہنچا تھا تمہارے پاس

نَذِيْرٌ ۝۸ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ

کوئی ڈر سنانیوالا ف۱ وہ بولیں کیوں نہیں ہمارے پاس پہنچا تھا ڈر سنانیوالا پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا نہیں اتاری اللہ نے کوئی

شَيْءٍ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝۹ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا

چیز تم تو پڑے ہوئے ہو بڑے بہکاوے میں ف۲ اور کہیں گے اگر ہم ہوتے سنتے یا سمجھتے تو

كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۱۰ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۱۱

نہ ہوتے دوزخ والوں میں ف۳ سو قائل ہو گئے اپنے گناہ کے اب دفع ہو جائیں دوزخ والے ف۴

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۲ وَ

جو لوگ ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے ف۵ اُن کے لئے معافی ہے اور ثواب بڑا اور

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا يَعْلَمُ

اور تم چھپا کر کہو اپنی بات یا کھول کر وہ خوب جانتا ہے جیوں کے بھید ف۶ بھلا وہ نہ جانے

مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۴﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

جس نے بنایا اور وہی ہے بھید جاننے والا خبردار ف وہی ہے جس نے کیا تمہارے آگے زمین کو

ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾

پست اب چلو پھرو اس کے کندھوں پر اور کھاؤ کچھ اس کی دی ہوئی روزی اور اسی کی طرف جی اٹھنا ہے ف۸

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾

کیا تم نڈر ہو گئے اس سے جو آسمان میں ہے اس سے کہ دھنسا دے تم کو زمین میں پھر تبھی وہ لرزنے لگے ف۹

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ

یا نڈر ہو گئے ہو اس سے جو آسمان میں ہے اس بات سے کہ برسا دے تم پر مینہ پتھروں کا ف۱ سو جان لو گے

كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾

کیسا ہے میرا ڈرانا ف۱ اور جھٹلا چکے ہیں جو ان سے پہلے تھے پھر کیسا ہوا میرا انکار ف۲

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕؔ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا

اور کیا نہیں دیکھتے اڑتے جانوروں کو اپنے اوپر پر کھولے ہوئے اور جھپکتے ہوئے ان کو کوئی نہیں تھام رہا

الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ

رحمن کے سوائے اس کی نگاہ میں ہے ہر چیز ف بھلا وہ کون ہے جو فوج ہے تمہاری

يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ

مدد کرے تمہاری رحمن کے سوائے منکر پڑے ہیں نرے بہکاوے میں ف۲ بھلا وہ

هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾

کون ہے جو روزی دے تم کو اگر وہ رکھ چھوڑے اپنی روزی ف کوئی نہیں پر اڑ رہے ہیں شرارت اور بدکنے پر ف۴

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى

بھلا ایک جو چلے اوندھا اپنے منہ کے بل وہ سیدھی راہ پائے یا وہ شخص جو چلے سیدھا ایک

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٢٢ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ
سیدھی راہ پر ف تو کہہ وہی ہے جس نے تم کو بنا کھڑا کیا اور بنا دیئے تمہارے واسطے کان اور

الْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝٢٣ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ
آنکھیں اور دل تم بہت تھوڑا حق مانتے ہو ف تو کہہ وہی ہے جس نے بکھیر دیا تم کو

فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٢٤ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ
زمین میں اور اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے ف اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٢٥ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢٦
تم سچے ہو ف تو کہہ خبر تو ہے اللہ ہی کے پاس اور میرا کام تو یہی ڈر سنا دینا ہے کھول کر ف

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْۗـــــَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ
پھر جب دیکھیں گے اس کو پاس آنا تو بگڑ جائیں گے منہ منکروں کے اور کہنے لگا یہی ہے جس کو

كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝٢٧ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ
تم مانگتے تھے ف تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر ہلاک کر دے مجھ کو اللہ اور میرے ساتھ والوں کو

اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٢٨ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ
یا ہم پر رحم کرے پھر وہ کون ہے جو بچائے منکروں کو عذاب دردناک سے ف تو کہہ وہی رحمن ہے

اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢٩
ہم نے اس کو مانا اور اسی پر بھروسہ کیا ف سو اب تم جان لوگے کون پڑا ہے صریح بہکاوے میں ف

ع
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاۗؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَاۗءٍ مَّعِيْنٍ ۝٣٠
تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر ہو جائے صبح کو پانی تمہارا خشک پھر کون ہے جو لائے تمہارے پاس پانی نتھرا ف

## سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ زلزال مدینہ میں نازل ہوئی اور اسکی آٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ① وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ

جب ہلا ڈالے زمین کو اُس کے بھونچال سے ف۱ اور نکال باہر کرے زمین

اَثْقَالَهَا ② وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ③ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

اپنے اندر سے بوجھ ف۲ اور کہے آدمی اُس کو کیا ہو گیا ف۳ اُس دن کہہ ڈالے گی

اَخْبَارَهَا ④ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ⑤ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ

وہ اپنی باتیں اس واسطے کہ تیرے رب نے حکم بھیجا اُس کو ف۴ اُس دن ہو پڑیں گے

النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ⑥ فَمَنْ يَّعْمَلْ

لوگ طرح طرح پر ف۵ کہ اُنکو دکھا دیئے جائیں اُنکے عمل ف۶ سو جس نے کی

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ⑦ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ

ذرہ بھر بھلائی وہ دیکھ لیگا اُسے اور جس نے کی ذرہ بھر

ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ⑧

برائی وہ دیکھ لیگا اُسے ف۷

## سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ کافرون مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ① لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ

تو کہہ اے منکرو ف میں نہیں پوجتا جس کو تم پوجتے ہو

وَلَآ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا
اور نہ تم پوجو جس کو میں پوجوں ف۲ اور نہ مجھ کو پوجنا ہے اس کا جس کو

عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَلَآ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمۡ
تم نے پوجا اور نہ تم کو پوجنا ہے اس کا جس کو میں پوجوں ف۳ تم کو

دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ﴿۶﴾
تمہاری راہ اور مجھ کو میری راہ ف۴

سُوۡرَةُ الۡاِخۡلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرۡبَعُ اٰيَاتٍ
سورۂ اخلاص مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چار آیتیں ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ يَلِدۡ ۙ
تو کہہ وہ اللہ ایک ہے ف۶ اللہ بے نیاز ہے ف۷ نہ کسی کو جنا

وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا
نہ کسی سے جنا ف۸ اور نہیں اس کے جوڑ کا

اَحَدٌ ﴿۴﴾
کوئی ف۹

سُوۡرَةُ الۡفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمۡسُ اٰيَاتٍ
سورۂ فلق مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾
تو کہہ میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی ف۱ ہر چیز کی بدی سے جو اس نے بنائی ف۲

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ

اور بدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آئے ف۳ اور بدی سے

النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

عورتوں کی جو گرہوں میں پھونک ماریں ف۴ اور بدی سے برا چاہنے والے کی

إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

جب لگے ٹوک لگانے ف۵

سُورَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ آيَاتٍ

سورۂ ناس مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾

تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی لوگوں کے بادشاہ کی

إِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾

لوگوں کے معبود کی ف۱ بدی سے اس کی جو پھسلائے اور چھپ جائے ف۲

الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ﴿٥﴾

وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

جنوں میں اور آدمیوں میں ف۳

# فضائل آیۃ الکرسی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کے لیے بجز موت کے کوئی چیز مانع نہیں یعنی موت کے بعد وہ فوراً جنت کے آثار اور راحت و آرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ یہ جس گھر میں پڑھی جائے شیطان اس سے نکل جاتا ہے:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے سب کا تھامنے والا ہے

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ

نہیں پکڑ سکتی اس کو اونگھ اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ

ایسا کون ہے جو سفارش کرے اس کے پاس مگر اجازت سے جانتا ہے جو کچھ خلقت کے روبرو ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ

اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ سب احاطہ نہیں کر سکتے کسی چیز کا اس کی معلومات میں سے مگر جتنا کہ وہی چاہے گنجائش ہے

كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ

اس کی کرسی میں تمام آسمانوں اور زمین کو اور گراں نہیں اس کو تھامنا ان کا اور وہی ہے

الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

سب سے برتر عظمت والا ہے

# فضائل سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جائے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔ (ابن کثیر)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ کی دس آیتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کو رات میں پڑھ لے۔ تو اُس رات کو جن شیطان گھر میں داخل نہ ہوگا اور اس کو اور اس کے اہل وعیال کو اُس رات میں کوئی آفت، بیماری، رنج وغم وغیرہ ناگوار چیز پیش نہ آئے گی اور اگر یہ آیتیں کسی مجنوں پر پڑھی جاویں تو اس کو افاقہ ہوجائے گا۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں ــــ چار آیتیں شروع سورۃ بقرہ کی الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْن تک ــــ پھر تین آیتیں درمیانی یعنی آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سے خَالِدُوْنَ تک ــــ پھر آخر سورت کی تین آیتیں لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ سے عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ تک

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو آیتیں جنت کے خزائن میں سے نازل فرمائی ہیں جس کو تمام مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے خود رحمٰن نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا تھا۔ جو شخص ان کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لے تو وہ اس کے لیے قیام اللیل یعنی تہجد کے قائم مقام ہوجاتی ہیں۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ

مان لیا رسول نے جو کچھ اترا اس پر اس کے رب کی طرف سے

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ

اور مسلمانوں نے بھی سب نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اسکی کتابوں کو اور اسکے رسولوں کو

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ڭ

کہتے ہیں کہ ہم جدا نہیں کرتے کسی کو اسکے پیغمبروں میں سے اور کہہ اٹھے کہ ہم نے سنا اور قبول کیا

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

تیری بخشش چاہتے ہیں اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو مگر

وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ

جس قدر اسکی گنجائش ہے اسی کو ملتا ہے جو اس نے کمایا اور اسی پر پڑتا ہے جو اس نے کیا اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو

اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا

حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

رکھا تھا ہم سے اگلے لوگوں پر اے رب ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی ہم کو

لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا

طاقت نہیں اور درگذر کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا رب ہے

فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾

سو مدد کر ہماری کافروں پر ع

# فضائلِ نماز

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی شخص کے مکان کے سامنے اور دروازے کے بالکل ہی قریب پانی کی نہر بہتی ہو اور وہ شخص اس نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ غُسل کرتا ہو تو کیا اُس کے بدن پر میل باقی رہے گا صحابہؓ نے عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پانچ بار نہانے کے بعد میل کہاں رہ سکتا ہے فرمایا جس طرح پانچ بار غسل کرنے والے کے بدن پر میل نہیں رہتا اسی طرح پانچ بار نماز پڑھنے والے کے ذمہ کوئی خطا باقی نہیں رہتی۔ یہ نمازیں خطاؤں کو مٹاتی رہتی ہیں (بخاری و مسلم)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص پابندی کے ساتھ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اس کے لیے اللہ کا یہ عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل کردے گا۔ (ابُوداوٗد)

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ چالیس دن تک تکبیرِ اولیٰ (یعنی جب امام نماز کے لیے کھڑا ہو اور پہلی تکبیر اللہ اکبر کہے اس وقت امام کے ساتھ شامل ہونے کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے والا دوزخ اور نفاق دونوں سے بری کردیا جاتا ہے (ترمذی شریف)

سُبحان اللہ! جب چالیس دن کی نمازوں کا یہ اجر ہے تو جو لوگ ہمیشہ جماعت کی پابندی کرتے ہیں اُن کے اجر کا کیا ٹھکانہ ہوگا۔

حضرت عُثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی تو اس

آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جس نے عشاء اور فجر دونوں نمازیں جماعت سے ادا کیں تو اس کو تمام رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے: (مسلم شریف)

## نمازِ اشراق کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی پھر سورج نکلنے تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہا اور سورج نکل آنے کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو اس کو پورے حج اور عمرہ کا ثواب عطا کیا جاتا ہے: (ترمذی شریف)

## نمازِ چاشت کی فضیلت

حدیث قدسی ہے: قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَابْنَ اٰدَمَ اِرْکَعْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اَوَّلَ النَّہَارِ اَکْفِلْکَ اٰخِرَہٗ: ترجمہ: اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر فرماتے ہیں اے آدم کی اولاد تو دن کے اوّل حصہ میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھ لے۔ میں دن کے آخر حصہ تک تیرے لیے کفایت کروں گا (تیری ساری مشکلیں آسان کر دوں گا)

## نمازِ اوّابین کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد

مبارک فرمایا کہ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو اُس کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے بشرطیکہ درمیان میں کوئی بُری بات یا لغو کلام نہ کرے (ابن خزیمہ)

## نمازِ تہجد کی فضیلت

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ فرض نماز کے بعد رات کی نماز تمام نمازوں سے افضل ہے جس طرح رمضان کے روزوں کے بعد عاشورہ کا روزہ تمام روزوں سے افضل ہے (مسلم شریف)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت میں تمام لوگ ایک ساتھ اٹھائے جائیں گے پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو رات کو عبادت کرنے کے باعث بستروں کو خالی چھوڑ دیا کرتے تھے۔ یہ آواز سُن کر تہجد گذار بندے جمع ہو جائیں گے۔ بلاحساب جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد باقی لوگوں کا حساب کیا جائے گا۔ (بیہقی شریف)

## نمازِ استخارہ کی فضیلت

جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اللہ سے استخارہ (مشورہ) کرنا اولادِ آدم کی خوش بختی ہے اور اللہ سے استخارہ نہ کرنا اُس کی بدبختی ہے۔ جب کسی

جب کسی کام کا ارادہ ہو تو عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھے اور اُس کے بعد یہ دُعا پڑھ کر
باوضو قبلہ رخ ہو کر سو جائے۔ نمازِ استخارہ سات یوم تک متواتر پڑھنی چاہیے انشاءاللہ
اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کی صورت ظاہر ہو جائے گی۔ اگر استخارہ کرنے والا خواب
میں سبز و سفید رنگ جاری پانی یا اس قسم کی کوئی پاکیزہ چیز دیکھے تو اس کو خیر و برکت والا
سمجھے اور اسے اختیار کرے اور اگر سیاہی آگ یا دھواں دیکھے تو پھر وہ کام نہ کرے
اگر واضح طور پر خواب میں کوئی بات ظاہر نہ ہو مگر صبح کے وقت جب اٹھے تو دل میں
کام کی طرف قوی جذبہ اور غالب رجحان ہو تو وہ کرے انشاءاللہ موجب خیر و برکت
ہوگا اگر دل مطمئن نہ ہو تو پھر ہرگز نہ کرے۔ دعا استخارہ یہ ہے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ
وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ
وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ
اَمْرِیْ فَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ
هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ
فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ
ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

دعا میں دو جگہ لفظ هٰذَا الْاَمْرَ پر لکیر کا نشان ہے۔ اس جگہ پر اپنے کام
کا تصور اور خیال رکھیں۔

# نمازِ حاجت کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت یا ضرورت ہو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے تو اس کو چاہیئے کہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اُس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر اللہ کریم سے اس طرح دُعا مانگے :۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

ف۔ یہ بات اتنی واضح ہے کہ اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ مخلوقات کی ساری حاجتیں اور ضرورتیں اللہ کے اور صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور بظاہر جو کام بندوں کے ہاتھوں سے ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ دراصل وہ بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور اُسی کے حکم سے پُورے ہوتے ہیں۔

نمازِ حاجت کا جو طریقہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث شریف میں تعلیم فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پُوری کرانے کا بہترین طریقہ ہے اور جن بندوں کو ان ایمانی حقیقتوں پر یقین نصیب ہے ان کا یہی تجربہ ہے۔ اور انہوں نے

…ت کو خزائن النبیہ کی کنجی پایا ہے۔ اللہ کریم ہر حاجت میں ہماری مدد فرمائیں آمین:

## فضائلِ نمازِ جمعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ پانچوں نمازیں اپنے درمیانی حصے کی خطائیں مٹا دیتی ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو گناہ ہوں وہ نماز پڑھنے سے معاف ہو جاتے ہیں اور ایک جمعہ کی نماز سے دوسرے جمعہ کی نماز اپنے درمیانی حصے کے گناہ مٹا دیتی ہے۔ یعنی جمعہ پڑھنے سے سات دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہ نہ ہوں (مسلم شریف)

## نمازِ توبہ کی فضیلت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے اور گناہ کے بعد فوراً ہی وضو کرکے دو رکعتیں پڑھتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔ (ترمذی شریف)

# فضائلِ قرآن شریف

ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک حرف قرآن شریف کا پڑھے اس کے لیے اُس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے۔

ف: الم کہنے والے کو تیس نیکیوں کے برابر اجر ملتا ہے (ترمذی شریف)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے، اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو۔ پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص سے متعلق جو خود عامل ہو۔ (ابوداؤد شریف)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف پڑھائے اس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص حفظ کرائے اس کو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اٹھایا جائے گا، اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ پڑھنا شروع کر۔ جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا باپ کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا حتیٰ کہ اسی طرح پورا قرآن شریف پورا ہو (طبرانی شریف)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا، پھر اس کو حفظ یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام، حق تعالیٰ شانہٗ اس کو جنت میں داخل فرماویں گے اور اس کے گھرانے میں سے دس ایسے آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرماویں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسد دو شخصوں کے سوا کسی پر جائز نہیں ـــــ ایک وہ جس کو اللہ کریم نے قرآن شریف کی تلاوت نصیب فرمائی اور وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے ـــــ دوسرا وہ جس کو اللہ کریم نے مال عطا فرمایا اور وہ دن رات اس کو اللہ کے نام پر خرچ کرنے میں مصروف رہتا ہے (بخاری شریف)

# حج بیت اللہ شریف

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو کہ بیت اللہ شریف جا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ط وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ط (ترمذی شریف)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے انسانوں پر حج (فرض) ہے۔ جو استطاعت رکھتا ہو وہاں جانے کی۔ پھر اگر وہ نہ جائے تو اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں۔

ف: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوجود استطاعت کے حج نہ کرنے والے کو عیسائی یا یہودی ہو کر مرنے کے متعلق فرمایا اور اللہ کریم نے فرمایا کہ ایسے شخص کی اللہ کریم کو کوئی پرواہ نہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شدید ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو حج کی توفیق عطا فرماویں۔ اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی سے محفوظ رکھیں۔ آمین:

## فضیلت حج

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں میں مقبول ہوتی ہے یا یہ فرمایا کہ حاجی کے گھرانے میں سے چار سو آدمیوں کے بارہ میں قبول ہوتی ہے۔ حج کرنے کے بعد حاجی گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ پیدائش کے دن تھا۔ (کذا فی الترغیب)

# طریقۂ حج

ہوائی جہاز سے سفر کرنے والے حضرات کو چاہیئے کہ ائیر پورٹ پر جانے سے پہلے گھر میں غسل اور وضو کر کے احرام باندھ لیں احرام کے لیے دو چادریں سفید جو کہ سلی ہوئی نہ ہوں ایک کمر کے ساتھ باندھ لیں اور دوسری اوپر جسم پر لے کر دو رکعت نماز نفل پڑھیں نفل پڑھتے وقت اُوپر والی چادر سے سر ڈھانک لیں نفل پڑھنے کے بعد اگر ارادہ حج تمتع کا ہو۔ حج تمتع اس کو کہتے ہیں کہ پہلے عمرہ ادا کر کے احرام کھول دیا جائے اور پھر حج کے لیے دوبارہ احرام باندھا جائے تو پھر اس طرح نیت کریں :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ

حج قران اس کو کہتے ہیں کہ ایک ہی احرام سے پہلے عمرہ ادا کیا جائے اور پھر احرام نہ کھولا جائے اور اسی احرام سے حج ادا کیا جائے اُس کی نیت احرام یہ ہے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ

اور اگر حج افراد کا ارادہ ہو حج افراد اس کو کہتے ہیں کہ عمرہ نہ کیا جائے صرف حج کا احرام باندھا جائے اُس کی نیت احرام یہ ہے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

تمام طریقوں میں نیت کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔ تلبیہ اس کو کہتے ہیں :۔

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ ۚ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ۚ لَا شَرِیْكَ لَكَ

نیت کرتے وقت سر ننگا کر لیں۔ اور پھر احرام کھولنے تک سر پر کپڑا رکھنا منع ہے

---

ا ۔ تلبیہ میں اسی طرح چار جگہ وقف کرنا سنت ہے۔ بلند آواز سے کہنا مستحب ہے :

تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور اس کے بعد یہ دُعا پڑھیں :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ

اب آپ کثرت کے ساتھ ہر وقت چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، لیٹتے، نماز کے بعد تلبیہ پڑھتے رہیں۔

بحری جہاز سے سفر کرنے والے حضرات جدہ شریف سے تقریباً ۸۰ میل پہلے یلملم کی پہاڑی آنے سے پہلے جہاز والے اعلان کر دیتے ہیں اس وقت احرام باندھ لیں۔

## مسجدِ حرام (بیت اللہ شریف والی مسجد) میں داخل ہونے کے آداب

باب السلام سے مسجد میں داخل ہونا مستحب ہے، جب داخل ہوں تو تلبیہ پڑھتے ہوئے خشوع اور خضوع کے ساتھ یہ دُعا پڑھیں :۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ عَلَيْنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ اور درود شریف پڑھیں، جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تین تین دفعہ کہیں اور دُعا مانگیں کہ اس وقت کی دُعا قبول ہوتی ہے پھر مسجد میں آ کر سب سے پہلے طواف کریں، بشرطیکہ نماز فرض یا جماعت یا وتر یا سُنّت مؤکدہ کے فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ پہلے ان کو ادا کر کے پھر طواف شروع کریں۔

## طواف کرنے کا طریقہ

حجرِ اسود سے طواف شروع کرنا واجب ہے اگرچہ کسی جُزء حجرِ اسود سے ہو، اور اپنا سارا بدن اس پر گذارنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ بیت اللہ کے سامنے جس طرف حجرِ اسود ہے اس طرح آ کر کھڑے ہوں کہ آپ کا داہنا مونڈھا حجرِ اسود

کے بائیں کنارے کے مقابل آجائے اور سارا حجرِ اسود داہنی طرف رہ جائے۔ تو طواف کی نیت کے لیے یہ کلمات پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ

اس کے بعد ذرا داہنی طرف کو چلیں جب حجرِ اسود کے بالکل سامنے آجائیں تو جیسے نماز میں ہاتھ اٹھاتے ہیں ہاتھ اٹھائیں اور کہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر ہاتھ چھوڑ کر استلام کریں۔ یعنی اپنی دونوں ہتھیلیاں حجرِ اسود پر رکھ کر اپنا منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھ کر نرمی سے بوسہ دیں چلّانے نہ جبریں استلام سنت ہے۔ اگر ہجوم کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو ترک کر دیں کیونکہ ترک ایذا واجب ہے پھر کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف اور ہاتھوں کی پشت چہرہ کی طرف اس طرح کریں کہ گویا حجرِ اسود پر رکھے ہوئے ہیں اور تکبیر و تہلیل جو ابھی بیان ہوئی ہیں پڑھ کر پھر اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیں۔ استلام کے بعد واجب ہے کہ داہنی طرف کعبہ کے دروازہ والی طرف چلیں کہ بیت اللہ بائیں مونڈھے کی طرف رہے، اگر اس کے خلاف چلیں یا بیت اللہ کی طرف چہرہ یا پیٹھ کر لی یا طواف حجرِ اسود سے شروع نہ کیا تو جب تک مکہ مکرمہ میں ہیں طواف کا اعادہ کرنا چاہیئے، اگر اعادہ نہ کیا اور گھر واپس آگئے تو اب دم دینا واجب ہوگا۔ اور واجب ہے کہ حطیم کو بھی طواف میں شامل کریں اس کے بیچ میں سے نہ نکلیں ورنہ طواف کا اعادہ کرنا پڑے گا

طواف کرتے ہوئے جب رُکن یمانی پر آئیں تو اس کو بھی استلام کرنا مستحب ہے
رُکن یمانی جنوبی جانب کا کونہ ہے، یہاں صرف دایاں ہاتھ لگانا مناسب ہے اگر یہ ممکن
نہ ہو تو یہاں اشارہ نہ کریں اور نہ بایاں ہاتھ لگائیں۔ یہاں پر بوسہ نہ دیں۔ ان دو جگہوں کے سوا کسی
کونے یا دیوار کا استلام کرنا مکروہ ہے

جب پھر کر حجرِ اسود پر آئیں تو حسبِ سابق پھر استلام کریں لیکن ہاتھ نہ اُٹھائیں[1] یہ صرف
پہلی دفعہ میں ہیں۔ رُکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ماثور
ہے وہ یہ ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

یہی کلمات حجرِ اسود اور حطیم کے درمیان بھی پڑھنے چاہئیں۔ اور طواف میں یہ دُعا بھی آئی ہے:

اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ
وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ
هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اس کے علاوہ طواف کے دوران اپنی زبان میں خشوع و خضوع کے ساتھ جو چاہیں اللہ کریم
کے حضور دعائیں کریں۔ یہ مقام قبولیت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری
اُمت کی بخشش کے لیے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ رو رو کر اللہ تعالیٰ
سے دعائیں مانگیں۔ حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک اس طرح ایک مرتبہ آنے کو شوط کہتے ہیں
ایک طواف میں سات شوط ہوتے ہیں۔ ساتویں شوط کے بعد پھر آٹھواں استلام
کرنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔

---

[1] کانوں تک دونوں ہاتھوں کا اٹھانا صرف پہلی مرتبہ ہے، بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے
اشارہ کرنا اور تکبیر و تہلیل جیسا کہ صفحہ ۶۷ پر تحریر ہوا ہے ضروری کرنا ہے۔

# تنبیہ

مسئلہ، دل میں طواف کی نیت کرنی فرض ہے۔ بغیر نیت کے طواف معتبر نہ ہوگا۔

مسئلہ: جس طواف میں احرام نہ ہو، اس میں طواف کرتے ہوئے تلبیہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ: اگر طواف کے درمیان فرض نماز کھڑی ہوگئی اور رکعت جاتی رہنے کا خوف ہو تو نماز میں شریک ہوجائیں، بعد میں جس جگہ سے طواف چھوڑا تھا اس جگہ سے آکر پورا کرلیں۔ ایسے ہی اگر وضو ٹوٹ جائے تو بھی اسی طرح کریں، اگر چار شوط سے کم میں ایسی صورت پیدا ہوجائے تو از سر نو طواف کرنا افضل ہے، صفا اور مروہ کی سعی کے درمیان بھی یہی حکم ہے۔

طواف کے سات چکروں کو ایک ہی مرتبہ پورا کرنا سنت ہے اس لیے درمیان طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کے لیے انتظار نہ کریں۔ بلکہ جب بھی دوران طواف حجر اسود کے سامنے آئیں تو ہاتھوں سے اشارہ کر کے جس طرح پہلے ذکر کیا گیا ہے تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے گذر جائیں۔ البتہ اگر طواف کے شروع میں اور طواف کے اخیر میں موقعہ ہو تو ٹھہر کر انتظار کرلیں۔

جب ساتوں شوط (چکر) پورے کرلیں تو مقام ابراہیمؑ کے پاس آکر دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور خوب رو رو کر دعائیں کریں۔ اس نماز کو دوگانہ طواف کہتے ہیں۔ اس کو ہر طواف کے بعد پڑھنا واجب ہے اگر مقام ابراہیم کے پاس جگہ نہ ملے تو پھر حطیم میں، پھر ساری مسجد میں جہاں آسانی سے جگہ ملے پڑھیں، طواف ہر

وقت کر سکتے ہیں۔ مگر دوگانہ نفل مکروہ وقت مثلاً فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک، زوال کے وقت، اسی طرح غروب آفتاب کے وقت نہ پڑھیں۔ ان اوقات کے بعد فوراً پڑھ لیں۔ دو طواف کو جمع کرنا کہ درمیان میں دوگانہ نفل نہ پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر وقت مکروہ ہو، تو جائز ہے۔ پھر جب وقت مکروہ گذر جائے تو ہر طواف کے لیئے دو رکعت پڑھیں۔

اس سے فارغ ہو کر مقام ملتزم جو کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ ہے، پر آئیں اور اس سے لپٹ کر خوب درود کر اللہ کریم کے حضور التجائیں کریں کہ یہ اللہ کے گھر کی چوکھٹ ہے جو اللہ کا دروازہ پکڑ لیتا ہے وہ کبھی بھی محروم نہیں رہتا۔ اس عاجز نذیر احمد اور اس کے والدین و مشائخ و لواحقین اور جن لوگوں نے اس کتاب میں حصہ لیا ہے سب کے لیئے بخشش کی دعائیں کریں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے محض اللہ کے لیئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے پر بھی وہی مہربانیاں فرماتا ہے اور اس کی دعائیں قبول کرتا ہے ـــ اس کے بعد چاہ زمزم پر آئیں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے خوب پیٹ بھر کر زمزم پئیں اور یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ۔

**اِضطباع اور رمل**[1] جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس میں اضطباع اور رمل کرنا سنت ہے، اضطباع یہ ہے کہ چادر کا داہنا حصہ اپنی داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈال لیں اور رمل یہ ہے کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں چلنے میں جھپٹ کر جلدی جلدی اور زور سے قدم اٹھائیں اور قدم نزدیک نزدیک رکھیں اور مونڈھوں کو خوب ہلاتے جائیں۔

---

[1] رمل طواف کے پہلے تین چکروں میں اور اضطباع پورے طواف میں کرنا سنت ہے

# طواف کی دُعائیں

جب طواف کے لیے حجرِ اسود کے سامنے آئیں اور جیسا کہ پہلے آپ پڑھ چکے ہیں حجرِ اسود پر اگر بھیڑ اور ہجوم زیادہ ہو اور بوسہ دینے کا موقعہ نہ مل سکے تو ہاتھوں سے اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے کر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے طواف کے پہلے چکر کی دُعا شروع کیجیے:

## پہلے چکر کی دُعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

اقرار کرتا ہوں کہ اللہ بے عیب پاک ہے اور ہر خوبی اور تعریف صرف اللہ کے لیے ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

وہی سب سے بڑا ہے۔ یہ قوت و طاقت اسی اللہ کی دی ہوئی ہے جو سب سے بالا اور برتر ہے۔

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور اللہ کے رسول (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت و سلام نازل ہو:

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكَلِمَاتِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ

اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیرے احکامات پر یقین کرتے ہوئے اور تجھ سے جو عہد

وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا ہے اسے پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے طواف کعبہ کر رہا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي

اے اللہ میں تجھ سے ہر گناہ کی معافی اور ہر بلا سے سلامتی اور دین و دنیا

اَلدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ

اور آخرت میں دائمی نجات کے ساتھ جنت کی نعمتیں اور جہنم کی آگ سے

مِنَ النَّارِ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ

پناہ کا طلب گار ہوں۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور

فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ

آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا۔ اور اپنے مقبول بندوں کے ساتھ

الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ؕ

ہمیں جنت میں داخل فرما اے سب سے برتر اے بخشش والے اے تمام عالم کے پالنے والے۔

اب حجرِ اسود کے سامنے پہنچ کر ہجوم کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اُسی طرح

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے

## دُوسرے چکّر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَالْحَرَمَ حَرَمُکَ وَالْاَمْنَ اَمْنُکَ وَ

اے اللہ! میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ گھر تیرا ہی گھر ہے اور یہ پاک مقام تیرا مقدس حرم ہے۔ یہاں کا

الْعَبْدَ عَبْدُکَ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ ابْنُ عَبْدِکَ وَھٰذَا مَقَامُ

امن تیرا دیا ہوا ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے میں تیرا بندہ ہوں اور میرا باپ بھی تیرا ہی بندہ تھا تیری

الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ۔ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَی النَّارِ

پناہ میں آنے والے کے لیے یہ جگہ جہنم کی آگ سے بچنے کا ذریعہ ہے اب ہمارے جسم کے ہر حصّہ کو جہنم کی آگ سے بچا لے۔

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَ زَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَ کَرِّہْ اِلَیْنَا

اے اللہ! ایمان کو ہماری سب سے محبوب چیز بنا دے اسے ہمارے دلوں کی زینت اور رونق بنا دے۔ نافرمانی

الْکُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ

بُرے کاموں اور سرکشی سے نفرت پیدا کر دے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کر دے۔ اے اللہ

قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ

مجھے اپنے عذاب سے اس دن بچا جب تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اے اللہ مجھے محض اپنی رحمت و کرم سے جنت

حِسَابٍ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً

عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما۔ اور جہنم

وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا

کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ داخل فرما اے

عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

سب سے برتر اے بخشش والے اے تمام عالم کو پالنے والے

اب حجرِ اسود کے سامنے پہنچ کر بھیڑ اور ہجوم کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اسی طرح

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے

یہ دعا شروع کیجئے:

## تیسرے چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَ الشِّرْکِ وَ الشِّقَاقِ وَ

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ مجھے تجھ پر یقین نہ ہو اور میں تیرے ساتھ کسی کو شریک سمجھوں

وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ

پناہ مانگتا ہوں اختلاف و نفاق اور بداخلاقی سے مجھے سامان زندگی اور بال بچوں کی تباہ حالی و بربادی سے بچ

اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ

اے اللہ میں تجھ سے تیری رضامندی چاہتا ہوں اور جنت کا امیدوار ہوں اور پناہ مانگتا ہوں تیرے غضب اور جہنم کی آگ سے

اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ط رَبَّنَا

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی ہر مصیبت سے ۔ اے ہمارے

اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ

پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کی آگ سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول

الْاَبْرَارِ ، يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔

بندوں کے ساتھ داخل فرما اے سب پر غالب بخشش والے اے تمام عالم کے پالنے والے

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے تو اسی طرح

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

کہتے ہوتے یہ دعا شروع کیجئے :

## چوتھے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ

اے میرے اللہ میرے اس حج کو قبولیت اور اس کوشش کو کامیابی عطا فرما اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ

عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ، يَا عَالِمَ مَا فِى

بنا اور میرے نیک اعمال قبول فرما اور ایسا کاروبار جس میں کبھی نقصان نہ ہو۔ اے دلوں کے حال کو

الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ یَااللّٰہُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ اَللّٰھُمَّ

جلنے والے، میری تاریک زندگی کو اے اللہ اپنی رحمت سے پُرنور بنا دے۔ میرے اللہ رحمت کا

اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ

ہر ذریعہ اور مغفرت کا ہر طریقہ نصیب فرما اور ہر گناہ سے بچنے اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے کا راستہ

اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِیْ

دکھا۔ جنت کے حاصل ہونے اور جہنم سے نجات پانے کا طلب گار ہوں۔ میرے مالک تو نے

بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ

مجھے جو کچھ دیا ہے اس پر صبر و قناعت عطا کر اور جو نعمتیں میرے حصہ میں آئی ہیں، ان میں برکت دے

لِّیْ مِنْکَ بِخَیْرٍ۔ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ

اور ہر نقصان کا اپنے کرم سے مجھے نعم البدل عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں

فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ

بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ داخل فرما۔ اے

یَاعَزِیْزُ یَاغَفَّارُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

سب سے برتر اے بخشش والے اے تمام عالم کو پالنے والے۔

اب حجرِ اسود کے سامنے پہنچ کر ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینے کا موقعہ نہ مل سکے تو اسی طرح بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے:

# پانچویں چکر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ

میرے اللہ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔ اور تیری ذات کے سوا کوئی

وَلَا بَاقِیْ اِلَّا وَجْھُکَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ

باقی نہ رہے گا مجھے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا کر اور اپنے حبیب پاک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً مَرِیْئَۃً لَّا نَظْمَاءُ بَعْدَھَا اَبَدًا۔

وسلم کے حوض سے وہ خوش ذائقہ دل بہار شربت نصیب ہو جس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے،

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ

اے اللہ میں تجھ سے وہ سب بھلائیاں طلب کرتا ہوں جو تیرے حبیب پاک سیدنا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگیں اور ان برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے نبی

مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعِیْمَھَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْ

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے جنت کا اور اس کی نعمتوں کا طلب گار ہوں اور ہر اس

اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْ

قول یا فعل یا عمل کی توفیق چاہتا ہوں جو مجھے جنت کا حقدار بنادے اور جہنم کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں اور ہر اس قول یا

اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً

فعل یا عمل سے جو مجھے تیرے عذاب کے قریب کردے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور

وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ

آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ

الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

ہمیں داخل فرما اے سب سے برتر اے بخشش والے اے تمام عالم کے پالنے والے

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے تو اسی طرح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے:

## چھٹے چکر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ وَحُقُوْقًا

اے اللہ مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ہیں جو صرف میرے اور تیرے ہی درمیان ہیں اور بہت

کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِکَ۔ اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنْھَا

سے ایسے حقوق ہیں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں اے اللہ ان حقوق میں سے جن کا تعلق تیری

فَاغْفِرْہُ لِیْ وَمَا کَانَ لِخَلْقِکَ فَتَحَمَّلْہُ عَنِّیْ وَاَغْنِنِیْ

ذات سے ہے تو ان کو معاف کر دے اور جو حق تیری مخلوق کا مجھ پر رہ جائے اس کی معافی کا تو ذمہ دار بن جا۔

بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَنْ

اور رزق حلال عطا کر تاکہ حرام سے بچتا رہوں اور فرمانبرداری کی توفیق دے کہ نافرمانی نہ کروں اور اپنے فضل و

مَنْ سِوَاکَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ وَ

کرم سے مجھے دوسروں کا محتاج اور دست نگر نہ بنا اے بے انتہا بخشش والے۔ اے اللہ میں تیرے اس گھر

وَجْھَکَ کَرِیْمٌ وَّاَنْتَ یَا اَللّٰهُ حَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ

کی عظمت کا اقرار کرتا ہوں اور تیری ہی ذات بڑی عزت والی ہے میرے اللہ تو بڑا ہی بردبار کرم والا بڑی عظمت والا ہے۔ تو معافی کو

اَلْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا

پسند کرتا ہے اس لیے میری خطاؤں کو بھی معاف کر دے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا

عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا اور اپنے مقبول بندوں کے ساتھ ہمیں جنت میں داخل فرما اے سب سے بڑے بخشش والے اے تمام عالم کے پالنے والے

اب حجر اسود پر پہنچ کر بوسہ دینے کا موقعہ بھیڑ کی وجہ سے نہ مل سکے تو اسی طرح

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ

کہتے ہوئے یہ دُعا پڑھ کر کہیے :۔

## ساتویں چکر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا

اے اللہ میں تجھ سے ایمان کامل اور سچے یقین کا طالب ہوں، ڈرنے والا دل۔ تجھے یاد

وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّتَوْبَۃً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَۃً قَبْلَ

کرنے والی زبان عطا کر، رزق میں کشائش و پاک کمائی کا طلبگار ہوں۔ سچے دل سے توبہ اور مرنے سے پہلے

الْمَوْتِ وَرَاحَۃً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَۃً وَّرَحْمَۃً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ

توبہ کی توفیق نصیب کر موت کے وقت آسانی اور مرنے کے بعد تیری رحمت و مغفرت کا امیدوار ہوں۔

عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ

حساب کے وقت معافی اور جنت کی کامیابی اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں اے بڑی عظمت والے اے بخشش

یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ، رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ

والے۔ یہ سب کچھ تیری ہی رحمت سے حاصل ہوگا میرے مالک تیرے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور مجھے اپنے مقبول

بِالصَّالِحِیْنَ ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ

بندوں میں شامل فرما۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب

النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ داخل فرما اے سب پر غالب بخشش والے اے تمام عالم کو پالنے والے

اب حجرِ اسود پر پہنچ کر بھیڑ کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اُسی طرح بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھتے ہوئے مقامِ ابراہیم کے قریب جہاں سہولت کے ساتھ جگہ ملے دو رکعت واجب الطواف ادا کرکے یہ دُعا پڑھیں ؛

# دُعا مقامِ ابراہیم

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَ تَعْلَمُ

اے اللہ تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے اس لیے میری معذرت قبول فرما اور تو میری ضرورتوں سے

حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ ،

واقف ہے اس لیے جو مانگتا ہوں وہ عطا کر اور تو میرے دل کا حال جانتا ہے اس لیے میرے گناہوں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا

کو معاف کر دے۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کی التجا کرتا ہوں جو میرے دل کی گہرائیوں تک اتر جائے اور

صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَ رِضًا

ایسا پختہ اور سچا یقین کر میں جان لوں کہ جو کچھ تو نے میرے مقدر میں لکھ دیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور جو قسمت میں لکھا ہے

مِّنْکَ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ ۔ تَوَفَّنِیْ

اس پر صبر و رضا کی توفیق عطا کر، دنیا و آخرت میں تو ہی کارساز و مددگار ہے۔ اسلام پر مجھے موت نصیب ہو

مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا ھٰذَا ذَنْبًا

اور اپنے نیک بندوں میں مجھے شامل فرما میرے اللہ اس مقدس مقام کی حاضری پر ہمارا کوئی گناہ ایسا باقی نہ رہے جسے

اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَ لَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَ لَا حَاجَۃً اِلَّا قَضَیْتَھَا وَ یَسَّرْتَھَا فَیَسِّرْ

معاف نہ کیا جائے اور ہر پریشانی دور ہو اور کوئی حاجت و ضرورت ایسی نہ رہے جسے تو پورا نہ کرے ، ہماری مشکلات کو

اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ

آسان فرما ، ہمارے سینوں کو نورِ ہدایت سے کھول دے ، ہمارے دلوں میں ایمان کا نور پیدا کر اور ہمارے تمام کاموں کا انجام

اَعْمَالَنَا ۔ اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ غَیْرَ

بخیر فرما ۔ اے اللہ ہم اسلام پر قائم رہتے ہوئے تیرے سامنے پیش ہوں اور تیرے نیک بندوں میں ہمارا شمار ہو ۔ نہ ہم ذلیل و خوار

خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ ۔ آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۔

ہوں نہ آزمائش و مصیبت میں گرفتار ، دونوں جہان کے مالک تو ہی ہماری التجاؤں کو قبول کرنے والا ہے ؛

یہ دُعا ختم کرنے کے بعد حجرِ اسود کے داہنی طرف بیت اللہ کے دروازہ کے آگے جسے " ملتزم " کہتے ہیں ۔ کھڑے ہو کر یہ دُعا پڑھیں :۔

## دُعا مقامِ مُلتزم

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ، اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَ رِقَابَ

میرے اللہ اے کعبہ کے مالک گناہوں کی گرفت میں بندھی ہوئی ہماری اور ہمارے ماں باپ

اٰبَائِنَا وَ اُمَّھَاتِنَا وَ اِخْوَانِنَا وَ اَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

اور ہمارے بھائیوں اور اولاد کی گردنوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے اے بخشش و کرم والے ،

وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْإِحْسَانِ - اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ

اے فضل و احسان والے اے بے حد و حساب دینے والے ۔ اے اللہ ہمارے تمام معاملات اور کاموں کا

كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ - اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ

انجام بخیر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ ۔ اے اللہ میں تیرا بندہ اور تیرا غلام زادہ

عَبْدِكَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ

ہوں تیرے مقدس گھر کے دروازہ پر اور اس کی چوکھٹ سے لپٹا ہوا اپنی بے کسی اور بے بسی کا اظہار کر رہا

اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ - اَللّٰهُمَّ

ہوں تیری رحمت کا امیدوار ہوں اور جہنم سے ڈرتا ہوں اے ہمیشہ احسان کرنے والے ۔ اے اللہ میری

اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ

التجا ہے کہ جس قدر تجھے یاد کروں اور تیری حمد و تعریف کرتا رہوں اس کو قبول فرما اور میرے گناہوں کا بوجھ ہلکا کر اور میرے

قَلْبِيْ وَتُنَوِّرَ لِيْ قَبْرِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ

دونوں کو درست فرما میرے قلب کو پاک کر میری قبر کو میرے لیے روشن فرما میرے گناہ معاف کر اور میں تجھ سے جنت

الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ - آمِيْنَ ؛

میں بلند درجات کا امیدوار ہوں ۔ ان التجاؤں کو قبول فرما

## دُعا زمزم

اس کے بعد زم زم شریف پر آئیں اور قبلہ رو ہو کر بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں سیر ہو کر آب زم زم پئیں اور الحمد للہ کہہ کر یہ دُعا مانگیں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ ؛

اے اللہ ! مجھے علم نافع نصیب فرما اور وسعت اور فراخی کے ساتھ روزی دے اور ہر بیماری سے شفا عطا فرما !

طواف کی دُعائیں اُردو رسم الخط میں اس لیے لکھی ہیں کہ اُردو دان حضرات جو عربی نہیں پڑھ سکتے ، وہ بھی آسانی سے پڑھ لیں ؛

## سعی کرنے کا طریقہ

آبِ زم زم پی کر پھر حجرِ اسود کے سامنے آئیں اور نواں استلام کریں۔ یہ نواں استلام اُس وقت مستحب ہے جب کہ طواف کے بعد سعی کرنی ہو پھر پہلے صفا پر چڑھیں اور بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں اور کہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ تین بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ایک بار۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات بار کرنے کے بعد یہ دُعا فرمائی،

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ

اور اس کے علاوہ خوب دُعائیں کریں، یہ مقامِ قبولیت ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھیں پھر یہ دُعا پڑھتے ہوئے صفا اور مروہ کے درمیان چلیں۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

جب مِلَیْنِ اخضرین پر پہنچیں تو ذرا دوڑ کر چلیں۔ عورتوں کو اپنی چال چلنا چاہیئے اسی طرح طواف میں عورتیں رمل بھی نہ کریں، پھر مروہ پر آ کر صفا کی طرح ذکر اور دعائیں کریں صفا سے مروہ تک آنا ایک چکر (شوط) ہوا۔ اسی طرح مروہ سے پھر صفا کی طرف جائیں اور ہر مرتبہ اسی طرح صفا اور مروہ پہ دعائیں اور ذکر کریں، اسی طرح سات چکر پورے کریں، اس حساب سے سعی کی ابتدا صفا سے اور انتہا مروہ پر ہوگی۔ سعی سے فارغ ہو کر مسجد حرام میں آئیں اور دو رکعت نمازِ نفل پڑھیں یہ مستحب ہیں۔

صفا اور مروہ کا بہت سا حصہ فرش بن جانے کی وجہ سے زمین میں دب گیا ہے، لہٰذا زیادہ اُوپر نہ چڑھیں بلکہ تھوڑا سا اوپر جائیں تو بیت اللہ شریف صفا سے نظر آتا ہے وہیں کھڑے ہو کر دعائیں کریں اسی طرح مروہ پر بھی تھوڑا اوپر جائیں، یہاں بیت اللہ شریف نظر نہیں آتا لیکن آپ منہ بیت اللہ شریف کی طرف کرکے دعائیں کریں۔

اب اگر آپ نے عمرہ کا احرام باندھا ہے تو اب سر منڈوا کر احرام کھول دیں اور اگر آپ نے قران کا احرام باندھا ہے تو پھر نہ سر منڈوائیں اور نہ احرام کھولیں بلکہ اسی احرام سے حج کریں۔

**۷۔ ذوالحجہ** — ساتویں ذوالحجہ کے روز ظہر کے بعد بیت اللہ شریف کا امام ایک خطبہ پڑھتا ہے، یہ خطبہ سننا مسنون ہے۔

**۸۔ ذوالحجہ** — آٹھویں تاریخ کو سب حج کرنے والے لوگ منیٰ جائیں گے جن لوگوں نے حج تمتع کا ارادہ کیا وہ دوبارہ احرام باندھ کر مسجد میں آئیں اور دو رکعت نفل پڑھ کر حج کی نیت کریں اور پھر تلبیہ پڑھتے ہوئے منیٰ جائیں۔ منیٰ میں ظہر سے لے کر نویں تاریخ کی فجر تک پانچ نمازیں ادا کریں اور رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے۔

**۹۔ ذوالحجہ** — نویں تاریخ کو فجر کی نماز خوب روشنی میں پڑھ کر طلوعِ آفتاب کے بعد تلبیہ اور تکبیر کہتے ہوئے عرفات کو جائیں

عرفات میں پہنچ کر درود شریف دعائیں اور تلبیہ کثرت کے ساتھ پڑھتے رہیں، جب ظہر کا وقت ہو وضو کریں۔ غسل افضل ہے پھر بلا تاخیر مسجدِ نمرہ میں آجائیں اور امام کے

---

لہ نو ذوالحجہ کو فجر کی نماز سے تیرہ ذوالحجہ کی عصر تک تکبیر تشریق یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ایک مرتبہ کہنا سنت موکدہ ہے ۱۲

ساتھ ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی ادا کریں اور اگر آپ اپنے خیمہ میں ہوں تو پھر خالی ظہر کی نماز ادا کریں اور عصر کی نماز عصر کے وقت ادا کریں اگر ہو سکے تو ظہر کی نماز کے بعد جبل رحمت کے قریب جا کر وہاں قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر دُعائیں کریں، اگر ہجوم کی وجہ سے راستہ بھولنے کا احتمال ہو تو وہیں اپنے خیمہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور خوب رو رو کر التجائیں اور دُعائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اُمت کے لیے اور اپنے لیے کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو مُسلمان عرفہ کے دن بعد زوال میدان عرفات میں قبلہ رُخ ہو کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۰۰ بار اور سورۃ اخلاص قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پُوری سورت ۱۰۰ بار اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ ۱۰۰ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! کیا جزا ہے میرے اس بندہ کی کہ اس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور بڑائی اور عظمت بیان کی اور ثنا کی اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا۔ میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت کو اس کے نفس کے بارے میں قبول کیا اور اگر میرا بندہ اہل موقف (تمام عرفات والوں) کی بھی شفاعت کرے گا تو قبول کروں گا۔ سُبحان اللہ، اللہ کریم کی کتنی شان رحیمی ہے کہ ساری زندگی کا گنہگار سیاہ کار بندہ آج ایسا ہے کہ جیسا کہ اس کی ماں نے اُسے آج ہی جنا۔ بالکل گناہوں سے پاک بلکہ اور خصوصی مہربانی دیکھئے کہ اس بات کا وعدہ فرمایا کہ اگر تمام اہل عرفات والوں کے لیے بخشش کی دعا کرے۔ تو سب کو بخش دیا جائے گا تو پھر اس مبارک موقعہ سے خوب فائدہ اُٹھانا چاہیے اور تمام اہل

عرفات اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اُمت کی بخشش کے لیے دعائیں مانگیں۔ حضور علیہ السلام کی ساری اُمت پریشانیوں، غموں اور مصیبتوں میں پھنسی ہوئی ہے، سب کے لیے رو رو کر دُعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی پوری اُمیدیں رکھیں۔

اب سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ آکر مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں ایک اذان اور ایک تکبیر سے پہلے مغرب کی نماز اذان اور تکبیر کے ساتھ اور بعد میں عشاء کی نماز بغیر اذان اور تکبیر سے ادا کریں، درمیان میں سنت نوافل نہ پڑھیں، بلکہ فرضوں کے بعد سنت، نوافل اور وتر ادا کریں۔ جماعت افضل ہے۔ اگر اکیلے پڑھیں۔ تو کوئی حرج نہیں۔ مغرب و عشاء کی نماز کے بعد صبح صادق تک مزدلفہ میں ٹھہرنا سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ اس شب کی عبادت شب قدر سے افضل ہے۔

یہاں وقوف کا وقت صُبح صادق سے لے کر طلوعِ آفتاب تک ہے اور یہ وقوف واجب ہے، چاہے ایک لمحہ ہی ہو۔ مگر سنت یہی ہے کہ اسفار (روشنی) تک ٹھہریں۔ وقوف میں اسی طرح یہاں بھی کثرت سے تلبیہ اور دعائیں کریں جیسے عرفات میں کیں۔ مزدلفہ میں جہاں چاہیں ٹھہریں، صرف وادیٔ محسّر میں نہ ٹھہریں یہاں اصحابِ فیل ٹھہرے تھے، یہاں وقوف معتبر نہ ہوگا۔ مزدلفہ سے ۷ کنکریاں باقلہ کے دانہ کے برابر اُٹھا لیں، مزدلفہ سے صرف ۷ کنکریاں اُٹھانا مستحب ہے باقی ۴۲ کنکریاں چاہے جہاں سے لے لیں، مگر جمروں کے پاس سے نہ لیں کہ یہ نامقبول ہوتی ہیں۔

**۱۰۔ ذوالحجہ** طلوعِ آفتاب میں جب بقدر دو رکعت کے وقت رہ جائے تو منیٰ کو چلیں جب وادیٔ محسّر کے کنارے پر پہنچیں تو دوڑ کر نکل جائیں۔ وادیٔ محسّر کے ابتدا اور انتہا پر حکومت کی طرف سے

نشانات لگے ہوئے ہیں اور یہ جگہ تقریباً ۵۴۵ گز ہے۔ جب یہ جگہ گذر جائے، تو اپنی رفتار پر چلیں۔ تلبیہ اور ذکر اذکار کرتے ہوئے منیٰ آجائیں، منیٰ آکر آج آپ کے ذمہ چار کام ہیں، سب سے پہلے جمرۂ عقبیٰ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں ماریں، اس کو رمی کہتے ہیں یہ رمی واجب ہے، رمی کا وقت طلوعِ آفتاب سے زوال تک ہے۔ اور زوال سے غروب تک مباح (جائز) ہے۔ غروب کے بعد اسی طرح طلوعِ آفتاب سے پہلے صبح صادق کے بعد رمی کرنا مکروہ ہے۔ مگر کمزور، بیمار اور عورتوں کے لیے اگر یہ لوگ مزدلفہ سے سویرے آکر طلوعِ آفتاب سے پہلے رمی کرلیں تو مکروہ نہیں، اگر گیارہویں تاریخ کی آخری شب تک رمی نہ کی تو دم دینا واجب ہوگا۔ رمی سات کنکریوں سے سات بار کرنی واجب ہے اگر اس سے زیادہ کریں تو مکروہ ہے اور کم کریں تو رمی نہ ہوگی۔ پے در پے کنکریاں مارنا سنت ہے۔ کنکر کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے سرے سے پکڑ کر ماریں اور رمی کے وقت یہ خیال رہے کہ منیٰ دا ہنے اور کعبہ آپ کی دائیں جانب ہو اور ہر کنکر کے ساتھ اللہ اکبر کہیں اور تکبیر کے ساتھ یہ دُعا حدیث شریف میں آئی ہے:
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔ اگر کنکر جمرہ کے قریب گر جائے تو بھی جائز ہے۔ اگر دور گرے گی تو معتبر شمار نہ ہوگی۔ تین ہاتھ دور شمار ہے اور اس سے کم قریب۔

**مسئلہ:** جمرۂ عقبیٰ پر پہنچ کر جو تلبیہ کہ احرام کے وقت سے لے کر اب تک برابر پڑھتے رہے ہیں، پہلی کنکر مارنے کے ساتھ ہی ختم کردیں۔ رمی سے فارغ ہو کر سیدھے منیٰ آجائیں کیونکہ آج صرف ایک ہی جمرہ کی رمی کرنی ہے۔

**مریضوں اور عورتوں کی رمی کا وقت:** اگر کوئی شخص بیماری یا ضعف

کی وجہ سے خود رمی نہیں کر سکتا تو اس کو چاہیئے کہ دُوسرے شخص کو اپنا نائب بنا دے، اگر اس کے حکم کے بغیر کسی نے دُوسرے کی طرف سے رمی کی تو جائز نہیں جو شخص کسی دُوسرے کی طرف سے رمی کرے، اس کو لازم ہے کہ پہلے خُود اپنی طرف سے کرے بعد میں دوسرے کی کرے۔ مریضوں اور عورتوں کو جمرۃ العقبیٰ اور اس کے بعد والے دِنوں میں تینوں جمرات کی رمی غروب آفتاب کے بعد کرنی جائز ہے۔ بلکہ مردوں کو چاہیئے کہ بعد والے دِنوں میں اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ گیارہویں، بارہویں اور تیرھویں تاریخ کو رمی کا وقت زوال سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہے، زوال کے وقت اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ بعض کمزور لوگ کچلے جاتے ہیں اس لیے مرد اطمینان کے ساتھ عصر کے بعد جاکر رمی کر لیں کہ ہجوم بہت ہی کم ہو جاتا ہے۔ مریضوں اور عورتوں کو مغرب کے بعد ساتھ لے جاکر اطمینان سے رمی کرا دیں، عورتوں کو رات کے وقت رمی کرنا افضل ہے جو عورتیں یا مریض کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتے ہوں اور جمرات تک پیدل یا سوار ہو کر آنے میں سخت تکلیف کا اندیشہ ہو۔ وہ معذور ہیں۔ اگر سوار ہو کر جمرات تک آسکتے ہوں اور مرض کی زیادتی اور تکلیف کا اندیشہ نہیں تو ان کو خود رمی کرنی ضروری ہے دوسروں سے رمی کرانا جائز نہیں، ہاں اگر سواری یا کوئی شخص اُٹھانے والا نہ ہو تو پھر معذوری کی وجہ سے دُوسروں سے رمی کرا سکتے ہیں،

**ضرُوری تنبیہ:** بعض مرد صرف ہجوم کی وجہ سے عورتوں کی طرف سے رمی کر دیتے ہیں اور بعض عورتیں ہجوم کی وجہ سے دوسروں کو اپنی طرف سے رمی کرنے کی اجازت دے دیتی ہیں، اُن کی رمی نہیں ہوتی ان کے ذمہ فدیہ واجب ہوگا:

**ذبح** رمی سے فارغ ہو کر اب جانور ذبح کریں۔ یہ قربانی مفرد کے لیے مستحب ہے اور قارن اور تمتع والے کے لیے واجب ہے۔ اس قربانی کے احکام مثل عید الاضحیٰ

کی قربانی کے ہیں، جو جانور وہاں جائز ہیں یہاں بھی جائز ہیں اور جس طرح وہاں اُونٹ، گائے بھینس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں یہاں بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

**حلق** ذبح سے فارغ ہو کر سر منڈائیں یا کتروائیں۔ چوتھائی سر کے بال منڈوانا یا کتروانا واجب ہے۔ بلا اس کے احرام نہیں کُھل سکتا۔ اگر بال کتروائیں تو ایک انگل سے کچھ زیادہ کتروائیں اس سے کم نہ کتروائیں کیونکہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ عورت کو سر منڈانا حرام ہے صرف چوتھائی سر کے بال بقدر ایک انگل کے ایک پور کتروانے کافی ہیں لیکن ایک پور سے کچھ زیادہ کتروائیں تاکہ سب بال آجاویں کیونکہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ مرد کو تمام سر کے بال کٹانا یا منڈانا سُنّت ہے۔ صرف چوتھائی سر کے بالوں پر اکتفا کرنا جائز ہے لیکن مکروہ تحریمی ہے حلق کے بعد احرام کھول دیں، اب جو چیزیں احرام کی وجہ سے منع[1] تھیں اب سب کی اجازت ہے سوا عورت کے کہ وہ طواف زیارت کے بعد حلال ہو گی۔

**طوافِ زیارت[2]** سر منڈانے سے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جائیں۔ اس کو طوافِ زیارت کہتے ہیں، یہ دسویں تاریخ کو کرنا افضل ہے اور جائز بارہویں کا آفتاب غروب ہونے تک ہے اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔ مگر عورت کو اجازت ہے اگر وہ حیض کی حالت میں ہو تو حیض سے پاک ہو کر طواف کرے۔

[2] طوافِ زیارت کے بارے میں صفحہ نمبر ۱۸۸ پر مفید مشورہ پڑھیں،

---

[1] **جنایاتِ احرام** احرام کی حالت میں جماع، بوسہ و کنار وغیرہ، عورتوں کے سامنے ذکرِ جماع، لڑائی جھگڑا، خشکی کے جانور کو شکار کرنا یا شکاری کو بتانا یا اس کی مدد کرنا جیسے چھری نیزہ وغیرہ پکڑانا، خوشبو لگانا، بال کٹوانا، سر یا منہ ڈھانکنا (سارا یا تھوڑا) یہ سب ممنوع ہیں، خوشبو کا یا خوشبودار میوہ کا سونگھنا مکروہ ہے، اگر ناک پر ہاتھ رکھ لے تو کچھ ڈر نہیں، اور تکیہ پر سر رکھنا اور رخسار رکھنا درست ہے۔ مگر اُلٹے ہو کر پیشانی (باقی اگلے صفحہ پر)

# گیارہویں بارہویں اور تیرہویں تاریخ میں جمرات کی رمی

دسویں تاریخ کے بعد تین دن اور رمی کرنی ہوتی ہے۔ گیارہویں، بارہویں، تیرہویں، ان تاریخوں میں تینوں جمروں کی رمی کرنی ہوتی ہے۔ اور ان دنوں میں رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اور سُنت یُوں ہے کہ پہلے جمرہ اولیٰ کو رمی کریں۔ یہ مسجد خیف کے قریب ہے پھر وسطیٰ کو پھر عقبیٰ کو جمرۂ اولیٰ کو رمی کر کے ذرا آگے بڑھیں قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں، ہاتھ اٹھا کر دُعائیں کریں، پھر وسطیٰ اور عقبیٰ کو اسی طرح رمی کریں اور اس کے بعد نہ ٹھہریں، اگر بارہویں کی رمی کر کے غروبِ آفتاب سے پہلے

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تکیہ پر منہ رکھنا مکروہ ہے اور سر پر کپڑا رکھنا ڈھانکنے کے حکم میں ہے، کپڑوں کی گٹھری یا خوان سر پر رکھنا جائز ہے۔ اگر کعبہ کے پردہ کے نیچے آئے اور سر یا چہرہ کو پردہ لگے تو مکرُوہ ہے ورنہ کچھ حرج نہیں، اور سر اور داڑھی کو خطمی سے نہ دھوئے۔ بلا خوشبو کے صابن سے دھونا جائز ہے اور آنکھوں کے پڑبال چھوڑنے جائز ہیں اور سِلے کپڑے جیسے کُرتہ، پاجامہ اور عمامہ اور ٹوپی اور موزہ نہ پہنے، اگر سِلا ہُوا کپڑا غیر معمولی طرح سے پہنے، مثلاً کرتہ کو چادر کی طرح اوڑھے تو جائز ہے۔ مگر ترک اولیٰ ہے۔ اگر جُوتہ نہ ہو تو موزہ کو وسط قدم پر سے کاٹ کر پہنے، اگر کپڑا خوشبودار چیز میں رنگا ہوا ہو تو اس کو پہننا جائز نہیں، ہاں اگر اس طرح دھو ڈالے کہ خوشبو نہ رہے تو جائز ہے، حمام میں جانا جائز ہے، مگر مستحب یہ ہے کہ میل کچیل دور نہ کرے، نہ گرم پانی سے نہ سرد پانی سے۔ اگر غسل کرے تو خنکی یا طہارت کی نیت سے کرے۔ خیمہ اور کجاوے کے نیچے سایہ میں آنا جائز ہے۔ مگر سر اور چہرہ کو نہ لگے اگر لگے گا تو مکرُوہ ہے۔ ہمیانی اور پیٹی اور ہتھیار لگانے اور انگشتری پہننی اور سُرمہ بے خوشبو کا لگانا جائز ہے، اگر خوشبو کا سُرمہ ایک دو دفعہ لگالیں تو صدقہ دینا واجب ہے اور زیادہ میں ذبح کرنا واجب ہے، ختنہ اور فصد کرانی اور پچھنے لگانے اگر بال نہ مونڈنے پڑیں اور داڑھ نکالنی اور شکستہ عضو کا باندھنا جائز ہے اور اگر پچھنے میں بال مونڈے تو دم دینا ہوگا اور سر کھجانا جائز ہے ہاں اگر بال ٹوٹنے یا جُوں گرنے کا خوف ہو تو نرمی سے کھجائیں۔ کلائی پر گھڑی لگانا، داڑھ نکلوانا اور انجکشن لگوانا بھی جائز ہے۔

**عورت کا احرام اور اس کی جنایات** :- عورت بھی مرد کی طرح احرام باندھے اور افعالِ حج ادا کرے، مگر وہ سر نہ کھولے۔ اپنا چہرہ کھلا رکھے اور چہرہ پر اس طرح کپڑا لٹکائے کہ کپڑا چہرہ کو نہ لگے۔ اجنبی کے سامنے واجب ہے اور تلبیہ پکار کر نہ کہے بلکہ اس طرح کہے کہ آپ ہی سُنے۔ سِلا ہوا کپڑا پہنے رہے۔ مگر زعفران اور کسنبہ کا رنگا ہوا نہ ہو، اگر ان سے رنگا ہوا ہو تو دھو ڈالے۔ اور موزہ اور زیور پہنے رہے۔ دستانے پہننے جائز ہیں مگر ترک اولیٰ ہے۔ عورت حیض و نفاس کی حالت میں احرام باندھ سکتی ہے اور طواف کے علاوہ سب افعالِ حج ادا کر سکتی ہے۔

ہی منیٰ سے آجائیں تو تیرہویں کی رمی واجب نہیں اور اگر منیٰ میں آفتاب غروب ہو گیا۔ تو تیرہویں کی فجر ہونے سے پہلے پہلے بھی چلے آنا جائز ہے مگر مکروہ ہے۔ اگر تیرہویں کی فجر منیٰ میں ہو گئی تو اب تیرہویں کی رمی بھی واجب ہو گئی اگر رمی کے بغیر آئیں تو دم دینا واجب ہو گا۔ تیرہویں تاریخ کو زوال سے پہلے بھی رمی کرنا جائز ہے مگر گیارہویں اور بارہویں کو زوال سے پہلے جائز نہیں،

**طوافِ وداع**

جب گھر کو واپسی کا ارادہ کریں تو ایک طواف ادا کرنا چاہیئے۔ اس کو طوافِ وداع یا طوافِ صدر کہتے ہیں، یہ میقات سے باہر والے حاجی کے لیے واجب ہے صرف عمرہ کرنے والے پر واجب نہیں، اس طواف کا اوّل وقت طوافِ زیارت کے بعد ہے جب واپسی کا ارادہ ہو اور اس کا آخر وقت متعین نہیں، جب چاہے کریں۔ اگرچہ ایک سال تک مکہ مکرمہ میں رہیں مگر مستحب یہ ہے کہ جب مکہ مکرمہ سے چلنے لگیں تو اس وقت کریں تاکہ بیت اللہ شریف سے آخری ملاقات پر مفارقت ہو۔ طواف کے بعد دوگانہ نفل ادا کر کے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے خوب پیٹ بھر کے آبِ زمزم پئیں۔ زمزم چہرہ، سر اور بدن کو ملیں، پھر دہلیز کعبہ کو کہ زمین سے اُبھری ہوئی ہے بوسہ دیں۔ سینہ اور داہنا رخسار ملتزم کو لگا کر داہنا ہاتھ اُوپر کو اُٹھا کر بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ لیں جیسے ایک ذلیل غلام اپنے آقا کے کپڑے سے پکڑتا ہے اگر پردہ تک ہاتھ نہ پہنچے تو دونوں ہاتھ سر کے اوپر اُٹھا کر دیوار پر سیدھے کھڑے کر کے پھیلا دیں اور خوب رو رو کر اللہ کریم کے حضور التجائیں دُعائیں کریں، پھر حجرِ اسود کو بوسہ دے کر اُلٹے پاؤں مسجد سے باہر آئیں ۰

## افعالِ عمرہ

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | احرام عمرہ | شرط |
| (۲) | طواف معہ رمل[لہ] | رکن |
| (۳) | سعی | واجب |
| (۴) | سر منڈانا یا کتروانا | واجب |

## افعالِ حج افراد

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | احرام | شرط |
| (۲) | طوافِ قدوم | سُنّت |
| (۳) | وقوف عرفہ | رکن |
| (۴) | وقوف مزدلفہ | واجب |
| (۵) | رمی جمرہ عقبہ | واجب |
| (۶) | قربانی | اختیاری |
| (۷) | سر منڈانا | واجب |
| (۸) | طواف زیارت | رکن |
| (۹) | سعی | واجب |
| (۱۰) | رمی جمار | واجب |
| (۱۱) | طوافِ وداع | واجب |

## افعالِ قران

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | احرام حج وعمرہ | شرط |
| (۲) | طواف عمرہ معہ رمل | رکن |
| (۳) | سعی عمرہ | واجب |
| (۴) | طواف قدوم معہ رمل | سُنّت |
| (۵) | سعی | واجب |
| (۶) | وقوف عرفہ | رکن |
| (۷) | وقوف مزدلفہ | واجب |
| (۸) | رمی جمرہ عقبہ | واجب |
| (۹) | قربانی | واجب |
| (۱۰) | سر منڈانا | واجب |
| (۱۱) | طواف زیارت | رکن |
| (۱۲) | رمی جمار | واجب |
| (۱۳) | طواف وداع | واجب |

لہ - رمل سنت ہے - ۱۲ منہ

## افعالِ تمتع جبکہ ہدی[۱] ساتھ نہ ہو

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| (۱) | احرام عمرہ | شرط | (۸) | رمی جمرہ عقبہ | واجب |
| (۲) | طواف عمرہ مع رمل | رُکن | (۹) | قربانی | واجب |
| (۳) | سعی عمرہ | واجب | (۱۰) | سر منڈانا | واجب |
| (۴) | سر منڈانا | واجب | (۱۱) | طواف زیارت | رکن |
| (۵) | آٹھویں ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھنا | شرط | (۱۲) | سعی | واجب |
| (۶) | وقوف عرفہ | رُکن | (۱۳) | رمی جمار | واجب |
| (۷) | وقوف مزدلفہ | واجب | (۱۴) | طواف وداع | واجب |

## تنبیہ

(۱) قارن کے لیے سعی طواف قدوم کے بعد افضل ہے اگر اس کے بعد سعی کرنے کا ارادہ نہ ہو تو رمل اور اضطباع بھی نہ کرے اور سعی طواف زیارت کے بعد کرے۔

(۲) طواف وداع اہل مکہ مکرمہ پر واجب نہیں۔

(۳) اکثر پاکستانی لوگ چونکہ ہدی ساتھ نہیں لے جاتے اس لیے ہم نے تمتع کی اسی صورت کے احکام لکھے ہیں۔ اگر کسی کے ساتھ ہدی ہو تو اس کو عمرہ کی سعی کے ساتھ سر منڈانا نہ ہوگا، بلکہ اسی طرح احرام رہے گا اور آٹھویں کو دوسرا احرام حج باندھنا ہوگا۔

(۴) افراد کرنے والا اگر سعی طواف قدوم کے بعد کرے تو طواف قدوم میں رمل اور اضطباع بھی کرے مگر افضل یہ ہے کہ سعی طواف زیارت کے بعد کرے۔

---

۱۔ ہدی قربانی کے جانور کو کہتے ہیں

# فضائلِ عُمرہ

عمرہ کی فضیلت بہت سی احادیث میں بیان کی گئی ہیں ہم صرف تین روائتیں ذکر کرتے ہیں :-

۱۔ عَنِ ابنِ مسعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّھُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ رَوَاہُ التِّرمِذِی وغیرہ

جنابِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک ساتھ کرو کیونکہ وہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں جیسا کہ بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو دُور کر دیتی ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اور عمرہ سے نہ صرف گناہ معاف ہو جاتے ہیں، بلکہ انسان سے ان دونوں کی برکت سے فقر و فاقہ بھی دور ہو جاتا ہے اور ظاہر و باطن دُنیا و آخرت کی دولتوں سے حج اور عمرہ کرنے والا مالا مال ہو جاتا ہے لیکن اخلاص شرط ہے

۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمْرَۃٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّۃً رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْمُسْلِم حَجَّۃً مَعِیَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر اور ایک روایت میں ہے کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو۔

اَلْحَجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللہِ اِنْ دَعَوْہُ اَجَابَھُمْ وَاِنْ اسْتَغْفَرُوْہُ غَفَرَلَھُمْ رَوَاہُ ابن ماجۃ

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو وہ قبول فرماتے ہیں اور اگر خطا معاف کراتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی خطا معاف کرتے ہیں۔

# فضیلت طواف

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیت اللہ پر ہر روز ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، جن میں سے ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لیے ہیں اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس بیت اللہ کو دیکھنے والوں کے لیے (طبرانی شریف)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ ایک قدم اٹھا کر دوسرا قدم نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے جس قدر ہو سکے طواف کرتے رہیں، اور اکثر وقت حرم میں گذاریں، نمازیں با جماعت ادا کریں کہ یہاں پر ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز کے ثواب کے برابر ہے اور مسجد حرام میں ان مقامات پر بھی نماز پڑھنے کی کوشش کریں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی۔ خانہ کعبہ کے اندر مقام ابراہیم کے پیچھے، مطاف میں حجر اسود کے مقابل رکن عراقی کے قریب جو حطیم اور دروازہ کے درمیان ہے۔ ملتزم کے سامنے حطیم خصوصاً میزاب رحمت کے نیچے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان۔ رکن شامی کے نزدیک اور ان مقامات پر اپنے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کی بخشش کی دعائیں کریں، اللہ تعالیٰ قبول فرماویں۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ عورتوں کے برابر کھڑے نہ ہوں اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اگر عورتیں نماز میں آپ کے آگے ہوں تب بھی نماز نہ ہوگی۔

# دربار شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری و زیارت مدینہ منورہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

واضح رہے کہ روضۂ مطہرہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرنا افضل مستحبات سے ہے بلکہ بعض نے قریب قریب واجب لکھا ہے فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۱۔ جس نے میری قبر (روضہ شریف) کی زیارت کی اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہو گئی:

۲۔ جو میری زیارت کو آئے اور مقصود میری ہی زیارت ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ میں قیامت میں اس کا شفیع ہوں۔

۳۔ اگر کوئی میرے انتقال کے بعد میری قبر (روضہ شریف) کی زیارت کرے تو ایسا ہے جس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔

پس جس شخص پر حج فرض ہو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے چاہے پہلے حج کریں یا پہلے مدینہ منورہ آجائیں غرض جب مدینہ منورہ کا ارادہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ روضہ

مطہرہ کی زیارت کو آنے کی نیت کریں تاکہ اس حدیث کے مصداق ہو کر جو کوئی میری زیارت کو ہی آئے اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوگئی اور جب مدینہ منورہ کو چلیں، تو راستہ میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں پھر جب وہاں کے درخت نظر پڑیں تو اور زیادہ کثرت کریں جب وہاں کی عمارات نظر پڑیں تو درود شریف پڑھ کر کہیں: اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِّيْ مِنَ النَّارِ وَ اَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور مستحب ہے کہ غسل کریں یا وضو اور صاف ستھرے کپڑے اور اچھا لباس پہنیں، اگر نئے کپڑے ہوں تو بہتر ہے، اور خوشبو لگائیں اور پہلے سے پیادہ ہولیں، خشوع و خضوع اور تواضع جس قدر ہو سکے فروگذاشت نہ کریں اور عظمت مدینہ منورہ کا خیال کئے ہوئے درود شریف پڑھتے ہوئے چلیں، جب مدینہ منورہ میں داخل ہوں تو یہ کہیں: رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا ۞ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِيْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَآءَكَ وَ اَهْلَ طَاعَتِكَ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ اور ادب اور حضورِ قلب کے ساتھ دعا اور درود شریف بہت پڑھیں کہ اس جگہ جابجا مواقع قدم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں سوار نہیں ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھ کو حیا آتی ہے کہ سواری کے گھوڑوں سے اس زمین کو پامال کروں جس میں حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے پھرے ہوں۔

# مسجدِ نبوی میں داخلہ

جب مسجدِ نبوی میں داخل ہوں تو اول داہنا پاؤں داخل کریں اور دخولِ مسجد کی دعا پڑھیں اور درود شریف پڑھیں اور باب جبریل سے داخل ہونا بہتر ہے۔ پھر ریاض الجنۃ میں (کہ مابین قبر شریف اور منبر کی زمین کا نام ہے اور یہ قطعہ جنت کا ہے) تحیۃ المسجد پڑھیں' اس طرح کہ منبر داہنے مونڈھے کی سیدھ میں رہے اور وہ ستون کہ جس کے نیچے صندوق ہے' سامنے رہے کہ یہی حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور بعد تحیۃ المسجد کے سجدۂ شکر ادا کریں کہ حق تعالیٰ نے آپ کو نعمت نصیب کی اور جو چاہے دُعا کریں' پھر روضہ شریف کے پاس حاضر ہوں اور سرہانے کی دیوار کے کونے میں جو ستون ہے اس سے تین چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑے ہوں۔ اور پشت قبلہ کی طرف کریں اور کچھ بائیں طرف کو مائل ہوں کہ چہرہ شریف کے خوب مقابل ہو جائیں اور باادب تمام خشوع کے ساتھ کھڑے ہوں اور زیادہ قریب نہ ہوں اور دیوار کو ہاتھ نہ لگائیں' کہ یہ ادب اور ہیبت کا مقام ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روضہ شریف میں قبلہ کی طرف چہرۂ مبارک کئے ہوئے اور لیٹے ہوئے تصور کریں اور کہیں :-

## حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةً مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَشْهَدُ اَنَّكَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَاجَازٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ۔ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ سَيِّدَنَا عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَانِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ اِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے دُعا کریں۔ اور شفاعت چاہیں۔ کہیں یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ فِىْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ اور ان الفاظ میں جس قدر چاہیے زیادہ کریں مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں لیکن سلف یہاں جہاں تک اختصار ممکن ہو مستحسن رکھتے ہیں اور بہت پکار کر نہ بولیں بلکہ آہستہ خضوع اور ادب سے عرض کریں اور جس کسی کا سلام کہنا ہو عرض کریں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانٍ[1] بْنِ فُلَانٍ يَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ۔

## حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام

پھر بقدر ایک ہاتھ ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام کہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَثَانِيَهٗ فِى الْغَارِ رَفِيْقَهٗ فِى الْاَسْفَارِ اَمِيْنَهٗ عَلَى الْاَسْرَارِ اَبَابَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا

---

[1] من فلان ابن فلان کہتے وقت جس کسی کا سلام کہنا ہو اس کا نام لیں؛

# حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام

پھر بقدر ایک ہاتھ کے اور ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام کہیں،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ الَّذِىْ اَعَزَّ اللّٰهُ بِهِ الْاِسْلَامَ اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ مَرْضِيًّا حَيًّا وَمَيِّتًا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا

اور یہاں بھی الفاظ کی کمی زیادتی میں اختیار ہے اور جس نے کہہ دیا ہو اس کا سلام پہنچا دیں۔

پھر ذرا آگے بڑھ کر کہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفِيْقَيْهِ وَوَزِيْرَيْهِ جَزَاكُمَا اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ جِئْنَاكُمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَنَا وَيَدْعُوْ لَنَا رَبَّنَا اَنْ تُحْيِيَنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَسُنَّتِهٖ وَيَحْشُرَنَا فِىْ زُمْرَتِهٖ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ

پھر آگے بڑھ کر چہرہ شریف کے مقابل کھڑے ہو کر جو کچھ ہو سکے دعا کریں خصوصاً اپنے اور والدین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام امت کے واسطے بخشش کی دعا کریں اور ان لوگوں کے لیے بھی دعا کریں جنہوں نے اس کتاب میں حصہ لیا۔ پھر وہاں سے نکل کر ستون اسطوانہ ابولبابہ کے پاس آ کر دو رکعت پڑھ کر دعا کریں، پھر ریاض الجنۃ میں آ کر نفلیں پڑھیں، اگر وقت مکروہ ہو تو پھر اذکار و استغفار و دعا کرتے رہیں جب تک ہو سکے پھر منبر کے پاس رمانہ منبر پر ہاتھ رکھیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر دست مبارک رکھتے تھے۔ پھر اسطوانہ حنانہ کے پاس آئیں اور سب جگہ درود شریف اور دعا سے غافل نہ رہیں جس قدر اس میں کثرت ہو سکے بہتر ہے اور جب تک

مدینہ منورہ میں رہیں تلاوت اور ذکر کرتے اور صلوٰۃ وسلام خوب پڑھتے رہیں اور راتوں میں بہت جاگیں اور وقت ضائع نہ کریں اور حتی الوسع نماز مسجدِ نبوی میں پڑھیں اور زیارتِ روضہ مبارک کے بعد ہر روز یا جمعہ کو زیارت مزارات بقیع کی بھی ضرور کریں کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت عباسؓ اور حضرت حسنؓ اور حضرت ابراہیم اور ازواجِ مطہرات اور اصحابِ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وہاں تشریف رکھتے ہیں اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہداء احد رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی بھی زیارت کریں اور مسجد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جاکر نماز پڑھیں اور ہفتہ کے روز مسجدِ قبا میں جاکر نماز پڑھ کر دُعا کریں اور جب رخصت ہوں تو دو رکعت مسجدِ نبوی میں پڑھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ شریف کے پاس حاضر ہوں اور جس طرح مذکور ہو چکا ہے، سلام پڑھیں اور پھر رخصت ہو کر آئیں۔

## ریاض الجنۃ میں ستونہائے رحمت

ریاض الجنۃ میں قدیم مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر سات ستون ہیں، ان کو اسطواناتِ رحمت کہا جاتا ہے، ان پر سنگِ مرمر چڑھا ہوا اور طلائی کام ہے، پہلی قطار میں چار ستون سنگِ سُرخ کے ہیں اور ان پر ان کا نام کندہ ہے۔

۱۔ **اسطوانہ حنانہ:** یہ ستون اس تنۂ کھجور کی جگہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر منتقل ہونے پر زور زور سے رویا تھا۔

۲۔ **اسطوانہ حرس۔** جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولت کدہ میں تشریف لے جاتے تو کوئی صحابی پہرہ دینے کی غرض سے آ بیٹھتے۔

۳۔ **اسطوانہ وفود۔** باہر سے جو وفود مشرف بہ اسلام ہونے کے لیے آتے

تو یہاں بیٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوتے۔

۴۔ **اسطوانہ ابی لبابہ**۔ حضرت ابی لبابہؓ صحابی سے بہ تقاضائے بشریت غزوۂ تبوک میں ایک خطا سرزد ہوگئی تھی جس کا قرآن مجید کے پارہ ۱۱ میں تفصیل کے ساتھ ذکر ہے اس کی وجہ سے ابو لبابہؓ نے اپنے کو اس ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود نہیں کھولیں گے بندھا رہوں گا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہ فرمایا کہ جب تک مجھے خدا کی طرف سے حکم نہیں ہوگا میں بھی نہیں کھولوں گا چنانچہ پچاس روز کی طویل مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ابو لبابہؓ کی توبہ قبول کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے کھولا۔

۵۔ **اسطوانہ سریر**۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور رات کو آرام کے لیے آپ کا بستر مبارک بچھا دیا جاتا تھا۔

۶۔ **اسطوانہ جبرئیل**۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت دحیہ کلبیؓ کی صورت میں وحی لے کر تشریف لاتے تو اکثر اس جگہ بیٹھے نظر آتے۔

۷۔ **اسطوانہ عائشہؓ**۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو تو ترجیح کے لیے قرعہ اندازی کی نوبت آئے، اس وقت سے صحابہ کرامؓ کو اس جگہ کے معلوم کرنے کی جستجو رہی، بعد وفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہؓ نے اپنے بھانجے عبد اللہ بن زبیرؓ کو یہ جگہ بتائی جہاں اب یہ ستون ہے۔

ان ستونوں کے قریب جا کر دعا استغفار کریں۔

# مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز کا ثواب

اکثر وقت مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بہ نیتِ اعتکاف گذاریں، اور پنجگانہ نماز جماعت سے مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ادا کریں اور تکبیرِ اولیٰ اور پہلی صف کا اہتمام کریں، مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک نماز کا ثواب بخاری و مسلم کی روایت کے مطابق ایک ہزار سے زیادہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (مشکوٰۃ)

اور ابنِ ماجہ کی ایک روایت میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب مذکور ہے اور امام احمدؒ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو تو اس کے لیے دوزخ سے برأت لکھی جائے گی اور عذاب و نفاق سے بھی برأت لکھی جائے گی، اس واسطے مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز باجماعت کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے اور اگر ممکن ہو تو مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مستقل طور سے اعتکاف بھی کریں۔ اور قرآن شریف ختم کریں اور صدقہ خیرات حسبِ حیثیت کریں، مساکین و مجاورین اور باشندگانِ مدینہ منورہ کا خاص طور سے خیال رکھیں ان کے ساتھ محبت سے پیش آئیں اگر ان کی طرف سے کوئی زیادتی بھی ہو تو تحمل کریں اور شریفانہ برتاؤ کریں، خرید و فروخت میں بھی ان کی امداد کی نیت کریں تاکہ ثواب ملے،

# درود شریف

## ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان

اللہ تعالیٰ ارشاد مبارک فرماتے ہیں :

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (قرآن شریف پ۴)

ترجمہ : اللہ کریم کا ایمان والوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے انہیں میں سے اُن پر رسُول بھیجا'

اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا احسان اس نبی و رسُول کا ہوتا ہے اِنسانوں پر' خاص کر اُن بندوں پر جن کو اُس نبی کے ذریعہ سے ایمان ملا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ امتِ محمدیہ کو ایمان کی دولت اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت مُحمّد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطہ سے ملی۔ اس لیے یہ اُمت اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ ممنونِ احسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ جو خالق و مالک اور پروردگار ہے اس کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت اور اس کا شکر ادا کیا جائے۔ اسی طرح اس کے پیغمبروں کا حق ہے کہ اُن پر دُرود و سلام بھیجا جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے رحمت و رافت اور رفع درجات کی دُعا کی جائے۔ درود و سلام کا مطلب یہی ہوتا ہے اور یہ دراصل اِن محسنوں کی بارگاہ میں عقیدت و محبت کا ھدیہ ۔ وفاداری و نیاز کیشی کا نذرانہ اور ممنونیت و سپاس گذاری کا اظہار ہوتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ ان کو ہماری دُعاؤں کی کیا

احتیاج ہے۔ بادشاہوں کو فقیروں اور مسکینوں کے ہدیوں اور تحفوں کی کیا ضرورت ہے۔
تاہم اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا یہ تحفہ بھی اُن کی خدمت میں پہنچاتا ہے۔ اور ہماری اس دُعا و التجا کے حساب میں بھی ان پر اللہ تعالیٰ کے الطاف و عنایات میں اضافہ ہوتا ہے اور سب سے بڑا فائدہ درود شریف کا خود ہم کو پہنچتا ہے۔ ہمارا ایمانی رابطہ مستحکم ہوتا ہے اور ایک دفعہ کے مخلصانہ درود کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کی کم از کم دس رحمتوں کے ہم مستحق ہو جاتے ہیں۔ یہ ہیں درود و سلام کے فوائد اور منافع۔ اللہ کریم ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمادیں۔

# فضائلِ درود شریف

۱۔ سب سے بڑھ کر تو فضیلت درود شریف کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود درود شریف کی نسبت اپنی اور اپنے ملائکہ کی طرف فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا حکم قرآن شریف میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ آگے اللہ تعالیٰ حکماً ارشاد فرماتے ہیں اے ایمان والو درود بھیجو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور سلام بھیجو۔

ف: اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمانا ہے۔ فرشتوں اور

انسانوں کا درود بھیجنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرنا مراد ہے۔

۲۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر بہت زیادہ درود شریف پڑھتا ہوگا (ترمذی شریف)

۳۔ ارشاد فرمایا جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ سیاحی کرتے رہتے ہیں۔ جو شخص میری اُمت میں سے سلام بھیجتا ہے اُس کو میرے پاس پہنچاتے ہیں (ابوداؤد شریف)

۴۔ ارشاد فرمایا جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملا انہوں نے مجھے خوشخبری سنائی کہ اللہ کریم فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا۔ اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے گا، میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ میں نے یہ سن کر سجدۂ شکر ادا کیا (صحیح المستدرک للحاکم)

۵۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کہ مجھ پر درود پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۶۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کے سامنے میرا ذکر آوے اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود پڑھے۔ (نسائی شریف)

۷۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماویں اور اُس کے دس گناہ معاف ہوں اور اُس کے دس درجے بڑھیں اور دس نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاویں گی (نسائی شریف)

۸۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود پڑھا کرو مجھ پر تمہارا درود

مجھ پر پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ (نسائی شریف)

۹۔ ایک اور روایت میں ہے کہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور ملائکہ اس کے لیے ستر بار دعا کرتے ہیں۔

۱۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات پائے گا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔ (سعادہ)

۱۱۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار۔ قیامت کے روز اس کے لیے میری شفاعت ہوگی (طبرانی)

۱۲۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی ہر روز سو (۱۰۰) بار درود پڑھے اس کی سو (۱۰۰) حاجتیں پوری کی جائیں گی۔ تیس (۳۰) دنیا کی باقی آخرت کی۔

۱۳۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر درود کی کثرت کرتا ہوں تو کس قدر درود اپنا معمول رکھوں۔ فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے۔ میں نے عرض کیا کہ ایک ربع (یعنی ایک حصہ۔ تین حصہ اور وظائف رہیں) فرمایا۔ جس قدر تمہارا دل چاہے اگر اور بڑھا دو تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف۔ فرمایا جس قدر چاہو اگر زیادہ کرو تو اور بہتر ہے۔ میں نے کہا تو پھر درود ہی درود رکھوں گا، تو فرمایا۔ اب تمہارے سب فکروں کی بھی کفایت ہو جائے گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہو جاویں گے۔ (صحیح المستدرک للحاکم)

۱۴۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ تمام دعائیں رکی رہتی ہیں جب تک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود نہ پڑھو (طبرانی)

۱۵۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان رکی

رہتی ہے اُوپر نہیں جاتی جب تک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود نہ پڑھو (ترمذی)

۱۶۔ مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جاویں گی تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے، جس سے نیکیوں کا پلّہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں آپ کی صُورت اور سیرت کیسی اچھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماویں گے میں تیرا نبی ہُوں اور یہ درُود ہے جو تُو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا۔ (حاشیہ حصن حصین)

۱۷۔ حضرت عُمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ جلیل القدر تابعی اور خلیفہ راشد ہیں شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روضۂ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے۔ (حاشیہ حصن حصین از فتح القدیر)

۱۸۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ایسے آدمی کو نصف رات کو اُٹھے اور کسی کو خبر نہ ہو، پھر وضو کرے، پھر حمدِ الٰہی کرے پھر درُود شریف پڑھے۔ پھر قرآن مجید پڑھنا شروع کرے (نسائی)

۱۹۔ اذان کے بعد درود شریف پڑھے اور وسیلہ کی دُعا، مانگے۔ اللہ تعالیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے (ترمذی)

۲۰۔ ارشاد فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درُود شریف پڑھتا ہے اُس کو میں خود سُنتا ہُوں اور جو مجھ سے فاصلے پر درُود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے (یعنی بذریعہ ملائکہ) (بیہقی)

۲۱۔ حضرت ابُوالدّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی نقل فرماتے ہیں حضُور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اوپر جُمعہ کے دِن کثرت سے درُود بھیجا کرو

اس لیے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی ــــ حضور نے ارشاد فرمایا، ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ جل شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

# خاص خاص درود شریف کے خاص خاص فضائل

## درود شریف کن الفاظ سے پڑھنا چاہیے؟

حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عطاء فرمایا ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلا دیا کہ آپ پر سلام جیسا کہ نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ پڑھنے کا حکم ہے آپ پر درود شریف کن الفاظ کے ساتھ پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب صحابہ سے ارشاد مبارک فرمایا۔ کہو:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ

عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ (بخاری شریف)

ف ۔ ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اُن حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہاں مہمانوں اور دوستوں کے لیے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات تھے۔

۲۔ حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر اسی مرتبہ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ۔ اُس کے اسی برس کے گناہ معاف ہو جاویں گے (طبرانی)

۳۔ حضرت رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس طرح کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے (طبرانی)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ دُعا کرے جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔ (طبرانی)

ف ۔ "مشقت میں ڈالے گا" سے مراد کہ ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جاویں گے۔

## درودشریف برائے کشادگیٔ رزق

۵۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کو منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے وہ یوں کہا کرے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ (طبرانی)

۶۔ روضۃ الاحباب میں امام اسماعیل بن ابراہیم مزنی سے جو امام شافعیؒ کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم دیا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جاویں اور سب برکت ایک درود کی ہے جس کو پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کون سا درود ہے۔ فرمایا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ (حاشیہ حصن حصین)

## درودشریف برائے حفاظت جمیع آفات و بلیات

۷۔ مناہج الحسنات میں ابن فاکہانی کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضریر تھے۔ انہوں نے اپنا گذرا ہوا قصہ مجھ سے بیان کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا، میں اس میں موجود تھا۔ اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں، ہنوز تین سو بار پر نوبت نہ پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی، وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ف: حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاد السعید کے حاشیہ پر اس دُرود شریف کا کثرت سے پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چسپاں کرنا تمام امراضِ وبائیہ ہیضہ وطاعون وغیرہ سے حفاظت کے لیے مفید اور مجرب ہے اور قلب کو عجیب اطمینان بخشتا ہے۔ تحریر فرمایا ہے:

۸۔ مسجد میں جانے اور اس سے باہر آنے کے وقت حدیث شریف میں یہ پڑھنا آیا ہے:۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

۹۔ مُسلم شریف اور ترمذی شریف میں ہے کہ بعد اذان کے دُرود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مانگے آپ کے لیے وسیلہ اللہ تعالیٰ سے۔

۱۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "نہیں وضو ہوتا اُس شخص کا جو درود نہ بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر۔ ف: یعنی پُورا ثواب نہیں ملتا۔

۱۱۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے۔ جو میری قبر کے پاس دُرود شریف بھیجتا ہے میں سُن لیتا ہوں۔ (بیہقی)

## درود شریف برائے زیارت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۲۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاد السعید میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ لذیز تر اور شیریں تر تو خاصیت دُرُود شریف کی یہ ہے کہ عشاق کو درُود شریف کی کثرت کی وجہ سے خواب میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت زیارت نصیب ہو جاتی ہے۔ بعض درُودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے کتاب ترغیب اہل السعادت میں لکھا ہے کہ شب جُمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار قُل ھُواللّٰہ اور بعد سلام سَو بار یہ دُرود شریف پڑھے' انشاء اللہ تین جُمعے نہ گذرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی' وہ درُود شریف یہ ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

دیگر۔ شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس بار قُل ھُواللّٰہ اور بعد سلام کے ایک ہزار مرتبہ یہ درُود شریف پڑھے تو دولت زیارت نصیب ہو۔ وہ یہ ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

دیگر۔ نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس درُود شریف کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہوتی ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلُكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِیَائِكَ

صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوۃً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

دیگر ۔۔۔ اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لیے شیخ نے لکھا ہے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ ۔۔۔ مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے ؛

**تنبیہ :** خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے، لیکن دو امر قابل ذکر ہیں ۔۔۔ اول یہ کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا، اس کے لیے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت کے حاصل ہونے میں کسی کسب کو دخل نہیں محض اللہ کریم کی عطا ہے، ہزاروں کی عمریں اسی حالت میں ختم ہو گئیں، البتہ غالب یہ ہے کہ درود شریف کی کثرت اور اتباع سنت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا غلبہ ہو تو مولا کریم اپنی رحمت سے مہربانی فرما ہی دیتے ہیں لیکن چونکہ لازمی نہیں اس لیے اس کے نہ ہونے سے مغموم نہ ہونا چاہیئے کہ بعض کے لیے اسی میں اللہ کریم کی حکمت ہے۔

دوسرا امر قابل تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دیکھا۔ احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت ہی نہیں دی کہ خواب میں آکر وہ اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونا ظاہر کرے۔ مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نبی سمجھ بیٹھے لیکن اس کے باوجود اگر دیکھنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مطابق حلیہ شریف دکھائی نہ دے تو اس کا اپنا قصور ہے، اللہ کریم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کی پوری کوشش کرے۔

اللہ کریم توفیق نصیب فرمادیں۔ آمین ؛

صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ
صَلٰوۃً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

دیگر۔۔۔ اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لیے شیخ نے لکھا ہے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ ۔۔۔ مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے :

**تنبیہ :** خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے، لیکن دو امر قابلِ ذکر ہیں ۔۔۔ اوّل یہ کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہُوا، اس کے لیے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا نعمتِ عظمٰی اور دولتِ کبریٰ ہے اور اس سعادت کے حاصل ہونے میں کسی کسب کو دخل نہیں، محض اللہ کریم کی عطا ہے، ہزاروں کی عمریں اسی حالت میں ختم ہو گئیں، البتہ غالب یہ ہے کہ درود شریف کی کثرت اور اتباعِ سُنّت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا غلبہ ہو تو مولا کریم اپنی رحمت سے مہربانی فرما ہی دیتے ہیں لیکن چونکہ لازمی نہیں اس لیے اس کے نہ ہونے سے مغموم نہ ہونا چاہیئے کہ بعض کے لیے اسی میں اللہ کریم کی حکمت ہے۔

دوسرا امر قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دیکھا۔ احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت ہی نہیں دی کہ خواب میں آکر وہ اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونا ظاہر کرے۔ مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نبی سمجھ بیٹھے لیکن اس کے باوجود اگر دیکھنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مطابق حلیہ شریف دکھائی نہ دے تو اس کا اپنا قصور ہے، اللہ کریم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کی پوری کوشش کرے۔

اللہ کریم توفیق نصیب فرما دیں۔ آمین ؁

# دُعا مانگنے کی فضیلت

۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دُعا مانگنا بعینہٖ عبادت کرنا ہے پھر آپ نے (بطور دلیل) قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی :۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ

ترجمہ : اور تمہارے رب نے فرمایا ہے : مجھ سے دُعا مانگا کرو۔ میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔ بیشک جو لوگ (ازراہِ تکبر) میری عبادت سے سرتابی کریں وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل وخوار ہو کر۔

۲۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : تم میں سے جس شخص کے لیے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا (یعنی دعا مانگنے کی توفیق دے دی گئی) اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے جو دُعائیں مانگی جاتی ہیں، اُن میں اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اُس سے (دُنیا اور آخرت میں) عافیت کی دُعا مانگی جائے۔ اِسی حدیث کے بعض طُرق میں فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ (اس کے لیے جنّت کے دروازے کھول دیے گئے) آیا ہے اور بعض طُرق میں فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ

الْاِجَابَۃِ (اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیے گئے) آیا ہے۔ (تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے)

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے۔ کہ

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُعا کے سوا کوئی چیز قضا (تقدیر کے فیصلے) کو رد نہیں کر سکتی اور نیکی (عملِ خیر) کے سوا کوئی چیز عُمر کو نہیں بڑھا سکتی۔

۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے۔ کہ

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (قضا و) قدر سے بچنے کی کوئی تدبیر فائدہ نہیں دیتی (ہاں) اللہ سے دُعا مانگنا اس (آفت و مصیبت) میں بھی نفع پہنچاتا ہے جو نازل ہو چکی اور اس (مصیبت) میں بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی اور بے شک بلا نازل ہونے کو ہوتی ہے کہ اتنے میں دُعا اس سے جا ملتی ہے۔ پس قیامت تک ان میں کش مکش ہوتی رہتی ہے۔ (اور انسان دُعا کی بدولت اس بلا سے بچ جاتا ہے)۔

۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دُعا سے زیادہ کسی چیز کی وقعت نہیں۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے

کوئی سوال نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اسی حدیث کے بعض طرق میں مَنْ لَمْ يَدْعُ اللّٰهَ غَضِبَ عَلَيْهِ (جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے)۔ آیا ہے۔ (دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)۔

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے خطاب کر کے فرمایا: تم اللہ سے دعا مانگنے میں عاجز نہ ہو (اور کوتاہی نہ کرو) اس لیے کہ دعا (کرتے رہنے) کی صورت میں ہرگز کوئی شخص (کسی ناگہانی آفت سے) ہلاک نہ ہو گا۔

۸۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ

آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سختیوں اور مصیبتوں کے وقت قبول فرمائیں، اس کو چاہیئے۔ کہ وہ فراخی اور خوشحالی میں بھی کثرت سے دعا مانگا کرے۔

۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: دعا مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور آسمان وزمین کا نور ہے۔

---

[1] اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے سے روگردانی دانستہ یا نادانستہ طور پر نخوت و تکبر کا مظاہرہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کی شدید ترین ناراضگی کا موجب ہے اور دعا مانگنا سراسر عبدیت (بندگی) کا اظہار ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ سے ظاہر ہے۔ ۱۲

۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ

ایک مرتبہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس سے گذرے جو (کسی مصیبت میں) گرفتار تھی، تو (اُن کی حالت دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دُعا نہیں مانگا کرتے تھے۔

۱۱۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو بھی مسلمان (کسی چیز کے) مانگنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب مُنہ اُٹھاتا ہے (اور دُعا مانگتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور[له] دیتے ہیں، یا وہی چیز اس کو فی الفور دے دیتے ہیں یا اُس کے واسطے (دُنیا یا آخرت میں) اس کو ذخیرہ کر دیتے ہیں۔

۱۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے،

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ تو آپ نے فرمایا: تیری دُعا قبول کی جائے گی: اب تو (جو چاہے) مانگ۔

۱۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک فرشتہ مقرر ہے جو شخص تین مرتبہ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

---

له ۔ یعنی دُعا کے قبول ہونے کی تین صُورتیں ہوتی ہیں (۱) اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرینِ مصلحت ہوتا ہے تو فوراً مراد پوری کر دی جاتی ہے (۲) اگر فوراً مراد پوری کرنا قرینِ مصلحت نہیں ہوتا تو بہ تاخیر مناسب وقت پر وہ مراد پوری کر دی جاتی ہے (۳) ورنہ اس کا نعم البدل دنیا یا آخرت میں دے دیا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے کا اجر تو بہر صُورت مل ہی جاتا ہے اس لیے کوئی بھی دُعا رائیگاں کسی بھی صورت میں نہیں جاتی۔ ۱۲۔

کہتا ہے، وہ فرشتہ اس شخص سے کہتا ہے بے شک سب سے بڑا رحم کرنے والا تیری طرف متوجہ ہے، اب تو جو چاہے سوال کر؛

۱۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

(ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ کہہ رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ تو (جو چاہے) مانگ اللہ تعالیٰ کی نگاہِ کرم تیری طرف ہے؛

۱۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگتا ہے، تو جنت کہتی ہے "اے اللہ اس شخص کو جنت میں داخل فرما دے" اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے "اے اللہ تو اس شخص کو جہنم کی آگ سے پناہ دے دے"

۱۶۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

جو شخص ان پانچ کلموں کے ساتھ دعا کرے گا وہ جو سوال بھی اللہ سے کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کریں گے (وہ پانچ کلمے یہ ہیں)؛۔

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

(۲) لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

(۳) وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(۴) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(۵) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

# حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح و شام کی دُعائیں

(۱)

حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا یا رسُول اللہ آج کی رات مجھے بچھو نے بہت تکلیف پہنچائی۔ حضُور علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا۔ تُو نے اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ کیوں نہ پڑھا۔ اگر تو ان کلمات کو پڑھ لیتا تو تجھ کو بچھو سے کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ (مسلم شریف)

ف۔ جو شخص فجر اور مغرب کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا و آفات سے محفوظ رکھیں گے۔

(۲)

حضرت عُثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ صبح و شام بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ پڑھنے والے کو دنیا کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ (ابو داؤد شریف)

(۳)

حضرت حارث بن مُسلم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،

کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے کان میں چپکے سے فرمایا کہ صبح اور مغرب کی نماز کے بعد جس نے سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ پڑھ لیا۔ وہ رات دن میں کبھی بھی مر جائے تو جنت میں جائے گا۔ (نسائی شریف)

## ہر نماز کے بعد کی دُعاء

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا۔ معاذ! خدا کی قسم مجھے تجھ سے محبت ہے۔ حضرت معاذؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہو جائیں۔ قسم خدا کی میں بھی آپ کو چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ کسی نماز کے بعد ان کلموں کا کہنا نہ چھوڑیو۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ (نسائی شریف)

## مجلس کا کفّارہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جس شخص نے یہ کلمات ــــ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ؕ ــــ کسی خیر کی مجلس میں پڑھ لیے تو اس پر مُہر لگا کر محفوظ کر دیا جاتا ہے اور جس شخص نے کسی بُرائی کی مجلس میں پڑھ لیے تو یہ کلمات ــــ اس بُرائی کا کفارہ ہو جاتے ہیں۔ (نسائی شریف)

## پھوڑا پھنسی اور زخم کے لیے دُعاء

جس شخص کو پھوڑا پھنسی یا زخم ہو تو اپنی شہادت کی انگلی پر اپنا تھوک لگائے پھر مٹی پر رکھ کر موضع زخم پر رکھے اور یہ دُعا پڑھے :

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ (مسلم شریف)

انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کریم صحت عطا فرما دیں گے ۔

## عصر سے پہلے چار رکعت پڑھنے والے کے لیے حضورؐ کی دُعاء

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی رحمت ہو اُس بندے پر جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے (ترمذی شریف)

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے والوں کے جسم پر اللہ تعالیٰ دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ (طبرانی شریف)

## اس دُعا کے پڑھنے سے خوشی نصیب ہو

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی شخص کو کوئی رنج و غم مصیبت و پریشانی ہو تو وہ یہ دُعا پڑھے، تو اللہ کریم اُس کے رنج و غم کو خوشی میں بدل دیں گے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَبْنُ عَبْدِكَ وَبْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیْ

بِيَدِكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاءُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَ نُوْرَ صَدْرِيْ وَ جِلَاءَ حُزْنِيْ وَ ذَهَابَ هَمِّيْ (مسند احمد)

## بیت الخلاء میں جانے اور آنے کی دُعاء

جب بیت الخلاء میں داخل ہوں تو پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دُعا پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ

اور جب فارغ ہو کر باہر نکلیں تو پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں اور یہ دُعا پڑھیں :-

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَ عَافَانِيْ

اللہ کریم جن و شیاطین کی شر سے محفوظ رکھیں گے (حصن حصین)

## رات کو سونے کے وقت کی دُعاء

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب تم سونے کا ارادہ کرو تو نماز کا سا وضو کر کے بستر پر داہنی کروٹ پر لیٹا کرو اور پھر یہ کلمات پڑھ لیا کرو :-

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَ

فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ اِلَّا اِلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ

جو شخص یہ کلمات پڑھ کر سو جائے اور اس کے بعد کوئی کلام نہ کرے ایسا شخص اگر اُسی رات میں مر جائے تو اس کی موت فطرت سلیمہ پر ہوگی۔ (بخاری شریف)

ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ اگر یہ شخص اسی رات میں مر جائے تو جنت میں جائے گا۔

## سید الاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شام کو سید الاستغفار پڑھ لے پھر اگر رات میں مر جائے تو جنت میں جاتا ہے۔ اور اگر کوئی صبح کو پڑھ لے پھر دن میں مر جاتا ہے تو جنت میں جاتا ہے۔ سید الاستغفار یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (بخاری شریف)

○

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو فرمایا کرتے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

پھر فرماتے جو ان کلمات کو کہہ لیتا ہے وہ تمام دن شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ (ابوداؤد شریف)

## قرضہ دور اور فراخیٔ رزق کی دعاء

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے علیؓ! جو شخص یہ دعا پڑھے گا۔ اس پر اگر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ادا کردے گا۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (ترمذی شریف)

## دنیا اور آخرت کے غموں کے لیے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح و شام سات سات بار یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کے غموں سے بچالیں گے۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (حصن حصین)

## موت کے علاوہ ہر چیز سے حفاظت

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب تم نے بستر پر لیٹ کر سورۃ فاتحہ اور سورۃ قل ھو اللہ پڑھ لی تو تم موت کے علاوہ ہر چیز سے محفوظ ہو گئے۔

## نیند میں ڈر جانے کی دُعاء

اگر خواب میں ڈر جائے یا کوئی گھبراہٹ اور پریشانی محسوس ہو یا نیند اُچٹ جائے تو یہ دُعا پڑھے :۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَ شَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ (مسند احمد)

## درد کے لیے دُعاء

اگر بدن میں کہیں درد ہو تو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر بِسْمِ اللّٰہِ تین مرتبہ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ سات مرتبہ پڑھے۔ اللہ کریم صحت عطا فرماویں گے۔

## سو کر اُٹھنے کی دُعاء

جب صبح سو کر اُٹھے تو یہ دُعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ (بخاری شریف) اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی ترقی و وسعت عنایت فرماویں گے۔

## وضو کے وقت کی دُعا

جب وضو کرنے بیٹھیں تو پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھیں،

اس کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

اور جب وضو سے فارغ ہوں تو یہ دُعا پڑھیں:۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ ۳ بار

اس کے بعد:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔ ایک بار

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص وضو کرتے وقت مذکورہ بالا دُعا پڑھتا ہے اس کے لیے مغفرت کا ایک پرچہ لکھ کر اور اس پر مہر لگا کر رکھ دیا جاتا ہے، قیامت کے دن تک اس کی مہر نہ توڑی جائے گی (حصن حصین)

## کسی خاص شخص یا گروہ سے خوف کے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ

ترجمہ: اے اللہ تو ہمیں اس سے بچا جس طرح تو چاہے (مسلم شریف)

## پریشانی اور گھبراہٹ کی دُعاء

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ پریشانی اور گھبراہٹ کے وقت ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھنا چاہیے

اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا ۝ (ابوداؤد شریف)

## شبِ قدر کی دُعاء

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میں شب قدر کو حاصل کروں تو کیا دُعا کروں۔ فرمایا یہ پڑھنا :

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ (ترمذی شریف)

## گھر سے باہر جاتے وقت کی دُعاء

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص گھر سے نکلتے وقت حسب ذیل کلمات پڑھ لیتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ کلمات تجھ کو کافی ہیں۔ تو نے صحیح راہ پائی اور تو شیطان سے بچ گیا۔ ان کلمات کو سن کر شیطان اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے کلمات مبارکہ یہ ہیں :

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی شریف)

## کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا

ایک مرتبہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت عُمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ ابوالہیثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نامی صحابی کے مکان پر دعوت میں گئے اور وہاں اوّل تازی کھجوریں کھائیں، اس کے بعد بُھنا ہوا گوشت کھایا۔ اور ٹھنڈا پانی پیا تو اس پر رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یہی وہ نعمتیں ہیں۔ جن کے متعلق قیامت کے دن تم سے سوال کیا جائے گا۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو یہ بات بڑی دشوار محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہیں ایسی چیزیں کھانے کو ملا کریں تو بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ پڑھ لیا کرو اور کھانے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا وَاَفْضَلَ پڑھ لینے سے نعمت کا شکر ادا ہو جائے گا۔ (حصن حصین)

## مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دُعا

جب مسجد میں داخل ہوں تو دایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اور جب مسجد سے باہر نکلیں تو یہ پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (حصن حصین)

## اگر کسی بلا کا ڈر ہو تو یہ دُعا پڑھیں

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی بلا یا خوفناک امر (مصیبت) پیش آنے کا ڈر ہو تو اس دُعا کو بار بار پڑھے۔ (حصن حصین)

## ننانوے (۹۹) بیماریوں کی دُعا

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرے اس کے لیے یہ ننانوے دُکھ اور بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے ہلکی بیماری فکر و پریشانی ہے (حصن حصین)

## مدینہ منورہ میں وفات اور شہادت کی دُعا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ (ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر (مدینہ) میں مجھے موت دے) ــــ حصن حصین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صدق دل سے اللہ کے راستہ میں شہید ہونے کی دُعا مانگے گا وہ اگرچہ بستر پہ مرے، اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجوں پہ پہنچا دے گا۔ (حصن حصین)

## اگر کسی بلا کا ڈر ہو تو یہ دُعا پڑھیں

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی بلا یا خوفناک امر (مصیبت) پیش آنے کا ڈر ہو تو اس دُعا کو بار بار پڑھے۔ (حصن حصین)

## ننانوے (۹۹) بیماریوں کی دُعا

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرے اس کے لیے یہ ننانوے دُکھ اور بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے ہلکی بیماری فکر و پریشانی ہے (حصن حصین)

## مدینہ منورہ میں وفات اور شہادت کی دُعا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ (ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر (مدینہ) میں مجھے موت دے) ــــ حصن حصین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صدقِ دل سے اللہ کے راستہ میں شہید ہونے کی دُعا مانگے گا وہ اگرچہ بستر پر مرے، اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجوں پر پہنچا دے گا۔ (حصن حصین)

## برائے دفع جن و شیاطین و سحر

حضرت شاہ احمد سعید صاحب مدنی قدس سرہ الاقدس فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک بار صبح کی نماز کے بعد اور ایک بار مغرب کی نماز کے بعد یہ تینتیس ۳۳ آیتیں پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت و امان میں رہے گا۔ بحکم الٰہی اس پر زہر اور بد دعا کا اثر نہیں ہوگا۔ شیاطین اور دشمنوں کے شر سے محفوظ و مامون رہے گا۔ (مناقب شریف)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ تینتیس ۳۳ آیتیں مع سورہ فاتحہ و چہار قل رد سحر میں بیحد نفع بخش ہیں شیاطین، چوروں اور درندوں سے پناہ ہو جاتی ہے (القول الجمیل) دفع امراض و سحر کے لیے پانی پر دم کر کے پئیں۔ (وظیفہ سعید)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(۱) الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ (۲) الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (۳) وَالَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ (۴) اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (۵) اَللّٰهُ لَآ

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ
عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْعَظِيْمُ ○ (٦) لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ
مِنَ الْغَيِّ ج فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ
اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ق لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (٧) اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ
الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (٨) لِلّٰهِ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ
اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(۹) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ (۱۰) لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا
لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ
لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ○ (۱۱) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ
يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (۱۲) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ (۱۳) وَلَا تُفْسِدُوْا

فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ
رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ (۱۴) قُلِ ادْعُوا
اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰی ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ
بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ۚ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ
وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ
وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ○ (۱۵) وَالصّٰٓفّٰتِ
صَفًّا ۙ○ (۱۶) فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ○ (۱۷) فَالتّٰلِیٰتِ
ذِكْرًا ۙ○ (۱۸) اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ○ (۱۹) رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ○ (۲۰) اِنَّا زَیَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ۣالْكَوَاكِبِ ۙ○ (۲۱) وَحِفْظًا مِّنْ
كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ○ (۲۲) لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ
الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ○ (۲۳) دُحُوْرًا وَّ
لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ○ (۲۴) اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ (۲۵) فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ

خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ○
(٢٦) يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ
اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ○ (٢٧) فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
(٢٨) يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرٰنِ ○ (٢٩) لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ
لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ (٣٠) هُوَ
اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ (٣١) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○
(٣٢) هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (٣٣) قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ

نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ○ يَّهْدِيْٓ
اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ○
وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ○
وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ○ قُلْ يٰٓاَيُّهَا
الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ○ وَلَآ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ○ وَلَآ
اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ
يُوْلَدْ ۙ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ ۙ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا
وَقَبَ ۙ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ
حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ○ مَلِكِ
النَّاسِ ۙ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ
الْخَنَّاسِ ۙ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ○
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

## برائے حصول حفظ و امان :

یہ وظیفہ صبح و شام ایک ایک مرتبہ پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ دشمنوں اور چوروں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ بلاؤں سخت بیماریوں اور آفتوں سے حفاظت فرماتا ہے (کنز العمال شرح سفر السعادۃ ابن السنی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مَآ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ ج اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ ج اَللّٰہُ اَکْبَرُ ج اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّآ اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَآؤُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ج اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّرِیْدٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ قف لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ اِنَّ وَلِیّٖیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ صلے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ○ بِسْمِ اللّٰہِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
وَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَاشَآءَ
اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا
وَّ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ؕ
اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
حَفِيْظٌ ○ اِنَّ وَلِـيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖۗ وَهُوَ
يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖۗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

# ذکر جس کی فضیلت کسی بھی وقت اور سبب کے ساتھ مخصوص نہیں

(۱) جہاں بھی ہو جس وقت بھی ہو جتنا ممکن ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ذکر کرے۔

ف. ا. حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

وہ ذکر جو کسی وقت، جگہ اور سبب کے ساتھ مخصوص نہیں وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ یہی سب سے افضل ذِکر ہے۔ دُوسری حدیث میں ہے: یہی سب سے بڑھ کر نیکی ہے۔

۲. ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسُول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: قیامت کے دِن میری شفاعت سے سب سے زیادہ بہرہ ور وہ شخص ہوگا جس نے دِل و جان سے (یعنی خلوص قلب کے ساتھ) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہوگا۔

۳. ایک اور حدیث میں ہے۔ کہ:

رسُول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا۔ جس شخص نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اُس کے دِل میں جَو برابر بھی خلوص اور ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائے گا، اور جس شخص نے یہ کلمہ کہا اور اُس کے دِل میں گیہوں کے دانہ کے برابر بھی خلوص یا ایمان ہوگا، وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور جس نے یہ کلمہ کہا اور اُس کے دل میں ذرّہ برابر بھی بھلائی یا ایمان ہوگا، وہ بھی دوزخ

سے نکال لیا جائے گا۔

۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

جس شخص نے (دل سے) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اگرچہ اُس نے زنا اور چوری (جیسے گناہ) بھی کئے ہوں اگرچہ اُس نے زنا اور چوری بھی کی ہو، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو (تین مرتبہ فرمایا)

۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ایمان تازہ کرتے رہا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسُول اللہ! ایمان کو کس طرح تازہ کریں آپؐ نے فرمایا: کثرت سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے رہا کرو۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو اللہ تک پہنچنے سے کوئی چیز نہیں روکتی؛

۷۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (کا ذکر) کوئی گناہ باقی نہیں رہنے دیتا اور کوئی بھی عمل اس کے برابر نہیں ہے:

۸۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ:

اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں۔ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دوسرے پلڑے میں ہو، تو وہ ان سب سے بڑھ جائے گا:

۹۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے :

جب بھی کوئی بندہ دِل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے، جب تک کہ وہ بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہا ہو :

## کلمۂ توحید کی فضیلت

(۱) کم سے کم ایک مرتبہ اور زیادہ جتنا بھی ہو سکے یہ کلمۂ توحید پڑھا کرے :

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کا (سب) مُلک ہے اور اُسی کی (تمام تر) تعریف ہے، وہی جِلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قُدرت رکھتا ہے :

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

۱۔ جو شخص اس کلمۂ توحید کو دس مرتبہ پڑھے گا تو وہ اُس شخص کے مانند ہو گا جس نے حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) کی اولاد (عرب قوم) میں سے چار نفر آزاد کیے ہوں،

۲۔ اور جو ایک مرتبہ پڑھے گا وہ اُس شخص کے مانند ہو گا جس نے (کسی بھی قوم کا) ایک غلام آزاد کیا ہو۔

۳۔ اور جو سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھے گا اُس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لیے سَو نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سَو بدیاں

مٹا دی جائیں گی؛ اور یہ کلمہ اُس کے لیے شیطان سے بچاؤ کا سامان (محافظ) ہوگا اور قیامت کے دن کوئی بھی اِس سے افضل عمل پیش کرنے والا نہ ہوگا بجز اُس شخص کے جس نے اِس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھا ہوگا۔

۴۔ یہی وہ کلمہ ہے جو حضرت نوح (علیہ السّلام) نے اپنے بیٹے کو سکھلایا تھا، (مگر اُس نے اِس سے کام نہ لیا اور طوفان میں ہلاک ہو گیا) اِس لیے کہ اگر تمام آسمان ایک پلڑے میں (رکھے) ہوں (اور یہ کلمہ دوسرے پلڑے میں) تو یہ کلمہ اُن سے بڑھ جائے گا اور اگر (سب) آسمان حلقہ کے مانند ہوں، تو یہ کلمہ (اپنے بوجھ سے) اُن کو ہلا ڈالے گا۔

(۲) کثرت سے یہ کلمہ پڑھا کرے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور کوئی بھی طاقت و قوت اللہ کے سوا (میسر) نہیں)۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

۱۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو کلمے ہیں؛ ان میں سے ایک (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) تو عرش سے ورے کہیں رُکتا ہی نہیں اور دُوسرا اَللّٰهُ اَكْبَرُ آسمان اور زمین کے درمیان (فضا) کو بھر دیتا ہے۔

۲۔ یہ دونوں کلمے وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کے ساتھ (مل کر)، تو رُوئے زمین پر جو شخص بھی ان (تینوں کلمات) کو پڑھے گا اس کی خطاؤں (اور گناہوں) کا ضرور کفارہ کر دیا جائے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں؛

# کلمۂ شہادت کی فضیلت :

(۱) جس قدر ممکن ہو (چلتے پھرتے) یہ کلمۂ شہادت پڑھا کرے :

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ

میں (دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں :

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔

۱۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی یہ گواہی دے گا کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ بے شک مُحمد اللہ کے رسُول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دوزخ کی آگ حرام کردیں گے۔ حضرت معاذ بن جبل نے (یہ حدیث سُن کر) عرض کیا: یا رسُول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں کہ وہ خوش ہوجائیں" آپؐ نے فرمایا تب تو لوگ اِسی پر بھروسہ کرلیں گے اور سب نیک کام چھوڑ بیٹھیں گے اور ان کے اجر و ثواب سے محروم رہ جائیں گے، چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف (حق بات چھپانے کے) کے گناہ سے بچنے کے لیے اپنی وفات کے وقت اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۲. ایک اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ :

جو شخص (صدق دل سے) اس کلمۂ شہادت کو کہے گا (اور پھر اس پر قائم رہے گا اور عمل کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کردیں گے :

(۲) یا یہ کلمہ شہادت پڑھا کرے :۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں (سچے دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

ف : "کاغذ کے پرچہ والی"[1] (مشہور) حدیث میں آیا ہے کہ وہ پرچہ جس پر أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

---

[1] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن میری اُمت کے ایک آدمی کو اپنے حضور میں طلب کریں گے تو اس کے خلاف ننانوے دفتر دراز (اعمال نامے) پھیلا دیے جائیں گے جن میں سے ہر دفتر حدِ نظر کے برابر دراز ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ کیا تو اس (بداعمالیوں کی فہرست) میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ (کہ میں نے فلاں گناہ نہیں کیا) یا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تیرے اوپر کوئی ظلم کیا ہے (کہ کوئی گناہ تو نے نہ کیا ہو اور انہوں نے لکھ دیا ہو، یا کمی بیشی کر دی ہو) تو وہ کہے گا۔ نہیں اے پروردگار (نہ میں ان میں سے کسی گناہ کا انکار کرتا ہوں نہ ہی لکھنے والوں پر ظلم کا الزام لگاتا ہوں) تو اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ کیوں نہیں بے شک ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے (اس کا بھی وزن کرا؛ اس لیے کہ آج تجھ پر مطلق ظلم نہیں ہوگا کہ اس کا وزن نہ کیا جائے) "چلو وزن کراؤ" تو ایک پرچہ نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوگا تو (اس کو دیکھ کر) وہ کہے گا: اے پروردگار اس پرچہ (پرزہ) کی ان دفترہائے دراز کے سامنے کیا حقیقت ہے (میں اسے کیا وزن کراؤں) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نہیں اس کا وزن ضرور کرایا جائے گا اس لیے کہ آج تجھ پر مطلق ظلم نہیں ہوگا۔ تو وہ تمام دفتر (اعمال نامے) ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں تو (اس کے وزن سے) ان دفتروں (اعمال ناموں) کا پلڑا اوپر اٹھ جائے گا اور وہ پرچہ بھاری ہو جائے گا (وہ ایک نیکی اخلاص کی برکت سے بے شمار بداعمالیوں اور گناہوں پر غالب آ جائے گی) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (کی توحید) کے مقابلہ پر کوئی چیز بھی بھاری نہیں ہو سکتی۔

(ترمذی، ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۶)

لکھا ہوگا وہ ان ننانوے دفتروں (اعمال ناموں) پر، جن میں سے ہر دفتر حدِ نظر تک (دراز) ہوگا بھاری ہوجائے گا (وزن بڑھ جائے گا)

(۳) یا یہ کلمۂ شہادت پڑھا کرے :۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ أَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَ ابْنُ أَمَتِهٖ وَ كَلِمَتُهٗ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ وَ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّ أَنَّ النَّارَ حَقٌّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اُن کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کی کنیز (مریم) کے بیٹے اور اللہ کا وہ کلمہ (حکم) ہیں جو مریم کی طرف القا فرمایا اور اس کی جانب سے (پھونکی ہوئی) رُوح ہیں اور یہ کہ جنت بھی حق ہے' اور دوزخ بھی حق ہے ؛

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

جو شخص یہ (مذکورہ بالا) شہادت دے گا' اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ (داخل ہونا) چاہے گا ' (داخل فرمائے گا)

(۴) یا یہ کلمۂ شہادت پڑھے :

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ أَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ

وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُهٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اس کی کنیز کے بیٹے ہیں اور خدا کا وہ کلمہ (حکم) ہیں، جو مریم کی جانب القا فرمایا اور اس کی جانب سے (پھونکی ہوئی) روح ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے اور جہنم حق ہے:

ف: حدیث شریف میں ہے کہ:

جو شخص یہ شہادت دے گا (اور اس پر عمل کرے گا) اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اس کے عمل خواہ کچھ بھی ہوں یا (یہ فرمایا کہ) جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ (داخل ہونا) چاہے (داخل کر دیا جائے گا)

(۵) یا یہ کلمہ پڑھا کرے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَیْئَ بَعْدَهٗ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ یکتا و تنہا ہے۔ اسی نے اپنے (بندوں کے) لشکر کو غلبہ عطا کیا، اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد فرمائی (چنانچہ وہ) تن تنہا دشمنوں کی فوجوں پر غالب آ گیا۔ پس اب اس (مشاہدہ) کے بعد کچھ نہیں رہا۔

(۶) اور یہ کلمہ پڑھا کرے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

كَبِيْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ سب سے بڑا بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تمام تعریف ہے بہت بہت تعریف اور تمام جہانوں کا پروردگار اللہ (ہر برائی سے) پاک ہے، کوئی طاقت اور کوئی قوت (سب پر غالب اور حکمتوں والے اللہ کی مدد کے بغیر (میسر) نہیں۔ اے اللہ! تو مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما۔

ف۔ ایک اعرابی (دیہاتی) کی حدیث ہے کہ:

اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجیے جسے میں پڑھا کروں تو آپ نے اُس کو مذکورہ بالا کلمہ اور دُعا بتلائی،

## تسبیح وتحمید اور اُس کی فضیلت

(۱) زیادہ سے زیادہ یہ تسبیح پڑھا کرے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

اللہ پاک ہے اور اُسی کی حمد وثنا ہے،

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

۱۔ جو شخص ایک دفعہ یہ تسبیح وتحمید پڑھے گا اُس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شخص دس مرتبہ پڑھے گا اُس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو سو مرتبہ پڑھے گا اُس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو اِس سے

زیادہ مرتبہ پڑھے گا۔ اس کے لیے اللہ (اسی حساب سے) اس سے زیادہ نیکیاں لکھے گا۔

۲۔ دوسری حدیث میں ہے کہ:

جو دن میں سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھے گا اُس کی خطائیں اُس سے ساقط (معاف کر) دی جائیں گی اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے بقدر (کیوں نہ) ہوں۔

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

یہ وہ سب سے افضل کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے انتخاب فرمایا ہے۔

۴۔ ایک اور حدیث میں ہے:

یہی وہ کلمات ہیں جن کا حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو حکم دیا تھا۔ اِس لیے کہ یہی (تمام) مخلوق کی عبادت اور تسبیح ہے اور اِسی (کی برکت) سے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے:

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ:

جو شخص ان کلمات کو (ایک مرتبہ) کہتا ہے اُس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

جس شخص کو کسی دکھ بیماری یا خوف و پریشانی کی وجہ سے) ڈر ہو کہ رات کرب بے چینی سے بسر ہو گی یا جس کا مال خرچ کرنے میں دل دُکھتا ہو یا جو دشمن سے لڑنے سے جان چراتا ہو اس شخص کو (ان تمام کمزوریوں اور برائیوں سے بچنے

کے لیے) کثرت سے اس تسبیح و تحمید کا ورد کرنا چاہیئے (اللہ پاک ان کو دُور کر دے گا) اس لیے کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند ہیں کہ تم اس کی راہ میں سونے کا ایک پہاڑ خرچ کر دو۔

(۲) یا یہ کلمات پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ

میرا پروردگار پاک ہے اور اُسی کی (سب) تعریف ہے

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ کلمات اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں

(۳) یا یہ کلمات پڑھا کرے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

اللہ بزرگ و برتر پاک ہے:

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

جو شخص یہ کلمات کہتا ہے اس کے لیے جنّت میں ایک پودا لگ جاتا ہے

(۴) یا یہ کلمات پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

پاکی (بیان کرتا ہوں) بزرگ و برتر اللہ کی اور اسی کی تعریف کے ساتھ

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

۱۔ جو شخص (مذکورہ بالا) تسبیح (ایک مرتبہ) پڑھتا ہے، اس کے لیے جنّت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

۲۔ اس لیے کہ یہی (تسبیح) مخلوق کی عبادت ہے اور اسی (کی برکت) سے ان کو

رزق تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۵) یا یہ کلمات پڑھا کرے :۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

پاکی (بیان کرتا ہوں) اللہ کی اور اس کی ہی تعریف پاکی (بیان کرتا ہوں) بزرگ برتر اللہ کی ،

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔ دو کلمے ہیں جو زبان پر نہایت ہلکے (عمل کی) ترازو میں نہایت وزنی ہیں۔ رحم کرنے والے (پروردگار) کو بہت محبوب ہیں :۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

(٦) ان کے ساتھ یہ کلمے اور ملا کر پڑھا کرے :۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اور اسی کی حمد کے ساتھ، خدائے بزرگ برتر کی پاکی (بیان کرتا ہوں) خدائے بزرگ و برتر سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور اُسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں،

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :۔ جو شخص ان (چار) کلمات کو پڑھے گا تو یہ کلمات جیسے اُس نے پڑھے ہوں گے (جُوں کے توں) لکھ دیئے جائیں گے اور پھر عرش کے ساتھ لٹکا دیئے جائیں گے، کوئی بھی گناہ جو وہ کرے گا، ان کو نہیں مٹا سکے گا، یہاں تک کہ وہ شخص جب قیامت کے دن اللہ سے ملے گا تو وہ ان کلمات کو جیسے اُس نے پڑھے تھے (جُوں کا توں) سر بمہر پائے گا ،

(۷) یا کم از کم تین مرتبہ اس طرح تسبیح پڑھا کرے :۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى

## نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ :

اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اور اسی کی تعریف کے ساتھ، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی اپنی رضا کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن کے بقدر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے بقدر

**ف**۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ کے پاس سے صبح سویرے ہی فجر کی نماز پڑھ کر (باہر) تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت اپنے مصلّے پر (بیٹھی) تسبیح و تہلیل میں مصروف تھیں۔ پھر آپ چاشت کی نماز پڑھ کر واپس آئے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی (تسبیح و تہلیل میں مصروف) تھیں۔ تو حضور نے دریافت فرمایا: کیا تم اسی طرح بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی ہو جس طرح میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں آپ نے فرمایا۔ تمہارے (پاس سے جانے کے) بعد میں نے صرف چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں جو اگر اس (تمام تسبیح و تہلیل) کے ساتھ وزن کئے جائیں، جو تم نے دن نکلنے سے (اس وقت تک) پڑھا ہے تو وہ اس سب سے وزن میں بڑھ جائیں۔ وہ (مذکورہ بالا چار کلمات) ہیں:

(۸) یا اس طرح پڑھ لیا کرے:

| | | |
|---|---|---|
| اَللّٰهُ اَكْبَرُ | سُبْحَانَ اللّٰهِ | اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ |
| دس مرتبہ | دس مرتبہ | دس مرتبہ |

**ف**: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔ حضرت ابو رافعؓ کی بیوی اُمّ سلمٰیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا "یا رسول اللہ مجھے چند کلمات بتلا دیجئے (جو میں آسانی سے یاد کرلوں اور پڑھ لیا کروں) زیادہ نہ بتلائیے"

آپ نے فرمایا: "تم دس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو۔ اللہ تعالیٰ (اس کے جواب میں) فرمائے گا "یہ میرے لیے ہیں" اور دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا کرو (اس کے جواب میں بھی) اللہ تعالیٰ فرمائے گا "یہ (بھی) میرے لیے ہے اور دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ (اے اللہ! تو مجھے بخش دے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا "میں نے بخش دیا" تو اس طرح دس مرتبہ تم کہو گی۔ دس مرتبہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو تمہاری مغفرت انشاء اللہ ضرور ہو جائے گی:

(۹) یا اس طرح تسبیح پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ

پاک ہے میرا پروردگار اور اسی کی سب تعریف ہے۔ پاک ہے میرا پروردگار اور اسی کی سب تعریف ہے

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سب سے افضل کلام ہے:

(۱۰) یا اس طرح پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کے لیے (ہی) ہے

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ آسمان اور زمین کے درمیان (فضا) کو بھر دیتے ہیں اور (صرف) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (عمل کی) ترازو بھر دیتا ہے:

(۱۱) یا اس طرح پڑھا کرے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

## وَاللّٰهُ اَکْبَرُ

پاک ہے اللہ اور اللہ کے لیے ہی سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے :

**ف** :(۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ (چار) کلمے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں ان میں سے جس سے چاہو شروع کرو۔ کوئی حرج نہیں ؛

۲۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :۔ قرآن عظیم کے بعد یہ سب سے افضل کلام ہے اور (درحقیقت) یہ قرآن ہی کے کلمات ہیں ؛

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔ ان (چاروں) کلمات کو جو شخص پڑھا کرے گا اس کے لیے ان کلمات کے ہر حرف کے عوض میں دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی ؛

۴۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے ان (چار) کلمات کا پڑھ لینا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا (یعنی دُنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے)

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جنت کی مٹی نہایت عمدہ ہے اور پانی نہایت شیریں، وہ خالی ہوتی ہے اور اس کے پودے یہ ہی (چاروں) کلمات ہوتے ہیں (جو شخص جتنا زیادہ ذکر کرتا ہے اُسی قدر اُس کی جنت ہری بھری ہوتی ہے)

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ہر کلمہ کے عوض تمہارے لیے ایک درخت کا پودا لگا دیا جاتا ہے ؛

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا : جہنم سے (بچاؤ کے لیے) سپر (ڈھال) سنبھال لو۔ یعنی ان (چاروں) کلمات کو پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ کلمات (پڑھنے والے کے) دائیں بائیں سے (ہر پہلو سے) اور آگے پیچھے سے (ہر طرف سے) (بچانے کے لیے) آئیں گے اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

۸۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ہر تسبیح (سُبْحَانَ اللہ) صدقہ (موجب ثواب) ہے اور ہر تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) صدقہ (باعث ثواب) ہے اور ہر تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ) صدقہ (موجب اجر و ثواب) ہے اور ہر تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) صدقہ (موجب ثواب) ہے :

## صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ اور ثواب

چار کلمات سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ صلوٰۃ التسبیح میں (۳۰۰) مرتبہ پڑھے جاتے ہیں :

ف ۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا ثواب اور طریقہ اس طرح بیان فرمایا ۱۔

اے عم بزرگوار ! اے عباس ! کیا میں آپ کو ایسے دس تحفے نہ عطا کروں، دس نعمتیں نہ دے دوں، دس عطیے نہ بخش دوں (یعنی) دس باتیں نہ بتلا دوں کہ جب آپ ان پر عمل کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، پرانے نئے، قصداً سہواً، چھوٹے بڑے،

پوشیدہ علانیہ کئے ہوتے (سب) گناہ معاف فرمادیں؟

آپ چار رکعت نماز پڑھیں (اس طرح کہ) ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور (کوئی سی بھی) سورت پڑھیں، قرأت سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں پھر رکوع میں جائیں تو (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہنے کے بعد) دس مرتبہ رکوع کی حالت میں یہی (چاروں کلمات) کہیں۔ پھر رکوع سے کھڑے ہوکر (کھڑے کھڑے) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں، پھر آپ سجدہ میں جائیں اور (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنے کے بعد) دس مرتبہ (سجدہ کی حالت میں) یہی کلمات کہیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کے بعد (بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں پھر (دوسرے) سجدہ میں جائیں اور (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنے کے بعد) دس مرتبہ (سجدہ کی حالت میں) یہی کلمات کہیں، پھر سجدہ سے سر اُٹھائیں اور (اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کے بعد) کھڑے ہونے سے پہلے (بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں، یہ کل ۷۵ کلمات ہر رکعت میں ہوئے۔ اسی طرح آپ چار رکعت میں کل ۳۰۰ مرتبہ) پڑھیں۔ اگر ہوسکے تو ہر روز ایک مرتبہ پڑھیں، اگر یہ نہ ہوسکے تو ہر جمعہ میں (جمعہ کی نماز سے پہلے) ایک مرتبہ پڑھیں اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ، اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اگر یہ بھی (میسر) نہ ہو تو عمر میں ایک مرتبہ (تو ضرور ہی پڑھیں):

(۱۲) یا ان (چاروں) کلمات کے ساتھ (پانچویں کلمہ کا) اضافہ کرکے اس طرح پڑھے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

# اللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

پاک ہے اللہ اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور کوئی بھی طاقت اور قوت بزرگ و برتر اللہ تعالیٰ (کی مدد) کے بغیر (میسر) نہیں،

ف۔ ۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے :۔ یہ (کلمات) باقی رہنے والی (یادگار) نیکیاں ہیں اور یہ (انسان کی) خطاؤں کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جیسے درخت (موسم خزاں میں) اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے اور یہ (کلمات) جنت کے خزانوں میں سے ہے :

۲۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :۔ یہ کلمات جو شخص قرآن نہ پڑھ سکتا ہو اس کے لیے قرآن (کی جگہ) کفایت کرتے ہیں :

۳۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر شخص روزانہ اُحد (پہاڑ) کے برابر عمل کرنے سے قاصر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ایسا کون کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا تم سب کر سکتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ اُحد سے بہت بڑا ہے اور وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بھی اُحد سے بہت بڑا ہے، اسی طرح وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اُحد سے بہت بڑا ہے۔ اسی طرح وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اُحد سے بہت بڑا ہے،

۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا اولادِ اسمٰعیل علیہ السلام (یعنی عرب) میں سے سو غلاموں کے آزاد کر دینے کے برابر ہے اور سو مرتبہ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا سو زین کسے ہوئے

لگام پڑے ہوئے گھوڑوں کے برابر ہے' جن پر جہاد کے لیے (غازیوں کو) سوار کیا جائے اور وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا خدا کے ہاں ایسے سو مقبول اونٹوں کے برابر ہے جن کے گلے میں قربانی کے ہار پڑے ہوں (اور وہ مکہ میں ذبح کئے جائیں)' اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو زمین و آسمان کے درمیان کی فضا کو بھر دیتا ہے۔

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: واہ وا، واہ وا، یہ پانچ چیزیں عمل کی ترازو میں کس قدر بھاری (وزنی) ہیں (ایک) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (دوسرے) وَسُبْحَانَ اللّٰہِ (تیسرے) وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ (چوتھے) وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور (پانچویں) کسی مسلمان کا وہ نکوکار لڑکا جو فوت ہو جائے اور وہ اُس پر صبر کرے (یعنی جزع فزع رونا پیٹنا نہ کرے)

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم جو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا اظہار کرتے ہو' تمہارے یہ کلمات عرش رحمٰن کے چاروں طرف اس طرح گھومتے (اور طواف کرتے) رہتے ہیں کہ ان کی آواز (گونج) اُڑنے والی شہد کی مکھیوں کی مانند گونجتی رہتی ہے اور اس طرح) یہ کلمات پڑھنے والے کی یاد دلاتے رہتے ہیں کیا تم میں سے ہر شخص اس کو پسند نہ کرے گا کہ اس طرح (برابر) ہوتا رہے یا (فرمایا) اس کی یاد دہانی برابر ہوتی رہے؟

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ زیادہ سے زیادہ اچھی یادگاریں قائم کرو یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو۔

# لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی فضیلت

(۱) یا صرف یہی پڑھا کرے:

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ف۔۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ کلمہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو۔ اس لیے کہ یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے:

۲۔ دوسری حدیث میں ہے: جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے:

۳۔ تیسری حدیث میں ہے: جنت (کے درخت) کا ایک پودا ہے:

۴۔ اس سے پہلے (صفحہ نمبر ۱۴۹ پر) ایک حدیث میں گذر چکا ہے کہ یہ کلمہ ننانوے ۹۹ بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے ہلکی بیماری رنج وغم اور فکر وپریشانی ہے (جس کو یہ کلمہ دور کرتا ہے)

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا (اتفاقاً) میری زبان سے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ نکلا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو اس کے معنی کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ "اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں" حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ (اس کے معنی یہ ہیں کہ) اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی نافرمانی (اور گناہ) سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ کی مدد (اور توفیق)

کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی اطاعت کی طاقت نہیں :

۲۔ اور یہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ

(اللہ کے سوا اور کوئی اس (کے غضب) سے نجات کی جگہ نہیں) کے اضافہ کے ساتھ تو جنت کے خزانوں میں سے ایک (بہت بڑا) خزانہ ہے :

## رَضِیْتُ بِاللّٰہِ کی فضیلت

۱۔ وقتاً فوقتاً دن میں دو چار مرتبہ یہ پڑھا کرے :

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ
بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا

میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے پر دل سے راضی ہو چکا ہوں ؛

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص نے یہ کلمات رَضِیْتُ بِاللّٰہِ کہہ لیے اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

## اللہ سے عہد و پیمان

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ
وَالشَّھَادَۃِ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ
لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ

فَإِنَّكَ إِنْ تَكِلْنِي إِلَىٰ نَفْسِي تُقَرِّبْنِي مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِي مِنَ الْخَيْرِ وَإِنِّي إِنْ أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پروردگار پوشیدہ اور علانیہ کے جاننے والے، میں تجھ سے اس دنیا کی زندگی میں عہد کرتا ہوں کہ میں (صدق دل سے) اس پر گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو (اپنی ذات اور صفات میں) اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور یہ کہ محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (یہ عہد اس لیے کرتا ہوں کہ بے شک تو نے اگر مجھ کو میرے نفس (امارہ) کے حوالہ کر دیا تو (گویا) تو نے مجھے شر سے قریب کر دیا اور خیر سے دور کر دیا (لہٰذا تو ایسا نہ کیجیو) اس لیے کہ میں تو تیری رحمت کے سوا اور کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا، اس لیے تو مجھ سے ایسا عہد کر لے جسے تو قیامت کے دن پورا کرے (کہ تو مجھے جنت میں داخل کر دیجیو) بے شک تو اپنے وعدے کا خلاف کبھی نہیں کرتا۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اللہ سے مذکورہ بالا عہد و معاہدہ کر لے گا (اور پھر اس پر قائم رہے گا) تو اللہ پاک قیامت کے دن اپنے (مقرب) فرشتوں سے فرمائیں گے کہ "میرے اس بندے نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے تم اس کو پورا کرو" چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو (محض اپنے فضل و کرم سے) جنت میں داخل فرمادیں گے۔ (راوی حدیث) حضرت سہیلؒ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن عبدالرحمٰن کو بتلایا کہ عوف نے مجھے ایسی ایسی (یعنی مذکورہ بالا) حدیث سنائی ہے تو اس پر حضرت قاسم نے فرمایا (اس میں تعجب کی کیا بات ہے) ہمارے گھر کی تو ہر پردہ نشین (نا بالغ) لڑکی اپنے پردے (گھر) میں اس دعا کو پڑھا کرتی ہے۔

# اللہ کی حمد کا ایک اور طریقہ

(۱) اس طرح اللہ کی حمد وثنا کیا کرے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے۔ ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے، پاکیزہ اور برکت والی ہے جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے:

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

(ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا، تو) جب وہ آدمی بیٹھ گیا اور اس نے مذکورہ بالا کلمات کہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جونہی اس شخص نے یہ کلمات کہے دس فرشتے ان کی طرف لپکے۔ ہر ایک حریص تھا کہ میں اس کو لکھ لوں، لیکن ان کی یہ سمجھ میں نہ آیا کہ ان کو کس طرح لکھیں (یعنی ان کا ثواب کتنا لکھیں) چنانچہ رب العزت کے سامنے ان کو پیش کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو ایسے ہی لکھ لو جیسے میرے بندے نے کہا ہے (میں خود ان کا ثواب دوں گا):

# استغفار اور اس کی فضیلت

(۱) سیّد الاستغفار (سب سے بڑے استغفار) کا ذکر اس سے
آچکا ہے (تاہم دوبارہ لکھتے ہیں) اسے زیادہ سے زیادہ پڑھا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، میں تیرے وعدے اور عہد پر (قائم) ہوں، جتنا مجھ سے ہو سکا۔ میں پناہ مانگتا ہوں ان (تمام کاموں) کے شر سے جو میں نے کئے اور میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، پس تو میرے گناہوں کو بخش دے اس لیے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ف
میں دن میں ستر مرتبہ (دوسری روایت میں ہے) ستر مرتبہ سے بھی ز
اللہ سے توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ تیسری روایت میں ہے۔ سو مرتبہ

۲۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
تم (زیادہ سے زیادہ) اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کیا کرو اس لیے کہ میں (
دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

۳۔ ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے (ہر گناہ کرنے کے بعد فوراً توبہ و) استغفار کر لیا اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ وہ ستر مرتبہ (توبہ و استغفار کے بعد بھی) گناہ کرے۔

۴ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میرے دل پر بھی (دنیوی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مصروف ہونے کی وجہ سے غفلت کا) پردہ پڑ جاتا ہے (اسی لیے) میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے (توبہ و) استغفار کرتا ہوں۔

۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اس قادر مطلق کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم اتنی خطائیں بھی کر و کہ ان خطاؤں سے زمین و آسمان بھر جائیں اور پھر بھی تم اللہ سے مغفرت طلب کرلو تو اللہ پاک ضرور تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ اگر بالفرض تم (بالکل) خطائیں [1]

---

[1] گناہ اور خطاؤں سے معصوم مخلوق فرشتے ہیں اگر انسان گناہ اور خطا بالکل چھوڑ دیں تو انسان نہ رہیں فرشتے ہو جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی صفت عفو و مغفرت (معاف کرنے اور بخشنے) کا کوئی محل نہ رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس تمام کائنات کو اپنی صفات و کمالات کے اظہار کے لیے پیدا کیا ہے اس لیے لازمی طور پر ایسے فرشتہ صفت انسانوں کی جگہ اللہ پاک بھول چوک کرنے اور اپنی خطاؤں اور گناہوں سے معافی مانگنے والی مخلوق کو پیدا کرے گا تاکہ اس کی دو عظیم صفتوں کا ظہور ہو وہ خطائیں کریں اور معافی مانگیں اور اللہ معاف کرے وہ گناہ کر بیٹھیں تو فوراً توبہ کریں اور اللہ پاک ان کے گناہ بخشیں۔ غرض حدیث کا مطلب صرف یہ بتلانا ہے کہ خطا قصور اور گناہ کر بیٹھنا انسان کی فطرت میں داخل ہے اس پر خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے بلکہ فوراً توبہ و استغفار کرنا چاہیے چنانچہ ارشاد ہے: یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔ (اے میرے اپنی جانوں پر زیادتی کرنے والے (گنہگار) بندو! تم اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو بیشک اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے) واللہ اعلم ۱۲

نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو پیدا کرے جو خطائیں کرے اور پھر اس سے مغفرت طلب کرے اور وہ ان کے گناہ معاف کر دے۔

۶۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر بالفرض تم گناہ (بالکل) نہ کرو تو اللہ تم کو دنیا سے اٹھالے اور تمہاری جگہ ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں اور پھر مغفرت طلب کریں اور اللہ ان کے گناہ بخشے۔

۷۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو بھی اللہ سے مغفرت مانگتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے۔

۸۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص قیامت کے دن چاہے کہ اس کا نامۂ اعمال اس کو خوش کر دے تو اس کو کثرت سے (توبہ و) استغفار کرتے رہنا چاہیئے۔

۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو بھی مسلمان کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے گناہ لکھنے پر مقرر فرشتہ تین گھڑی (کچھ دیر) توقف کرتا ہے اگر اس نے اس تین ساعت کے وقفہ کے کسی بھی حصہ میں اللہ سے اپنے اس گناہ کی مغفرت مانگ لی تو وہ فرشتہ (اس گناہ کو نہیں لکھتا اور) قیامت کے دن اس کو اس گناہ پر واقف نہ کرے گا اور نہ اس پر عذاب دیا جائے گا۔

۱۰۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ابلیس (شیطان) نے پروردگار عزوجل سے عرض کیا۔ تیری عزت و جلال کی قسم میں اولادِ آدم کو جب تک ان کے (تن بدن) میں جانیں ہیں برابر گمراہ کرتا رہوں گا تو اس پر پروردگار نے فرمایا۔ تو مجھے بھی اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں بھی ان کی برابر مغفرت کرتا رہوں گا۔ جب تک وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے۔

۱۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو بھی دو محافظ فرشتے کسی بھی دن (کسی بندے کا) نامۂ اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتے ہیں اور وہ اس نامۂ اعمال کے اول اور آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک میں نے معاف کر دیے وہ تمام گناہ جو اس نامۂ اعمال کے دونوں طرفوں (اول و آخر) کے درمیان (لکھے ہوئے) ہیں:

۱۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی تمام مومن (بھائیوں) اور مومن (بہنوں) کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر مومن مرد اور مومن عورت کے (استغفار) کے بدلے ایک نیکی اس کے لیے لکھ دیتے ہیں:

۱۳۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کثرت اور پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی (مصیبت) سے رہائی اور ہر غم و اندوہ سے کشائش نصیب فرمائیں گے اور جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا، وہاں سے اس کو روزی عطا فرمائیں گے۔

(۲) کوئی بڑا گناہ سرزد ہو جائے تو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے:۔

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِىْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِىْ مِنْ عَمَلِىْ

اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت کی بہت زیادہ امید ہے۔

۱۴۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں (روتا پیٹتا) "ہائے میرے گناہ" "ہائے میرے گناہ" کہتا آیا آپ نے اس شخص کو مذکورہ بالا دعا تعلیم

فرمائی۔ اُس نے اسی طرح دُعا کی۔ آپ نے فرمایا" دوبارہ کہو" اُس نے دوبارہ یہی کلمات کہے۔ آپ نے فرمایا" سہ بارہ کہو" اس نے تیسری مرتبہ یہی کلمات کہے اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اُٹھو جاؤ اللہ نے (تمہارے گناہ) بخش دیے؛

(۳) کم از کم ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات میں توبہ ضرور کر لیا کرو۔

۱۵۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ رات میں اپنا (رحمت کا) ہاتھ بڑھاتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار (دن کے گناہوں سے) توبہ کرلے اور دن میں رحمت کا ہاتھ بڑھاتے ہیں، تاکہ رات کا گنہگار (رات کے گناہوں سے) توبہ کرلے (یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا) یہاں تک کہ سُورج مغرب سے نکلے (اور قیامت آ جائے)؛

۱۶۔ اسی طرح ایک اور شخص رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسُول اللہ! ہم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے (تو کیا ہوتا ہے؟) حضور نے فرمایا۔ (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا۔ پھر وہ اس گناہ سے توبہ و استغفار کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے اور بخش دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا؛ وہ دوبارہ وہی گناہ کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا؛ پھر اُس کے ذمّے لکھ دیا جاتا ہے، اُس نے عرض کیا۔ وہ پھر توبہ و استغفار کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ پھر اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اور مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اور یاد رکھو) اللہ (توبہ اور مغفرت سے) نہیں تھکتا۔ تم ہی تھک جاؤ تو تھک جاؤ؛

۱۷۔ ایک اور حدیث قدسی میں آیا ہے کہ، اللہ تعالیٰ (اولادِ آدم سے خطاب فرما کر)

کہتے ہیں : اے آدم کی اولاد! بے شک تو جب تک مجھ سے دُعا مانگتا رہے گا۔ اور (مغفرت کی) اُمید رکھے گا۔ میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا، کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور (مطلق) پروا نہ کروں گا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تیرے گناہ (زمین سے) آسمان کی بلندی تک بھی پہنچ جائیں گے اور پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا تو میں تیرے گناہ بخش دوں گا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تو زمین بھر گناہ بھی میرے سامنے لائے گا اور پھر تو میرے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ تو نے کسی بھی چیز کو میرے ساتھ شریک نہ کیا ہوگا، تو میں بھی زمین بھر مغفرت تیرے لیے ضرور لاؤں گا (وسیع تر مغفرت سے سرفراز کردوں گا)

۱۸۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

کوئی بھی بندہ جب گناہ کرلیتا ہے اور پھر (اسی وقت نادم ہو کر) کہتا ہے "اے میرے پروردگار میں تو گناہ کر بیٹھا اب تو اس کو بخش دے" تو اس کا پروردگار (فرشتوں کے سامنے) فرماتا ہے: کیا میرے اس بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہو اور اُن پر پکڑ بھی کرتا ہے؟ (سُن لو) میں نے اپنے اس بندہ کو بخش دیا۔ پھر وہ بندہ جب تک خدا چاہتا ہے اس عہد پر قائم رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادم ہو کر) کہتا ہے "اے میرے پروردگار میں تو یہ ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی بخش دے" تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں، میرے اس بندہ کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اُن پر مواخذہ بھی کرتا ہے؟ (سُن لو) میں نے اس کو پھر معاف کردیا۔ پھر

جب تک خدا چاہتا ہے وہ گناہوں سے باز رہتا ہے۔ پھر اور کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادم ہو کر) کہتا ہے "اے میرے پروردگار میں تو پھر یہ اور گناہ کر بیٹھا۔ تو اس کو بھی بخش دے۔" اللہ تعالیٰ پھر (فرشتوں سے) فرماتے ہیں، میرے اس بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے، جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور ان پر سزا بھی دیتا ہے (سنو) میں نے اپنے اس بندے کو پھر معاف کر دیا۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) تین مرتبہ اس بندہ کے گناہ اور توبہ کرنے کا ذکر فرمایا اور (اس کے بعد) فرمایا۔ پس اسی طرح جو چاہے کرتا رہے (یعنی ہر گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے)

۱۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار موجود ہو۔

(۴) جو شخص بدزبان فحش گفتار ہو اسے پابندی سے استغفار پڑھنا چاہیئے:

۲۰۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بدزبانی اور فحش کلامی کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا: تم استغفار کیوں نہیں کرتے۔ میں تو دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

## استغفار کا طریقہ

(۱) اَسْتَغْفِرُ اللہَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ کثرت سے پڑھا کرے۔

(۲) (صدقِ دل سے معنی کا دھیان کر کے) یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ ان کلمات کے ساتھ استغفار پڑھا کرے۔

اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

میں مغفرت چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والا (آسمان و زمین کو) قائم رکھنے والا ہے اور اُسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ: جو شخص ان کلمات کے ساتھ (صدقِ دل سے) مغفرت طلب کرے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے ہی بھاگا ہو؛ دوسری روایت میں ہے۔ اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگوں کے مانند (بیشمار) ہوں اور ایک روایت میں تین مرتبہ ہے، دوسری میں پانچ مرتبہ:

(۳) ان الفاظ کے ساتھ بکثرت استغفار کیا کرے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

اے میرے پروردگار تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول کر لے، بے شک تو ہی بہت بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

ف : ایک حدیث میں آیا ہے کہ :-

۱- صحابہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ کی زبانِ مبارک سے ان (مذکورۂ بالا) کلمات کو ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ شمار کیا کرتے تھے۔

۲- حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی اچھی بات کہی ہے کہ تم میں سے کسی شخص کو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ نہ کہنا چاہیئے کہ ایسا نہ ہو کہ کہیں یہ (کہنا) جھوٹ اور گناہ ہو جائے بلکہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ کہنا چاہیئے[1]۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس طریق پر استغفار (درحقیقت) جھوٹ (اور گناہ) ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے بعض علماء

---

[1] اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ (میں اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں) اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ (اے اللہ تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما) اگرچہ دونوں جملے قرآن و حدیث میں استغفار اور توبہ کے لیے آئے ہیں اور شرعاً دونوں طرح توبہ و استغفار درست ہے تاہم جیسا کہ ان کے ترجمے سے ظاہر ہے ان میں نمایاں فرق ہے، پہلے جملہ میں اپنے مغفرت طلب کرنے اور توبہ کرنے کی خبر دے رہا ہے۔ خبر اگر واقعہ کے مطابق ہو تو سچی ہوتی ہے اور اگر واقعہ کے خلاف ہو تو جھوٹی ہوتی ہے اسی لیے ہر خبر میں سچ اور جھوٹ دونوں کا امکان ہوتا ہے چنانچہ یہاں بھی اس بات کا امکان ہے کہ یہ محض کسی کو دکھلانے یا سنانے کے لیے کہہ رہا ہو فی الحقیقت اللہ سے مغفرت طلب کرنا اور توبہ کرنا مقصود نہ ہو۔ یا صرف زبان سے کہہ رہا ہو اور دل کسی اور طرف لگا ہوا ہو۔ ایسی صورت میں یہ کہنا جھوٹ ہوگا اور گناہ بھی اگرچہ یہ صرف امکان ہے ایسا ہونا نہیں برعکس اس کے دوسرے جملہ میں کسی بات کی خبر نہیں دیتا بلکہ کسی گناہ پر خدا کو پکار کر اس سے مغفرت اور توبہ قبول کر لینے کا سوال کرتا ہے۔ انسان جب کسی کو پکار کر کوئی سوال کرتا ہے تو اس کی توجہ اس کی طرف مرکوز ہوتی ہے اس لیے پہلے جملہ کی بہ نسبت دوسرے جملہ سے توبہ و استغفار کرنا بہتر ہے۔ یہ تو شرعی حکم ہے باقی اہلِ باطن اور اولیاء اللہ چونکہ بے حد محتاط ہوتے ہیں ان کے ہاں ذرا ذرا سی بات پر پکڑ ہوتی ہے اس لیے محض اس احتمال کی بنا پر پہلے جملہ کو جھوٹ اور گناہ کہہ دیا اور دوسرے جملے سے توبہ و استغفار کی ہدایت فرمائی ہے۔ واللہ اعلم

سمجھ بیٹھے ہیں، بلکہ (ربیعؒ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ) یہ گناہ اس لیے کہ جب (کوئی شخص) غافل اور بے پرواہ دل کے ساتھ مغفرت طلب کرے گا، اور دل سے مغفرت طلب کرنے کی طرف متوجہ اور مضطرب نہ ہوگا تو بے شک یہ (غفلت اور بے پرواہی) ایک گناہ ہے جس کی سزا (قبولیت دُعا سے) محرومی ہے اور یہ (ربیعؒ کا قول) ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ ہمارا تو استغفار خود بہت کچھ استغفار کا محتاج ہے (کیونکہ ہم زبان سے تو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہتے ہیں اور دھیان ہمارا کہیں اور ہوتا ہے) لیکن جو شخص (زبان سے) اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ کہتا ہے اور (دل سے) توبہ نہیں کرتا تو اس میں شک نہیں کہ یہ جھوٹ ہوگا۔ (اس لیے کہ واقعہ کے خلاف ہے)

باقی رہی توبہ اور مغفرت کی دُعا تو اگر بے توجہی کے ساتھ بھی کرے گا، تب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دُعا کی قبولیت کا وقت ہو اور قبول ہو جائے اس لیے کہ (مثل مشہور ہے کہ) "جو شخص دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے کبھی نہ کبھی (دروازہ کھل ہی جاتا ہے اور) وہ اندر داخل ہو ہی جاتا ہے:

---

ل مصنف علیہ الرحمۃ کا استغفر اللہ اور اتوب الیہ میں یہ فرق کرنا کہ بے دلی اور بے توجہی کے ساتھ استغفر اللہ کہنا گناہ تو ہے جھوٹ نہیں اور اتوب الیہ جھوٹ ہے کچھ واضح نہیں بلکہ دونوں کلمے یکساں ہیں اور اگر بے دلی اور بے توجہی کی صورت میں اتوب الیہ جھوٹ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسی بے دلی اور بے توجہی کی صورت میں استغفر اللہ جھوٹ نہ ہو اور اگر استغفر اللہ بے دلی اور بے توجہی کی صورت میں ایک ایسا گناہ ہے جس کی سزا (قبولیت سے) محرومی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اتوب الیہ کو ایسا گناہ جس کی سزا قبولیت سے محرومی ہو نہ کہا جائے واللہ اعلم اصل بات وہی جو پچھلے صفحہ کے حاشیہ میں عرض کی گئی ہے۔ ۱۲

اس حقیقت کی وضاحت رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اتنی کثرت کے ساتھ استغفار کرنے سے بھی ہوتی ہے کہ آپ ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے؛ اس کے برعکس رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس شخص کے متعلق جس نے ایک مرتبہ یا تین مرتبہ (صدقِ دل اور توجہ کامل کے ساتھ) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہا۔ آپ نے قطعی طور پر اس کی مغفرت کا حکم لگا دیا اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے کیوں نہ بھاگا ہو۔

مصنّف* علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! لو اب تو (استغفار کے دونوں طریق کی حقیقت تمہارے سامنے بے نقاب کر دی گئی ہے اب جو طریق تمہیں اچھا معلوم ہو لسے اپنے لیے انتخاب کر لو۔

مصنّف فرماتے ہیں کہ:

کتاب الزھد میں حضرت لقمانؑ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ تم اپنی زبان کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کا خوگر بنا لو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی ساعتیں بھی ہیں کہ ان میں وہ کسی بھی سائل (کے سوال) کو رَد نہیں فرماتا۔ (دل سے مانگتا ہو یا زبان سے)

---

* مصنّف سے مراد حضرت امام محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ مصنّف حصن حصین ہیں، واضح رہے کہ صفحہ نمبر ۱۳۰ سے صفحہ نمبر ۱۸۱ تک تمام عبارت حصن حصین کی ہے۔

# اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

(۱) حدیثِ قدسی[1] میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں (جیسا وہ میرے متعلق گمان[2] رکھتا ہے میں ویسا ہوتا ہوں) اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ اپنے دل میں (تنہائی میں) میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنی تنہائی میں اُسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں (فرشتوں کے مجمع میں) اس کا ذکر کرتا ہوں۔"

(۲) ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور سونے چاندی کے (اللہ کے راہ میں) خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے (میدان جہاد میں) مقابلہ کرو اور پھر تم ان کی گردنیں

---

[1] حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے کسی قول یا فعل کو روایت کریں۔ ۱۲۔ مسترجم

[2] اسی لیے بندہ کو اپنے رب سے اچھا گمان اور خیر کی توقع رکھنی چاہیئے۔ اس لیے کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ (میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے) ۱۲

کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں؟ (صحابہ نے عرض کیا) کیوں نہیں یا رسُول اللہ ضرور بتلائیے! آپ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل) اللہ کا ذکر ہے[۱]:

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کوئی صدقہ (عملِ خیر) اللہ کے ذکر سے افضل نہیں ہے۔

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (اس پر مامور) ہیں کہ راستوں میں گھوم پھر کر اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پس جب وہ کسی جماعت کو اللہ جل شانہٗ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود (ذکر اللہ) کی طرف آجاؤ تو سب فرشتے مل کر آسمانِ دنیا تک ان ذکر کرنے والوں کو اپنے بازوؤں کے سایہ میں لے لیتے ہیں۔ آخر حدیث تک[۲]:

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا جب بھی کوئی جماعت اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتی ہے تو فوراً (رحمت کے) فرشتے اُن کو (چاروں طرف سے) گھیر لیتے ہیں اور (اللہ کی) رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے سکون

---

[۱] اس لیے کہ تمام بدنی اور مالی عبادتوں کا حاصل ہی اللہ کا ذکر ہے۔ چنانچہ اہم ترین عبادت نماز ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ (تم نماز کو قائم کرو میرے ذکر کے لیے) اسی پر اور تمام عبادتوں کو قیاس کر لیجیے ۱۲

[۲] جب کوئی بھی شخص کسی طویل حدیث کے قدر ضروری حصہ کو بیان کرتا ہے اور باقی حدیث کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ آخر میں الحدیث کہہ دیتا ہے تاکہ ہر شخص کو معلوم ہو جائے کہ حدیث کا باقی حصہ اور بھی ہے۔ ۱۲

اطمینان ان پر برسنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُن (فرشتوں) سے اِن ذکر کرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو اس کے پاس (موجود رہتے) ہیں :

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا : اس شخص کی مثال جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی جو اپنے پروردگار کا ذکر نہیں کرتا " زندہ " اور " مُردے " کی سی مثال ہے [ﮧ] :

(۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

ایک صحابی نے عرض کیا ، یا رسُول اللہ ! اسلام کے (موجب اجر و ثواب) احکام تو بہت ہو گئے آپ تو مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جس کو میں مضبوط پکڑ لوں - (اور برابر کرتا رہوں) آپ نے فرمایا - تمہاری زبان برابر اللہ کے ذکر سے تر و تازہ رہنی چاہیئے : .

(۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

ایک صحابی (مُعاذ بن جبل) کہتے ہیں کہ آخری بات جس پر میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے جُدا ہُوا ہُوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپ سے دریافت کیا - کونسا عمل اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل یہ ہے) کہ تمہیں اس حالت میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو :

---

ﮧ جس شخص کے دل میں اللہ کی یاد اور زبان پر اس کا نام ہے وہ زندہ ہے اور جو شخص ان دونوں سے محروم ہے وہ مردہ ہے - اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جگہ جگہ مومن کو " حی " زندہ " اور کافر کو " میت " مُردہ " کے نام سے ذکر فرمایا ہے :

(۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

انہی صحابی (معاذ) نے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ مجھے (کچھ) وصیت کیجئے آپ نے فرمایا: اپنے مقدور بھر اللہ کے تقویٰ (خوف وخشیت) کو اپنے اوپر لازم کرلو اور ہر حجر و شجر کے پاس (یعنی ہر جگہ) اللہ کا ذکر کیا کرو اور جو بھی کوئی بُرا کام کر بیٹھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے از سرِنو توبہ کرو۔ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ، اور علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ:

(۱۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ کسی بھی آدمی نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو اللہ کے ذکر سے زیادہ اس کو اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا ہو:

(۱۱) اسی روایت میں آیا ہے کہ:

صحابہ نے عرض کیا (یارسول اللہ) نہ اللہ کی راہ میں جہاد؟ آپ نے فرمایا: (ہاں) نہ اللہ کی راہ میں جہاد بجز اس شخص کے جو اپنی تلوار سے دشمنوں کی گردنیں اس قدر کاٹے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ (آخری جملہ) آپ نے تین مرتبہ فرمایا:

(۱۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

اگر ایک آدمی کی گود میں درہم (روپے بھرے) ہوں اور وہ اُن کو (برابر) تقسیم کررہا ہو اور دوسرا آدمی برابر اللہ کا ذکر کررہا ہو، تو اللہ کا ذکر

کرنے والا اس (درہم تقسیم کرنے والے) سے افضل و اعلیٰ ہوگا:

(۱۳) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تم بہشت کے سبزہ زاروں میں گذرا کرو تو سیر ہوکر چر لیا کرو (یعنی ذکر اللہ کی نعمت خوب اچھی طرح حاصل کرلیا کرو)۔ صحابہ نے عرض کیا: بہشت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ ذکر کے حلقے (مجمعے)

(۱۴) ایک اور حدیثِ قدسی میں ہے کہ:

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، آج تمام اہلِ محشر کو معلوم ہوجائے گا کہ کرم (عزت و احترام) کے لائق کون لوگ ہیں! تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ یہ عزت و احترام کے لائق کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ مسجدوں میں ذکر کی مجلسیں (منعقد) کرنے والے (ذاکرین) ہیں:

(۱۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

ہر آدمی کے دل کی دو کوٹھڑیاں ہوتی ہیں۔ ایک میں فرشتہ (رہتا ہے) اور دوسری میں شیطان۔ پس جب وہ شخص اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے (یعنی اس کے دل پر مسلط ہوجاتا ہے) اور (طرح طرح کے) وسوسے ڈالتا رہتا ہے:

(۱۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک

(وہیں) بیٹھا ہوا اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک 'حج' اور ایک 'عمرہ' کی مانند اجر ملے گا، پُورے (حج اور عمرہ) کا۔ پُورے حج اور عمرہ کا۔ پُورے حج اور عمرہ کا:

اِسی روایت کے دُوسرے الفاظ یہ ہیں: وہ ایک حج اور ایک عمرہ کا اجر لے کر (مسجد سے) واپس ہوگا:

(۱۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

(ذکر اللہ سے) غافل لوگوں (کے ماحول) میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس مجاہد کی مانند ہے جو (میدانِ جنگ سے) بھاگنے والوں (کی جماعت) میں ثابت قدم رہا:

(۱۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

جو کوئی جماعت کسی بھی مجلس میں جمع ہوئی اور اللہ کا ذکر کئے بغیر وہاں سے منتشر ہو گئی تو یوں سمجھو کہ وہ ایک مردار گدھے کی نعش پر جمع ہوئے تھے اور اسے کھا کر منتشر ہو گئے اور ان کی یہ مجلس قیامت کے دن اُن کے لیے بڑی حسرت و افسوس کا موجب ہو گی:

(۱۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

جو شخص بھی کسی راستہ پر (کسی کام کے لیے) چلا اور اس (اثنا) میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت و حرمان کا موجب ہو گی اور جو شخص بھی اپنے بستر پر لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا، تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت و حرمان کا موجب ہو گی:

(۲۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اس کا نام لے کر آواز دیتا ہے کہ اے فلاں (پہاڑ) کیا تیرے پاس سے کوئی ایسا آدمی گذرا ہے جس نے (گذرتے وقت) اللہ کا ذکر کیا ہو تو جب وہ (جواب میں) کہتا ہے "ہاں" تو وہ خوش ہوتا ہے (اور اُس کو) مُبارکباد دیتا ہے آخر حدیث تک۔

(۲۱) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو اللہ کے ذکر کے لیے سُورج، چاند، ستاروں اور سایوں کی دیکھ بھال رکھتے ہیں (اور ہر وقت اور موقعہ کے مناسب اللہ کا ذکر کرتے ہیں):

(۲۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

(قیامت کے دن) جنّت والے کسی چیز پر افسوس نہ کریں گے بجُز اس ساعت کے جو ان پر گذر گئی اور اس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا، (کہ کاش اس ساعت میں بھی ہم اللہ کا ذکر کرتے اور اس کا بھی اجر و ثواب پاتے)

(۲۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

تم اتنی کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں:

(۲۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ) اور تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ)

کی تعداد کا خیال رکھا کریں اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا کریں. فرمایا اس لیے کہ قیامت کے دن اِن انگلیوں سے دریافت کیا جائے گا اور انہیں (قوت گویائی دے کر بولوایا جائے گا (اور وہ بتلائیں گی کہ کتنی تعداد میں تکبیر و تقدیس و تہلیل کی تھی)

(۲۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے خطاب کرکے فرمایا: تم تسبیح (سُبْحَانَ اللہِ) تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ) اور تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ) کو اپنے اوپر لازم کر لو اور (کبھی) ان سے غفلت نہ کرو کہ تم اللہ کی رحمت سے فراموش (محروم) کر دی جاؤ:

(۲۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے:

(۲۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے صُبح کی نماز کے بعد سے سُورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اس[1] سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) کی نسل کے چار

---

[1] سُبحان اللہ کیا شان ہے اللہ کا ذکر کرنے والوں کی: محبُوبِ ربّ العالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے ساتھ بیٹھنا پسند فرماتے ہیں پھر یہ ذرہ نوازی صرف آپ کی طرف سے ہی نہیں بلکہ خود ربّ العالمین اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیتے ہیں وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ (اے نبی آپ اُن لوگوں کے ساتھ اپنے کو روکے رکھیے (بیٹھئے) جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں) ۱۲

غلاموں کو آزاد کردوں، اور (اسی طرح) میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں، جو عصر کی نماز کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اللہ کا ذکر کریں، یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار غلام (اولادِ اسمٰعیل کے) آزاد کردوں ؛

(۲۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا) تنہا سفر کرنے والے سبقت لے گئے۔ صحابہ نے عرض کیا (یارسول اللہ) یہ تنہا سفر کرنے والے کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا، کثرت[1] سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں:

اسی روایت کے دُوسرے الفاظ میں ہے: "اللہ کے ذکر کے شیدائی۔ یہ اللہ کا ذکر ان کے (گناہوں کے) بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے، چنانچہ وہ قیامت کے دن (اللہ کے دربار میں) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے ؛

(۲۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا (علیہم السلام) کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں (راوی نے پوری حدیث بیان کی یہاں تک کہ حضرت یحییٰ نے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم (کثرت سے) اللہ کا ذکر کیا کرو۔ اس لیے کہ اس ذکر کرنے والے کی مثال اس

---

[1] کثرت سے اور پابندی کے ساتھ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرنے والے گویا زندگی کا سفر اللہ کے ساتھ طے کرتے ہیں، اس لیے کہ ہر وقت اسی سے لَو لگائے رہتے ہیں، اسی کے ذکر کے شیدائی ہیں، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے سوتے جاگتے ہر حالت میں اسی کی یاد ان کے دل میں اور نام ان کی زبان پر رہتا ہے ۱۲

شخص کی سی ہے جس کے تعاقب میں دشمن انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ نکلا ہو اور وہ (شخص بھاگتے بھاگتے) ایک محفوظ قلعے تک پہنچ گیا ہو اور اس میں پناہ گزین ہو کر دشمن سے اپنی جان بچالی ہو، بالکل اسی طرح اللہ کا بندہ (اپنے دشمن) شیطان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی چیز سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا :

(۳۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا : خدا کی قسم، دنیا میں کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر لیٹ کر بھی (سونے کے بجائے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا :

(۳۱) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک وہ لوگ جن کی زبانیں ہمیشہ[۱] اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر (و تازہ) رہتی ہیں۔ وہ ہنستے ہوئے جنت میں جائیں گے :

---

[۱] واضح ہو کہ یہ ذکر اللہ جس کے فضائل مذکورہ بالا احادیث میں بیان کئے گئے ہیں، صرف اللہ اللہ کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ تمام مسنون اذکار اور دعائیں، تمام قولی اور فعلی عبادتیں اور طاعتیں، قرآن و حدیث اور علوم دینیہ کا درس و تدریس، وعظ و نصیحت سب اس میں شامل ہیں اور سب سے مقدم اور سر فہرست کلام اللہ کی تلاوت ہے کہ وہ تو خود اللہ کا کلام ہے۔ جس کی شان یہ ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سن لو، اللہ کے ذکر (تلاوت کلام اللہ) سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں) یہ کتاب بھی انہی ادعیہ و اذکار کا مجموعہ ہے اور اسی لیے مرتب کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ پابندی کے ساتھ ان کو پڑھا کریں اور ہم ہلکے پھلکے اور ہنستے ہوئے جنت میں جائیں ! آمین :

# اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد مبارک فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا: (بخاری و مسلم)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِّائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | اَلرَّحْمٰنُ | اَلرَّحِیْمُ | اَلْمَلِكُ | اَلْقُدُّوْسُ | اَلسَّلَامُ |
| اَلْمُؤْمِنُ | اَلْمُهَیْمِنُ | اَلْعَزِیْزُ | اَلْجَبَّارُ | اَلْمُتَكَبِّرُ | اَلْخَالِقُ |
| اَلْبَارِئُ | اَلْمُصَوِّرُ | اَلْغَفَّارُ | اَلْقَهَّارُ | اَلْوَهَّابُ | اَلرَّزَّاقُ |
| اَلْفَتَّاحُ | اَلْعَلِیْمُ | اَلْقَابِضُ | اَلْبَاسِطُ | اَلْخَافِضُ | اَلرَّافِعُ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| المعزّ | المذلّ | السّميع | البصير | الحكم | العدل |
| اللّطيف | الخبير | العليم | العظيم | الغفور | الشّكور |
| العلیّ | الكبير | الحفيظ | المقيت | الحسيب | الجليل |
| الكريم | الرّقيب | المجيب | الواسع | الحكيم | الودود |
| المجيد | الباعث | الشّهيد | الحقّ | الوكيل | القویّ |
| المتين | الولیّ | الحميد | المحصی | المبدئ | المعيد |
| المحيی | المميت | الحیّ | القيّوم | الواجد | الماجد |
| الواحد | الاحد | الصّمد | القادر | المقتدر | المقدّم |
| المؤخّر | الاوّل | الآخر | الظّاهر | الباطن | الوالی |
| المتعالی | البرّ | التّوّاب | المنتقم | العفوّ | الرّؤف |
| مالك الملك | | ذو الجلال والاكرام | | المقسط | الجامع |
| الغنیّ | المغنی | المانع | الضّارّ | النّافع | النّور |
| الهادی | البديع | الباقی | الوارث | الرّشيد | الصّبور |

# چہل احادیث نبویؐ

جن کے یاد کرنے پر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کا وعدہ فرمایا:

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا نِ الَّتِيْ قَالَ مَنْ حَفِظَهَا مِنْ اُمَّتِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكُتُبِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ سَابِغٍ كَامِلٍ لِوَقْتِهَا وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنْ كَانَ لَكَ مَالٌ وَتُصَلِّيَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَالْوِتْرَ لَا تَتْرُكُهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ وَّلَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّ لَا تَعُقَّ وَالِدَيْكَ وَلَا تَاْكُلْ مَالَ الْيَتِيْمِ ظُلْمًا وَّلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ وَلَا تَزْنِ وَلَا تَحْلِفْ بِاللّٰهِ كَاذِبًا وَّلَا تَشْهَدْ شَهَادَةَ زُوْرٍ وَّلَا تَعْمَلْ بِالْهَوٰى وَلَا تَغْتَبْ اَخَاكَ الْمُسْلِمَ وَلَا تَقْذِفِ الْمُحْصَنَةَ وَلَا تَغُلَّ اَخَاكَ الْمُسْلِمَ وَلَا تَلْعَبْ وَلَا تَلْهُ مَعَ اللَّاهِيْنَ وَلَا تَقُلْ لِلْقَصِيْرِ

يَا قَصِيْرُ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ عَيْبَهٗ وَلَا تَسْخَرْ بِاَحَدٍ
مِّنَ النَّاسِ وَلَا تَمْشِ بِالنَّمِيْمَةِ بَيْنَ الْاَخَوَيْنِ
وَاشْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى نِعْمَتِهٖ وَتَصْبِرَ عَلَى الْبَلَاءِ
وَالْمُصِيْبَةِ وَلَا تَأْمَنْ مِّنْ عِقَابِ اللّٰهِ وَلَا تَقْطَعْ
اَقْرِبَائَكَ وَصِلْهُمْ وَلَا تَلْعَنْ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَ
اَكْثِرْ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَلَا تَدَعْ حُضُوْرَ
الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدَيْنِ وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ
لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَلَا تَدَعْ
قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ :

(رواه الحافظ ابوالقاسم بن عبدالرحمٰن بن محمد بن اسحٰق بن مندة والحافظ ابوالحسن علی بن ابی القاسم بن بابویہ الرازی فی الاربعین و ابن عساکر والرافعی عن سلمان)

**ترجمہ:** حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ چالیس حدیثیں جن کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جو ان کو یاد کرے جنت میں داخل ہوگا وہ کیا ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یعنی اس کی ذات و صفات پر (۲) اور آخرت کے دن پہ (۳) اور فرشتوں کے وجود پہ (۴) اور پہلی کتابوں پہ (۵) اور تمام انبیاء علیہم السلام پہ (۶) اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر (۷) اور تقدیر پر کہ بھلا اور برا جو کچھ ہوتا ہے اللہ ہی کی طرف سے ہے (۸) اور گواہی دے تو اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود

نہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں (۹) ہر نماز کے وقت کامل وضو کر کے نماز کو قائم کرے (کامل وضو وہ کہلاتی ہے جس میں آداب و مستحبات کی رعایت رکھی گئی ہو اور ہر نماز کے وقت اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ نئی وضو ہر نماز کے لیے کرے اگرچہ پہلے سے وضو ہو اور نماز کے قائم کرنے سے اس کے تمام سنن اور مستحبات کا اہتمام کرنا مراد ہے چنانچہ دوسری روایت میں وارد ہے۔ ان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوٰۃ (یعنی جماعت میں صفوں کا ہموار کرنا کہ کسی قسم کی کجی یا درمیان میں خلا نہ ہے) یہ بھی نماز قائم کرنے کے مفہوم میں داخل ہے (۱۰) زکوٰۃ ادا کرے (۱۱) اور رمضان کے روزے رکھے (۱۲) اگر مال ہو تو حج کرے یعنی اگر جانے کی قدرت ہو حج بھی کرے چونکہ اکثر مال ہی مانع ہوتا ہے اس لیے اسی کو ذکر فرمادیا ورنہ مقصود یہ ہے کہ حج کے شرائط پائے جاتے ہوں تو حج کرے۔ (۱۳) بارہ رکعات سنت مؤکدہ روزانہ ادا کرے۔ اس کی تفصیل دوسری روایات میں اس طرح آتی ہے کہ صبح سے پہلے دو رکعت ظہر سے قبل چار ظہر کے بعد دو، مغرب کے بعد دو رکعت عشاء کے بعد دو رکعت (۱۴) اور وتر کو کسی رات میں نہ چھوڑے چونکہ وہ واجب ہے اور اس کا اہتمام سنتوں سے زیادہ ہے اس لیے اس کو تاکیدی لفظ سے ذکر فرمایا (۱۵) اور اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے (۱۶) اور والدین کی نافرمانی نہ کرے (۱۷) اور ظلم سے یتیم کا مال نہ کھائے یعنی اگر کسی وجہ سے یتیم کا مال کھانا جائز ہو جیسا کہ بعض صورتوں میں ہوتا ہے تو مضائقہ نہیں، (۱۸) اور شراب نہ پیئے (۱۹) زنا نہ کرے (۲۰) جھوٹی قسم نہ کھائے (۲۱) جھوٹی گواہی نہ دے (۲۲) اور خواہشات نفسانیہ پر عمل نہ کرے (۲۳) مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے (۲۴) پاک عورت کو تہمت نہ لگائے (اسی طرح پاک مرد کو) (۲۵) اپنے مسلمان بھائی سے کینہ نہ رکھے (۲۶) لہو و لعب میں مشغول نہ ہو (۲۷) تماشائیوں میں شریک نہ ہو (۲۸) کسی پستہ قد کو عیب کی نیت سے ٹھنگنا مت کہو یعنی اگر کوئی عیب دار لفظ ایسا مشہور ہو گیا ہو کہ اس کے کہنے سے نہ عیب سمجھا جاتا ہو نہ عیب کی نیت سے کہا جاتا ہو جیسا کہ کسی کا نام بدھو پڑ جاوے تو مضائقہ نہیں لیکن طعن کی غرض سے کسی کو ایسا کہنا جائز نہیں (۲۹) کسی کا مذاق نہ اڑائے (۳۰) نہ مسلمانوں کے درمیان چغل خوری کرے (۳۱) اور ہر حال میں اللہ جل شانہ کی نعمتوں پر اس کا شکر کرے (۳۲) بلا اور مصیبت پر صبر کرے،

(۳۳) اور اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ ہو (۳۴) رشتہ داروں سے قطع تعلق نہ کرے (۳۵) بلکہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرے (۳۶) اللہ کی کسی مخلوق کو لعنت نہ کرے (۳۷) سُبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، ان الفاظ کا اکثر ورد رکھا کرے (۳۸) جمعہ اور عیدین میں حاضری نہ چھوڑے (۳۹) اور اس بات کا یقین رکھے کہ جو کچھ تکلیف و راحت تجھے پہنچی وہ مقدر میں تھی جو ٹلنے والی نہ تھی اور جو کچھ نہیں پہنچا وہ کسی طرح پہنچنے والا نہ تھا (۴۰) اور کلام اللہ شریف کی تلاوت کسی حال میں بھی نہ چھوڑے۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ جو شخص اس کو یاد کرلے اس کو کیا اجر ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق سُبحانہٗ و تقدس اس کا انبیاء اور علماء کے ساتھ حشر فرماویں گے۔

حق سبحانہٗ وتعالیٰ ہماری سئیات سے درگذر فرما کر اپنے نیک بندوں میں محض اپنے لطف سے شامل فرمالیں تو یہ اُن کی شانِ کریمی سے کچھ بھی بعید نہیں، پڑھنے والے حضرات سے بڑی ہی لجاجت کے ساتھ استدعا ہے کہ دعائے خیر سے اس سیہ کار کی بھی دستگیری فرماویں۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

---

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا وَارْزُقْنَا رِضَاكَ وَحَيًّا وَّمَيِّتًا يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ. اٰمِيْنَ ثُمَّ اٰمِيْنَ۔

# مفید مشورہ

طوافِ زیارت دسویں تاریخ کو افضل ہے مگر اس کا وقت بارہویں تاریخ کے غروبِ آفتاب تک ہے۔ اگر آپ تندرست توانا ہوں تو دسویں تاریخ کو طوافِ زیارت ضرور کریں۔ اگر آپ کے ساتھ عورتیں اور بوڑھے آدمی ہوں یا آپ خود کمزور ہوں تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ کی آسان فرمائی ہوئی سہولتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ آپ گیارہویں تاریخ کو عشاء کی نماز منیٰ میں پڑھ کر اپنا ضرورت سے زائد سامان جائے نماز اور لوٹے کے علاوہ ساتھ لے کر طوافِ زیارت کے لیے مکہ مکرمہ آجائیں۔ ایک شخص رہائش گاہ پر سامان پہنچا کر فوراً بیت اللہ شریف آجائے۔ اطمینان سے طوافِ زیارت کریں۔ اگر آپ کے ذمہ سعی ہو تو وہ بھی ادا کریں۔ بعد فراغت فوراً منیٰ آجائیں۔ اس کام میں تقریباً آپ کی ساری رات ہی صرف ہو جائے گی۔ فجر کی نماز پڑھ کر منیٰ میں آرام کریں۔ بارہویں تاریخ کو بعد عصر کنکریاں مار کر اطمینان کے ساتھ واپس مکہ مکرمہ آجائیں۔ رات کو طوافِ زیارت کرنے میں ہجوم کم ہوگا۔ آسانی ہوگی۔ تمام سامان رہائش گاہ پہنچ جائے گا۔ تقریباً تین میل کا سفر ہے اگر ہمت ہو تو واپس پیدل آجائیں۔ راستہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے رہیں۔ دوبارہ پھر بطور یاددہانی اور ہمدردی کے عرض ہے اس کو خوب یاد رکھیں دس گیارہ اور بارہ تینوں ایام میں کنکریاں خود بعد عصر ماریں اور عورتوں سے دس اور گیارہ کو بعد مغرب اور بارہ کو بعد عصر خود اپنے ساتھ لے جا کر کنکریاں مروائیں عورتوں کی طرف سے قطعاً خود کنکریاں نہ ماریں سوائے معذور شخص کے جو کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو اور جمرات تک پیدل یا سوار ہو کر آنے میں سخت تکلیف کا اندیشہ ہو۔ اس کے علاوہ کسی کی طرف سے کنکریاں ماری جائیں تو ادا نہ ہوں گی فدیہ واجب ہوگا۔ زوال کے وقت ہجوم میں جو لوگ کنکریاں مارنے جاتے ہیں وہ ہجوم میں پھنس جاتے ہیں اور کئی کمزور لوگ انتقال کر جاتے ہیں اس لیے احتیاط بہتر ہے۔ اسی طرح قربانی بھی دسویں تاریخ کو افضل ہے اگر آپ دسویں تاریخ کو کنکریوں سے بعد عصر فارغ ہوں تو بعد عصر ہی قربان گاہ جا کر قربانی کریں اس وقت بالکل ہجوم نہ ہوگا اور آسانی سے قربانی ہوگی اور اگر دسویں تاریخ کو نہ کر سکیں تو گیارہ تاریخ کو بعد ظہر قربان گاہ جائیں۔ فجر کے وقت بہت ہجوم ہوتا ہے۔

(رومی آرٹ گوجرانوالہ)

قرآن و حدیث سے ماخوذ

مستند دُعاؤں کی مشہور و معروف کتاب

# مُناجاتِ مقبُول

کامل عکسی

جیبی

مترجم عربی اردو

مع

حصّہ منظوم شجرہ و حزبُ البحر وغیرہ

تالیف

حکیم الاُمّۃ مُجدّدُ المِلّۃ حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اِدارۂ اسلامیات

۱۹۰ - انارکلی ۔ لاہور ۲

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

# اُسوۂ رسُولِ اکرم

حدیث کی مستند کتابوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و خصائل کو جمع کر کے انسانی زندگی کے ہر پہلو، ہر شعبہ اور ہر حال کے متعلق ہدایات پیش کی گئی ہیں جن سے اتباعِ سنت اور اطاعتِ رسول کا صحیح مفہوم متعین ہوتا ہے

مؤلف

حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مجازِ بیعت

حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

ادارۂ اسلامیات

۱۹۰۔ انارکلی ○ لاہور ۲

# ادارہ اسلامیات

پبلشرز
بک سیلرز
ایکسپورٹرز

لاہور ـــ دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور

فون ۷۳۲۴۴۱۲، فیکس ۹۲-۴۲-۷۳۲۴۷۸۵

لاہور ـــ ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان

فون ـــ ۷۲۴۳۹۹۱ - ۷۳۵۳۲۵۵

کراچی ـــ موہن روڈ

چوک اردو بازار، کراچی فون ۷۷۲۲۴۰۱

E mail:idara@brain.net.pk